

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

Shikast

Anjum Iqbal

"فجر کا ٹائم ختم ہو رہا ہے لیکن تم دونوں کو کوئی فکر نہیں ہے، اٹھو بے غیرتوں، نماز زیادہ ضروری ہے یا نیند؟" اماں کے بلند ہوتے کو سنے اسے اٹھنے مجبور کر گئے اس نے جاتے جاتے زوبیہ کو بھی اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ بہت ڈھیٹ تھی جب تک اماں پانی نہیں پھینکتیں وہ اٹھنے کا نام بھی نہیں لیتی تھی بالآخر اس نے اسے ایک تھپڑ لگایا اور خود اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اماں کیا ہے؟ پانی نہ پھینکا کریں بھئی" بالآخر زوبی منہ صاف کرتی اٹھ گئی۔
"تو تم شرافت سے اٹھ جایا کرو، کیوں منحوسوں کی طرح سوتی رہتی ہو، کتنی بار کہا ہے کہ فجر کی نماز سے گھر میں رزق آتا ہے نہ چھوڑا کرو لیکن تمہارے کانوں میں جوں تک نہیں ریگتی"
"ہاں تو اماں تم اور ابا پڑھ تولیتے ہو نماز میں تو ویسے بھی پورا دن یونیورسٹی میں ہوتی ہوں میرا رزق یہاں تھوڑی آئے گا" اسکی بات پر اماں نے اپنی جوتی نکالی جس پر وہ بھاگ کر واشروم میں گھس گئی۔
"بے غیرت" اماں نے ہمیشہ کی طرح اسے اس القاب سے نوازا اور کچن میں چلی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ اٹھ جاؤ اس سے پہلے کہ اماں آجائیں" وہ اس کا کمبل کھینچنے لگی۔

"کیا ہے یار؟ ابھی تو سوئی تھی" اس نے واپس کمبل کھینچا۔

"زوبی تمہیں یونیورسٹی جانا ہوتا ہے پھر بھی فجر کے بعد سو جاتی ہو مجھے دیکھو میں تو یونیورسٹی بھی نہیں جاتی لیکن پھر بھی فجر کے بعد نہیں سوتی" وہ کمرہ سمیٹنے لگی۔

"ہاں تو تمہاری عقل گھاس کھانے گئی تھی ناں جو تم نے یونیورسٹی کے بجائے پرائیویٹ ایڈمیشن لینے پر ترجیح دی" اسکی بات پر زوبیہ بال سمیٹی اٹھ بیٹھی۔

"گھاس کھانے نہیں گئی تھی زوبی لیکن مجھے اماں کا خیال تھا اماں سارا دن گھر میں اکیلی ہوتیں گھر کے کام اکیلے کرتیں تھک جاتیں اماں کا خیال کر کے ہی میں نے پرائیویٹ پڑھنے کو ترجیح دی" وہ زوبیہ سے ایک سال چھوٹی تھی لیکن سمجھداری میں اس سے بہت آگے تھی۔

"ہاں تم ہی کرو یہ گھر کے کام مجھ سے نہیں ہوتے بھئی، میں یونی کے اسائنمنٹ کمپلیٹ کر لوں وہی بہت ہے" اس نے بستر چھوڑا۔

"اچھا جلدی سے تیار ہو کر آ جاؤ اماں نے ناشتے کے لیے بلایا تھا" وہ یاد آنے پر زوبیہ کو ہدایت دے کر وہاں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی جاگنگ کر کے لوٹا تھا۔

"سلام چھوٹے صاحب" ملازم کے سلام کرنے پر اس نے بوتل منہ سے ہٹائی۔

"وعلیکم السلام بابا، گرینی اٹھ گئیں؟" اس نے اپنی دادی کے بارے میں پوچھ کر بوتل دوبارہ منہ سے لگائی۔

"جی چھوٹے صاحب، بس ابھی ناشتے کے لیے آتی ہی ہوں گی" ملازم جواب دے کر کچن میں چلا گیا تو وہ بھی گرینی کے آنے سے پہلے تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"اسلام وعلیکم گرینی" اس نے جھک کر انکا پیار لینا چاہا جس پر انہوں نے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"بابا میرا جوس" اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر ہمیشہ کی طرح جلدی مچائی۔

"جب تمہیں فکس ٹائم پر آفس پہنچنا ہوتا ہے تو تھوڑی جلدی کیوں نہیں اٹھتے" گرینی کی ڈانٹ پر وہ مسکرایا۔

www.kitabnagri.com

"گرینی عادت سے مجبور ہوں کیا کروں؟"

"تمہارے باپ کا بھی یہی مسئلہ ہے تمہاری ماں ہمیشہ تمہارے باپ کی اس عادت سے خائف رہتی تھی" انکی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"گرینی، میری ماں کو تکلیف دے رہی ہیں آپ اس طرح" وہ اٹھ کر انکے پاس آیا انکے آنسو صاف کیے اور پیار سے انکے ہاتھ تھام کر سمجھانے لگا۔

"تمہاری ماں اتنی سی عمر لے کر آئی تھی میرا بیٹا اکیلا ہو گیا اس کے جانے سے بہت محبت تھی ان دونوں میں" گرینی کی بات پر وہ مسکرایا۔

"وہ میری بھانجی تھی مجھے اس سے بہت محبت تھی وہ میرا بہت خیال رکھتی تھی" آگے کے جملے مکمل کرنے پر گرینی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر اس کے کان کھینچے۔

"تمہیں بہت باتیں کرنی آگئی ہے"

"گرینی آپ ایک ہی بات بار بار ریپیٹ کریں گی تو مجھے یاد تو ہو گی ناں"

ملازم کے جوس لانے پر اس نے جوس کا گلاس منہ سے لگایا اور جلدی جلدی پینے لگا۔

"آرام سے پیو" انہوں نے خفگی سے اسے گھورا۔

"اچھا گرینی میں چلاؤیڈ کا فون آئے تو کہہ دیجئے گا کہ مجھے فون کر لیں بہت ضروری بات ڈسکس کرنی ہے" وہ کہہ کر نکلنے لگا۔

"تم ضروری بات" انہوں نے اسے چھیڑا جس پر وہ ہمیشہ کی طرح چڑ گیا۔

"بزنس کی گرینی بزنس کی" وہ منہ پھولا کر انہیں اللہ حافظ کر کے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ صحیح سے ناشتہ کرو ورنہ اسی چمٹے سے ماروں گی" انہوں نے اسکی جلدی پر روٹی پکانے والا چمٹا دکھایا جس پر اسکی اسپیڈ تھوڑی سلو ہوئی۔

"جلدی اٹھا نہیں جاتا تم سے؟"

"اماں فجر کے بعد اتنا ٹائم کہاں ہوتا ہے کہ جلدی اٹھا کروں، تھوڑی دیر بعد آپ لوگ پھر اٹھانے آجاتے ہیں" اس نے برا منہ بنایا۔

"ہاں تو کون کہتا ہے تمہیں کہ فجر کے بعد سو، یہ تم سے چھوٹی ہے پھر بھی فجر کے بعد نہیں سوتی جبکہ اسے تو یونیورسٹی بھی نہیں جانا ہوتا، سیکھ لو کچھ اس سے" اماں کی بات پر اس نے نوالا منہ میں ہی رکھا اور اپنی بہن کو گھورنے لگی۔

"اماں مجھے لگتا ہے ناں کہ بس یہی آپ لوگوں کی سگی اولاد ہے میں تو سوتیلی اولاد ہوں کہیں سے اٹھایا وٹھایا تو نہیں تھا مجھے آپ لوگوں نے؟" اس کا پھولا منہ دیکھ کر زائرہ ہنسنے لگی۔

اماں نے پہلے زائرہ کو دیکھا جس پر اس کی ہنسی رکی اور وہ منہ نیچے کر کے کھانا کھانے لگی پھر انہوں نے توپوں کا رخ زوبیہ کی طرف کیا۔

"ہاں تو سوتیلی اولاد ہے بس" اماں کی بات اسے صدمہ ہوا۔

"اماں"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو اور کیا کہوں جہاں ایک بیٹی کی سائیڈ لے لو دوسری جل ککڑی بن کر بول پڑتی ہے ارے تیرے فائدے کے لیے ہی کہتی ہوں جو کہتی ہوں" اس نے چپ چاپ ناشتہ کرنے میں ہی عافیت جانی۔

"اچھا اماں خدا حافظ" وہ بغیر کوئی جواب دیے تیزی سے ناشتہ ختم کر کے اٹھ گئی۔

"یہ لڑکی سسرال جا کر ہی سدھرے گی" وہ بڑا بڑانے لگیں جب کہ زائرہ خاموشی سے ناشتہ ختم کرنے لگی۔

وہ اس وقت پلین میں بیٹھی آگے کالائے عمل طے کر رہی تھی جب اس کے برابر میں کھٹکا ہوا وہ ناچاہتے ہوئے بھی گردن موڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔

مقابل نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جس پر اس نے ناگواری سے رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔

"ہائے آئی ایم اسفر" اس نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا۔

وہ کچھ لمحے نظر انداز کر کے باہر ہی دیکھتی رہی لیکن جب دیکھا کہ اس شخص نے ہاتھ پیچھے نہیں کیا تو لاچار اسے اپنا نام بتانا ہی پڑا۔

"وافیہ کشف" اس نے ہاتھ بڑھائے بغیر اپنا نام بتایا اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"نائس نیم، ہائے داوے کہاں سے ہیں آپ؟" اس نے برامانے بغیر اپنا ہاتھ کھنچا اور پھر اس سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پاکستان" وہ رخ موڑے بنا ہی کہہ گئی۔

"کیا ہوتا جو یہ سیٹ کسی گنگے انسان کو مل جاتی" وہ بے زاری سے سوچنے لگی۔

"وہ تو پتا چل رہا ہے، پاکستان میں کہاں سے ہیں؟" اس شخص کے سوال پر اس نے کوفت سے رخ پھیرا۔

"شارجہ سے" اس کی بات پر اس نے مسکرا کر اس کے تپے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اس نے اسے روک دیا۔

"میں خاموشی چاہتی ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کریں" اس نے کوفت سے کہا اور فوراً چہرہ موڑ لیا۔

اس شخص نے چند لمحے اس دیکھا اور پھر وہ بھی باہر دیکھنے لگا کچھ اسے طرح کہ وہ ڈسٹرب ہو جائے۔

"کیا کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ کھڑی ہو گئی۔

"میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ باہر ایسا کیا ہے جو مجھے چھوڑ کر آپ وہاں متوجہ ہیں؟" وہ مسکرایا دافیہ کو اسکی

مسکراہٹ زہر لگ رہی تھی اس نے فوراً وہاں کے اسٹاف کو مدد کے لیے بلا لیا۔

"یس میم"

"پلیز آپ میری یا پھر انکی سیٹ چینج کر دیں" اس نے قہر آلود نگاہ اس شخص پر ڈالی۔

"وائے میم اپنی پرو بلم؟"

Posted On Kitab Nagri

"یس پلینز مجھے ان کے ساتھ نہیں بیٹھنا پلینز" اس کے التجائی انداز پر ایئر ہوسٹس نے اس شخص کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا پھر آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

"ایکس کیوزمی" کسی لڑکی کی آواز پر وہ تینوں اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

"یس" ایئر ہوسٹ نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"سیٹ ایکس چینج کرنی ہے؟" وہ شائستگی سے پوچھ رہی تھی۔

"جی جی" وہ جلدی سے بولی۔

"یہاں آجائیں میں وہاں آجاتی ہوں" اس کے کہنے پر وہ فوراً اپنا سامان لے کر اس کی سیٹ پر پہنچ گئی لیکن یہ کیا وہ لڑکی کھڑے ہوتے ہوتے دوبارہ بیٹھ گئی۔

"مسٹر یہ کیا بد تمیزی ہے؟" وہ لڑکی کرنٹ کھا کر رہ گئی جب اس کے برابر بیٹھے شخص نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھا دیا۔

"تم کہی نہیں جاؤ گی" اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا لیکن توجہ اس طرف تھی۔

"واٹ ڈویو مین؟ میں آپ کی زر خرید غلام نہیں ہوں سمجھے، نہ جان نہ پہچان اور چلیں ہیں مجھ پر رعب ڈالنے والے" اس نے غصے سے اپنا ہاتھ کھینچا اور کھڑی ہو گئی۔

"آپ آجائیں یہاں" اس نے ایک گھوری اس عجیب انسان پر ڈالی جس سے وہ ملی ہی پہلی بار تھی۔

اس کی بات پر وافیہ نے سر ہلایا اور کوفت سے ایک نظر اس چپکو شخص کو دیکھ کر آگے جا کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لسن، اب بیٹھ گئی ہو تو چپ ہی رہنا، مجھے زیادہ بک بک اور بلا وجہ فری ہونے والی لڑکیاں زہر لگتی ہیں" اسکے کاٹ دار لہجے پر وہ بل کھا کر رہ گئی۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے کسی ایرے غیرے کو منہ لگانے کا، اور میں نے سیٹ چینج اسی لیے کی ہے تاکہ سکون سے پاکستان پہنچ سکوں، مجھے بھی بلا وجہ فری ہونے والے اور فضول بکواس کرنے والے مرد ایک آنکھ نہیں بھاتے" اس کے دو بدو کہنے پر مقابل شخص اس سارے معاملے میں پہلی بار مسکرایا لیکن اسکی مسکراہٹ چند سیکنڈز پر مشتمل تھی۔

"گڈ" اس نے بنا اس کی طرف دیکھے کہا جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی، مطلب اتنی انسلٹ، ایک چپکولا اور دوسرا انتہائی بد تمیز اور خود سر جس نے ایک دفعہ بھی اسکی طرف دیکھ کر بات نہیں کی۔

"خیر مجھے کیا، میری بلا سے جہنم میں جائے" اس نے اسے جہنم میں بھیج کر سر سیٹ پر ٹکا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا کہاں گم ہو؟" زائرہ نے زوبیہ کے آگے چٹکی بجائی۔

"ہوں کہیں بھی نہیں" اس نے بنا اس کی طرف دیکھے کہا جس پر زائرہ کو کھٹکا ہوا۔

"کیا بات ہے زوبی؟" وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"زائرہ ایک بات بتاؤں مگر کسی سے ذکر نہیں کرنا" زوبیہ کی عادت تھی وہ ہر بات زائرہ سے شئیر کرتی تھی اب بھی اس سے رہا نہیں گیا تو بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو "زائرہ حیران تھی کہ ایسی کیا بات ہے جس کو زوبی سیکریٹ رکھنے کا کہہ رہی ہے۔
"میری یونیورسٹی میں ایک لڑکا ہے شاذ وہ مجھے بہت پسند کرتا ہے اور میں بھی اس لئے وہ اپنے پیرینٹس کو
ہمارے گھر بھیجنا چاہتا ہے "زوبیہ کی بات پر زائرہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔
"میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زوبیہ تم اماں ابا اور مجھے یوں دھوکہ دو گی "زائرہ کی بات پر وہ
تڑپ کر آگے بڑھی اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہا۔
"زائرہ پلیز آہستہ بولو"

"زوبیہ تم کیسے یہ کر سکتی ہو، سوچو اماں ابا کو کتنا دکھ ہو گا وہ کیا کہیں گے کہ زوبیہ کو بھی پرائیویٹ پڑھا
دیتے تو ہی اچھا ہوتا "زائرہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر زوبیہ نے اسے گلے لگایا۔
"زائرہ میری جان میں بھاگ نہیں رہی اس کے ساتھ نہ ہی کچھ غلط کرنے کا ارادہ ہے میرا یار ہم نکاح
کرنا چاہتے ہیں یہ تو اچھی بات ہے نا؟ "زوبیہ کی بات پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔
"تم کتنی آرام سے یہ بات کہہ رہی ہو زوبی، یہ لڑکے اتنے اچھے نہیں ہوتے یہ پیار محبت کے نام پر
دھوکہ دیتے ہیں لیکن نکاح نہیں کرتے "زائرہ اسے پیار سے سمجھانے لگی۔

"نہیں زائرہ وہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے "زوبیہ نے اس کا ہاتھ تھاما جس پر اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔
"بس زوبیہ میں آج ہی اماں سے بات کرتی ہوں تم بھی میری طرح پرائیویٹ پڑھائی کرو کوئی ضرورت
نہیں ہے یونیورسٹی جانے کی "وہ اٹھ کر جانے لگی لیکن پیچھے سے زوبیہ نے اسے روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زائرہ پلیزیہ نہ کرو یار" اسے لگا اس نے زائرہ کو قبل از وقت بتا کر غلطی کی ہے۔
"ٹھیک ہے تو پھر تمہیں اس شخص سے کوئی بھی رشتہ نہیں رکھنا ہوگا" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ پیچھے وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"ہاں یار بول، اس وقت میٹنگ میں بزی تھا اس لئے کال کاٹنی پڑی" وہ کسی فائل کو چیک کرتے ہوئے موبائل ایک کان سے دوسرے کان میں منتقل کرنے لگا۔
تو ابھی بھی بزی ہی ہے "دوسری طرف سے چڑ کر کہنے پر وہ مبہم مسکرایا اور ساتھ ہی فائل بھی بند کر دی۔

"نہیں میں تو فری تھا" اس نے کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

"ہاں وہ تو تیرے انداز ہی بتا رہے تھے، خیر سنا کیسا ہے؟ گرینی کیسی ہیں اب؟"
"اللہ کا کرم ہے یار اب ٹھیک ہیں میں تو ڈر ہی گیا تھا، ڈیڈ بھی یہاں نہیں ہیں" اس کے ڈیڈ بزنس کے سلسلے میں امریکہ میں مقیم تھے اور وہ یہاں اپنی مصطفیٰ انڈسٹری سنبھال رہا تھا۔
"ہاں تو تجھے کتنی بار کہا ہے کہ گرینی کو لے کر یہاں ہی آ جا تجھے بھی سہولت ہو جائے گی" وہ اتنے آرام سے کہہ رہا تھا جیسے امریکہ دو قدم پر ہے۔

"گرینی نہیں مانتیں اور میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا" اس نے رساں سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا خیر یہ بتاتیری خالہ کی طرف تو سب خیریت ہے ناں؟" مقابل کی بات پر اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

"سیدھی طرح پوچھ لے رمشہ کیسی ہے میں بالکل برا نہیں مانوں گا، ویسے کمینے انسان تو مجھے میرے لیے فون نہیں کرتا اس کے لیے ہی کرتا ہے" اس نے بھنویں اچکائیں جس پر مقابل کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ارے نہیں یا ایسی بات نہیں ہے میرے پاس اس کا نمبر ہے لیکن وہ کیا ہے ناں مجھے اچھا نہیں لگتا بس اس لئے تجھ سے پوچھ لیتا ہوں"

"ہمم ویسے سننے میں آیا ہے کہ وہ لوگ بھی امریکہ شفٹ ہونے والے ہیں" اس نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"نہ کریار، کھا قسم" اسکے اتنے حیران ہونے پر وہ اپنی ہنسی نہیں روک سکا۔

"تیری قسم میری جان" وہ بہت کم اس طرح ہنستا تھا اور جب ہنستا تھا تو بہت اچھا لگتا تھا۔

"کمینے زلیل جان بوجھ کر میری قسم کھائی ہے تاکہ مروں تو میں مروں تجھے کچھ نہ ہو" وہ سہی چڑنے لگا۔

"اچھا چل میں فون رکھتا ہوں" وہ ہنس کر فون کاٹنے ہی والا تھا کہ اسفر نے اسے روک دیا۔

"اچھا سن اپنی خالہ سے کہنا اسفر سلام دے رہا تھا تھوڑا امپریشن اچھا پڑے گا میرا"

"ایسا کر تو انہیں فون کر کے خود ہی سلام کر لے" اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبی ارے اوزوبیہ، کہاں پڑی رہتی ہے ہر وقت، سارا دن یونیورسٹی میں خوار ہوتی رہتی ہے اور پھر گھر میں آکر شیطانی آلہ لے کر بیٹھ جاتی ہے کبھی گھر کے کام کاج میں بھی ہاتھ بٹایا کر، زائرہ کو دیکھ چھوٹی ہے تجھ سے لیکن کتنی سمجھدار ہے" اماں کے کوسنے ختم نہیں ہو رہے تھے مجبوراً اسے اٹھ کر باہر آنا پڑا۔

"کیا ہے اماں زائرہ سارا کام کرتی تو ہے" وہ بہت پتی ہوئی تھی۔

"وہی کہہ رہی ہوں میں بھی سارا کام زائرہ ہی کرتی ہے، پڑھائی کرنا گھر کا سارا کام اکیلے کرنا، تم تو یونیورسٹی بھی جاتی ہو وہ گھر پر ہی پڑھتی ہے سیکھو اس سے کچھ" اماں کے کوسنے سن کر زوبیہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"کل کو تیری شادی ہوگی تو تیرے گھر کا سارا کام زائرہ نے تھوڑی آکر کرنا ہے، ماشاء اللہ سے المیراب جاب کرتا ہے تو تمہارے ماموں مامی جلد ہی شادی کی تاریخ فکس کر دیں گے" اماں نے گویا ان دونوں کے سروں پر بم پھوڑا۔

www.kitabnagri.com

"اماں یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" زوبیہ کوسکتے میں دیکھ کر زائرہ آگے بڑھی۔

"ہاں زوبیہ کی بات پکی کی ہوئی ہے ہم نے، المیر کے کہنے پر ہی ہوئی ہے لیکن ہم نے تم لوگوں کو اس لئے نہیں بتایا کہ تم دونوں ابھی چھوٹی ہو" زائرہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے فوراً زوبیہ کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں میں ابھی بھی چھوٹی ہوں کوئی بڑی نہیں ہوئی اور ابھی تو میری یونیورسٹی کا ایک سال ہی ختم ہوا ہے اور رہی بات المیر کی تو وہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے چھچھوڑا الفنگا" زوبیہ کو المیر کی حرکتیں یاد آئیں تو اس نے جھر جھری لی۔

وہ تو اسکو کزن کے روپ میں مشکل سے برداشت کرتی تھی کجایہ کہ وہ اسے شوہر کے روپ میں دیکھے۔
"بیٹا تم 19 سال کی ہو چکی ہو اور جہاں تک پڑھائی کی بات ہے تو تمہارے ماموں نے کہا ہے کہ تمہیں پڑھنے سے کوئی نہیں روکے گا" انہوں نے المیر کی تعریفوں پر غور نہیں کیا تھا ورنہ اسے سہی چھڑ پڑتے ایسا زائرہ کا خیال تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"زوبیہ تم اندر جاؤ" زائرہ کو ڈر تھا کہ کہیں وہ اماں کے سامنے اپنی پسندیدگی کا اظہار نہ کر دے اس لئے اسے اندر بھیج دیا۔

"اماں المیر بھائی اچھے انسان ہیں لیکن زوبیہ فلحال شادی کے لیے تیار نہیں ہے اور ابھی اسکی عمر بھی تو کم ہے آپ ماموں سے بات کر کے دو سال بعد کی بات کر لیں"۔ زائرہ کے سمجھانے پر وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگیں۔

"یہ خیال مجھے کیوں نہیں آیا؟" انکو راضی کر کے وہ زوبیہ کے پاس چلی آئی۔
"زوبیہ"

"زائرہ تم نے مجھے وہاں سے کیوں اندر بھیجا؟" زوبیہ نے لب بھینچے۔
"زوبیہ اماں ابانے سوچ سمجھ کر تمہاری زندگی کا فیصلہ کیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم بھی راضی ہو جاؤ دیکھو المیر بھائی اچھے انسان ہیں تمہیں پسند کرتے ہیں تم خوش رہو گی انکے ساتھ" وہ اسے تھام کر سمجھانے لگی جس پر اس نے زائرہ کے ہاتھ جھٹک دیے۔

"زائرہ وہ اچھا انسان نہیں ہے اس سے شادی سے بہتر ہے میں زہر کھالوں اور ویسے بھی زندگی میری ہے تو اسے میں اپنے طریقے سے جیوں گی" وہ کہہ کر آگے مڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ زندگی تمہاری ضرور ہے لیکن اس پر اماں ابا کا بھی حق ہے اور اگر انہوں نے تمہاری بات المیر بھائی سے طے کر دی ہے تو تمہیں انکے فیصلے پر سر جھکانا چاہیے" وہ غصے سے زوبیہ کی طرف مڑی۔

"چاہے ماں باپ آپ کو جہنم میں پھینکنا چاہ رہے ہوں؟" زوبیہ کی آنکھوں سے آنسو گرا۔

"زوبیہ ایسا کچھ نہیں ہے میری جان، تم شروع سے ہی المیر بھائی کو ناپسند کرتی ہو اس لئے تمہیں وہ اچھے نہیں لگتے لیکن وہ ایک اچھے انسان ہیں" اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر زائرہ فوراً نرم پڑی وہ کہاں کسی کی آنکھوں میں آنسو برداشت کر سکتی تھی پھر وہ تو اسکے جگر کا ٹکڑا اسکی اپنی بہن تھی۔

"زائرہ بیوی وہ اچھا نہیں ہے اگر وہ اچھا ہوتا تو مجھے اتنا اعتراض نہیں ہوتا، مجھے صرف اپنی محبت سے ہاتھ دھونا پڑتا ناں تو میں اماں ابا کے لیے اپنی محبت کو قربان کر دیتی اور اسے قبول کر لیتی لیکن یہاں مجھے محبت کے ساتھ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا" اس کی بات پر زائرہ شا کڈ رہ گئی۔

"کیا مطلب ہے زوبی؟"

"زائرہ المیر ایک اچھا انسان نہیں ہے میں کب سے تمہیں یہی تو سمجھا رہی ہوں" وہ اسکا ہاتھ تھامے کہنے لگی جس پر زائرہ سوچوں میں گم ہو گئی۔

"مجھے المیر بھائی کا امتحان لینا ہو گا" وہ سوچ کر زوبی کی طرف دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تم فلحال ٹینشن مت لو میں نے اماں سے کہا ہے کہ ماموں سے دو سال کی مہلت مانگ لیں اور اس دو سال میں ہم کوئی بھی بہانہ کر کے رشتہ ختم کر دیں گے" زائرہ اسے فلحال ریلیکس کرنا چاہ رہی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

"تھینک یو زائرہ" وہ اسے گلے لگا گئی جس پر وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

اسے جب یقین ہو گیا کہ وہ سوچکی ہے تو اس نے چہرہ موڑ کر پہلے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر گردن گھما کر اسفر کو دیکھا۔

اسکا دیکھنا تھا کہ اسفر نے اسے دیکھ کر آنکھ ماری جس پر پہلے تو اس نے اسے گھورا پھر دھیرے سے مسکرایا اسی وقت اس کے برابر میں بیٹھی لڑکی تھوڑا سا کسمسائی تو اس نے فوراً اسفر کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور چہرہ واپس کھڑکی کی طرف کر لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر میں موت کی سی خاموشی تھی۔

اس خاموشی کا سبب زوبیہ کی شادی تھی جو کہ دو مہینے بعد المیر عارف سے طے پا گئی تھی۔

زوبیہ کے ماموں نے کہا کہ وہ اپنی پڑھائی شادی کے بعد پوری کر لے انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن شادی وہ جلدی چاہ رہے ہیں اس لئے دو مہینے بعد کی ڈیٹ فکس کر دی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں فلحال زوبیہ تیار نہیں ہے آپ لوگ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں آخر؟" زائرہ زوبیہ کی حالت سے بہت پریشان تھی۔

"بیٹا تم صرف زوبیہ کا سوچ رہی ہو المیر کا بھی تو سوچو ناں اسکی بھی تو شادی کی عمر ہو چکی ہے اور وہ بھلا کب تک انتظار کرے گا؟" اماں کے سمجھانے پر زائرہ کو زوبیہ کی بات یاد آئی۔

"وہ اچھا انسان نہیں ہے، میں زہر کھالوں گی زائرہ لیکن اس سے شادی نہیں کروں گی" اس نے بے ساختہ اپنے اور زوبیہ کے مشترکہ کمرے کی طرف نگاہ دوڑائی۔

"اماں المیر بھائی زوبیہ سے صرف چار سال تو بڑے ہیں آپ پلیز فلحال منع کر دیں کیونکہ زوبیہ راضی نہیں ہے ابھی" اس کے کہنے پر انہوں نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب کیوں راضی نہیں ہے وہ اسکی عقل میں جو فتور بھرا ہوا ہے ناں وہ مجھے نکالنا اچھے سے آتا ہے" وہ کہہ کر جانے ہی لگی تھیں کہ زائرہ نے انہیں روک دیا۔

"اماں پلیز زوبی کی طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے وہ اپنی پڑھائی کی وجہ سے ہی منع کر رہی ہے ظاہر سی بات ہے اماں شادی کے بعد پڑھائی نہیں ہوتی لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ پڑھنے سے کوئی نہیں روکے گا

مگر بعد میں طعنے بھی وہی لوگ دیتے ہیں" اس سے پہلے کہ اماں غصہ کرتیں اس نے مزید کہا۔

"اماں آپ ٹھنڈے دماغ سے سوچیں تو آپ کو واقعی سمجھ آ جائے گی کہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں" اسکی بات پر اماں کا ہاتھ اپنی جوتی پر پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

"رک بے غیرت اماں کو کہتی ہے ٹھنڈے دماغ سے سوچیں ابھی بتاتی ہوں تم لوگوں کی زبان کے آگے تو خندق ہے"

"ٹھیک ہے کر لیں زبردستی آپ لوگ لیکن پھر بعد میں جو بھی ہوگا اس کے ذمہ دار بھی پھر آپ لوگ ہی ہوں گے، میں جارہی ہوں میڈیکل اسٹور سے زوبیہ کے لیے دوائی لینے" وہ غصے سے کہہ کر دوپٹہ ٹھیک کر کے باہر نکل گئی۔

پیچھے وہ اسکی باتوں کو سوچنے لگیں کہ وہ واقعی غلط تو نہیں کر رہیں کچھ۔

"ہٹ بے غیرت میرا بھی دماغ الجھا کر چلی گئی یہ منحوس" وہ فوراً اپنی سوچوں کو جھٹک کر کچن میں چلی گئیں۔

آج اتوار تھا اس لئے وہ گھر پر ہی تھا۔

"بابا آپ گرینی کے لیے سوپ بنائیں میں انکی دوائی لے کر آتا ہوں میڈیکل سے" وہ جلدی سے باہر نکل گیا۔

"چھوٹے صاحب آپ بڑی بی بی کے لیے کوئی ملازمہ رکھ لیں انکی طبیعت تو ہر تھوڑے دن بعد بگڑ جاتی ہے کوئی ملازمہ ہوگی تو زیادہ اچھے سے خیال رکھ سکے گی" اس سے پہلے کہ وہ نکل جاتا ملازم اس کے پاس آکر کہنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں شاید، کرتا ہوں میں کوئی انتظام، فلحال تو آپ سوپ بنائیے" وہ کہہ کر نکل گیا۔

"ہاں ڈیڈ گرینی کی طبیعت پھر بگڑ گئی تھی، ہاں فلحال تو ٹھیک ہیں میں دوائی لینے آیا ہوں،، آہ" وہ اپنے باپ سے بات کر رہا تھا کہ کسی سے بری طرح ٹکرا گیا۔

"آؤچ" وہ ایک لڑکی تھی جو اس سے ٹکرانے کے بعد اس کے بازوؤں کے سہارے پر تھی اور خوف سے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی۔

وہ بھول گیا کہ اسکا باپ موبائل پر موجود ہے اور یہ کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا۔
دھیرے دھیرے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور آس پاس دیکھا پھر شکر کا سانس لیا جیسے یقین کر لیا ہو کہ وہ گری نہیں۔

"چھوڑیں مجھے" اس کی نظر جیسے ہی ایک اجنبی شخص پر پڑی وہ گھبرا کر فوراً اس کے بازوؤں سے نکلنے لگی لیکن اس شخص کی گرفت مضبوط تھی۔

www.kitabnagri.com

"جی" اس کے کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آیا۔

"میں نے کہا چھوڑیں مجھے" نہ جانے کیا تھا اسکی آنکھوں میں اس نے فوراً اسے کھڑا کیا۔

"آئی ایم سوری" وہ اسے دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"اُس اوکے" وہ کہہ کر فوراً آگے بڑھی جبکہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کا موبائل ایک بار پھر بج اٹھا۔

اس نے فوراً اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

"جی ڈیڈ، جی وہ لائن کٹ گئی تھی جی جی، میں گھر جا کر بات کرتا ہوں" اس نے فون رکھ کر فوراً اس لڑکی کی تلاش میں نظریں گھمائیں لیکن وہ وہاں ہوتی تو دکھتی نا۔

"شٹ" وہ فوراً باہر بھاگا۔

"اب اتنے بڑے شہر میں کیسے اور کہاں ڈھونڈوں گا میں اسے؟" وہ منہ لٹکا کر دوبارہ میڈیکل اسٹور پر چلا گیا۔

"المیر بھائی آپ؟" وہ ابھی دوائی لے کر آئی ہی تھی جب اس نے المیر کو دروازے پہ کھڑا دیکھا۔

"ہاں وہ میں زوبیہ کے لیے یہ لے کر آیا تھا تاکہ اسے جو چیز چاہیے وہ اپنی پسند سے لے لے" اس نے چیک زائرہ کو دکھایا۔

"آپ اندر آئیں ناں پلیز" اس کی بات پر زائرہ نے دروازہ اپنے طریقے سے کھولا۔

وہ مسکرا کر اندر داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بیٹھیں میں اماں کو بھیجتی ہوں" زائرہ نے المیر کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور خود زوبیہ کے پاس چلی آئی۔

"زوبیہ یہ کھالو جلدی اور میرے ساتھ چلو" اس کا خدشہ دور ہو چکا تھا وہ زوبیہ کے کہنے پر المیر کا امتحان لینا چاہتی تھی وہ المیر کے آنے سے دور ہو گیا تھا۔

"نہیں چاہیے مجھے کوئی بھی دوا، جب دل ہی زخمی ہو تو کوئی دوا اثر نہیں کرتی زائرہ" اس نے زائرہ کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"زوبی تم، اچھا میرے ساتھ چلو" وہ اس کو زبردستی اٹھانے لگی۔

"کہاں؟" زوبیہ اٹھنے کو تیار نہیں تھی۔

"المیر بھائی آئیں ہیں کہہ رہے ہیں کہ تمہیں جو چاہیے اپنی پسند سے لے لو، دیکھا میں کہتی تھی ناں کہ تم بس ایویں انہیں برا سمجھتی ہو وہ بہت اچھے ہیں اب چلو میرے ساتھ" زائرہ کے بتانے پر زوبیہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مجھے اس انسان کی شکل بھی نہیں دیکھنی، اور تمہیں سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کہہ رہی ہوں تم سے، اتنا ہی اچھا ہے تو تم خود کر لو اس سے شادی مجھے اس میں بالکل بھی انٹرسٹ نہیں ہے، اکیلا چھوڑ دو مجھے پلیز" زوبیہ کے غصے سے کہنے پر زائرہ نے اسے افسوس سے دیکھا۔

"زوبی تم بہت ناشکری ہو، المیر بھائی ایک لونگ اور کئیرنگ انسان ہیں لیکن تمہیں ان میں اچھائی نظر نہیں آتی ایک بار شادی ہو جائے پھر انہی کے گن گاتی رہو گی" وہ اسے چھیڑ کر فوراً باہر نکلی۔
"ہو نہہ شادی، میں کسی قیمت پر بھی یہ شادی نہیں کرنے والی" وہ خود سے چیخ کرنے لگی۔

"شاذ میں آپ کے علاوہ کسی کو دل اور زندگی میں جگہ نہیں دے سکتی" وہ شاذ سے فون پر بات کر رہی تھی ساتھ رونے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے زائرہ اندر آئی لیکن زوبیہ کو اس کے آنے کی خبر نہیں ہوئی۔
"پلیز شاذ کچھ کریں میں مر جاؤں گی، ہاں ابھی دو مہینے ہیں" وہ جیسے اسکی بات پر مطمئن سی اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔

زائرہ غصے سے آگے بڑھی اور فون اس کے ہاتھ سے چھین کر اپنے کان سے لگایا۔
"زوبی میں بھی تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دوں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے"
"زائرہ میرا فون دو" زوبیہ نے اس سے فون لینا چاہا لیکن ناکام رہی۔
"اور میں بھی دیکھتی ہوں کہ آپ کس طرح اس سے شادی کرتے ہیں؟" اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔

"اماں ابا کی تربیت انکے اتنے احسانات کا یہ صلہ دو گی تم زوبی؟" وہ غصے سے چیخ پڑی۔ وہ تو شکر تھا کہ گھر میں اس وقت وہ دونوں اکیلے تھے۔

"زائرہ میں المیر سے شادی کروں گی تو مر جاؤں گی" وہ پھر رونے لگی تھی۔
"اور اگر شاذ سے شادی کرو گی تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی" زائرہ کا غصے سے برا حال تھا۔
"ہاں تو مار دو مجھے ابھی مار دو آج ہی مار دو، جاؤ معاف کرتی ہوں میں تم پہ اپنا خون" زوبیہ غصے سے کانپنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ تم کیوں نہیں سمجھتی کہ جیسا المیر بھائی کو تم سمجھتی ہو وہ ویسے نہیں ہیں، محبت کرتے ہیں تم سے" زوبیہ کے غصے پر زائرہ نرم پڑی۔

"اور تم لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ جیسا تم لوگوں کو وہ نظر آتا ہے ویسا نہیں ہے، زائرہ وہ مجھے حاصل کر کے چھوڑنا چاہتا ہے وہ مجھ سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا چاہتا ہے میں نے اسکی کافی دفعہ انسلٹ کی ہے ناں تو بس اس لئے" وہ اسکا چہرہ اپنی طرف کر کے پیار سے سمجھانے لگی۔

"زوبیہ یہ انکی محبت ہے بدلہ نہیں ہے تم سمجھ نہیں رہی ہو، اچھا چھوڑو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم یہ دوائی کھاؤ اور کچھ بھی نہیں سوچو" اسے وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"نہیں زائرہ مجھے نہیں کھانی تم بس یہ شادی روک دو پلیز میں ساری زندگی تمہاری احسان مند رہوں گی" وہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھی۔

"اچھا پہلے تم یہ دوائی کھاؤ" زائرہ اسے ٹالنے لگی۔

"مم میں کھاؤں گی لیکن پہلے تم وعدہ کرو" زائرہ نے کچھ کہے بغیر دوا اس کے منہ میں ڈالی اور پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا دیا اور پھر اسے آرام سے بیڈ پر لٹا دیا۔

"زوبیہ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کتنے اچھے انسان کو کھونے کی بات کر رہی ہو جو میں ہونے نہیں دوں گی" اسے سوتے دیکھ کر زائرہ نے اسے افسوس سے دیکھا اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔ (O)

Posted On Kitab Nagri

"سنو تھینک یو" اس سے پہلے کہ وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتی اس نے اسے روکنا ضروری سمجھا۔
"فار واٹ؟" اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس شخص نے ایسا کیوں کہا ہے جب کہ انکی تو پورے سفر کے دوران
بلکل بھی بات نہیں ہوئی تھی۔

"سفر کے دوران خاموش رہنے کی وجہ سے میں تمہارا بہت شکر گزار ہوں" اس کے کہنے پر وافیہ نے
اپنے لب بھینچے۔

"میں بھی بہت شکر گزار ہوں آپ کی کہ آپ نے فضول بک بک کر کے میرا دماغ خراب نہیں کیا"
وافیہ کے چبا چبا کر کہنے پر وہ مسکرایا لیکن اس کے سر پر کیپ ہونے کی وجہ سے وہ اسکی مسکراہٹ دیکھ
نہیں پائی۔

"او کے گڈ بائے وافیہ" وہ کہہ کر مڑ گیا جبکہ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ چونک گئی۔
"اوئے ایک منٹ" وہ رک گیا پر مڑا نہیں۔

"اب کیا ہے؟ زیادہ تعریف کر دی کیا جو اس نہیں آئی اور آگئی دماغ کھانے" اس کا دل کر رہا تھا وہ اسے
کہیں جانے نہیں دے لیکن وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔

"شٹ اپ، تمہیں میرا نام کیسے پتا؟" وہ فوراً آپ سے تم پر آگئی۔

"کمال کی یادداشت ہے تمہاری، ایر و پلین میں خود نے ہی تو بتایا تھا" ایک لمحے کے لیے وہ گڑ بڑا گیا پھر
یاد آنے پر فوراً سنبھل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں لیکن میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا" وہ ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"اتنی زور سے بولا تھا کہ سارے ایروپلین میں تمہاری آواز گونجی تھی کسی سے بھی پوچھو گی تو وہ بتادے گا تمہارا نام" وہ دھیرے سے مسکرایا۔

"زیادہ اسمارٹ مت بنو، سیدھے سے بتاؤ کیسے جانتے ہو مجھے؟" اسے شک ہو رہا تھا کہ یہ شخص اسے جانتا ہے۔

"ارے بھی نہیں جانتا میں تمہیں، ہاں جاننے کا شوق ہو رہا ہے اب اپنا ایڈریس نوٹ کرو اور ذرا" اس کی بات پر وافیہ نے اسے غصے سے دیکھا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم" وہ غصے سے کہہ کر چلی گئی اور وہ مسکراتے ہوئے اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔

"ابا آپ سے ایک بات کرنی ہے" اس نے ڈائریکٹ باپ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ زائرہ اور اماں اسکی بالکل نہیں سن رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

"ہاں بولو بیٹا" انہوں نے توجہ دیے بغیر کہا جس پر وہ جربز ہوئی۔

"ابا اسے تو رکھیں توجہ سے بات سنیں گے تو سمجھ بھی آئے گا" اس نے انکے حساب کتاب کی طرف اشارہ کیا۔

"اچھا بولو اب" انہوں نے چیزیں سائیڈ کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابا مجھے المیر سے شادی نہیں کرنی وہ اچھا انسان نہیں ہے ابا" اس کی بات پر وہ پہلے اسے دیکھنے لگے پھر سوچ میں پڑ گئے اور پھر اپنی بیگم کو آواز دی۔

"ہائے ہائے کون سی قیامت آگئی جو ایسے حلق پھاڑ کے چلا رہے ہو؟" وہ ناک چڑھانے لگیں۔

"قیامت ہی آئی ہے جب میں نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی کی رضامندی کے بغیر اسکی شادی نہیں کروں گا تو پھر تم نے کس سے پوچھ کر ڈیٹ فکس کی ہے اسکی، اور مجھ سے جھوٹ بولا کہ زوبی راضی ہے اس رشتے پر؟" وہ بہت غصے میں تھے ایک لمحے کے لیے وہ بھی چپ ہو گئیں اور پھر غصے سے زوبیہ کو گھورنے لگیں۔

"زوبیہ تم جاؤ اپنے کمرے میں" اس سے پہلے کہ وہ ماں کی بات پر وہاں سے چلی جاتی اس کے باپ نے اسے روکا۔

"یہ کہیں نہیں جائے گی اس کی زندگی ہے فیصلہ بھی اس کا ہوگا" اپنے باپ کی بات پر زوبیہ کی آنکھوں سے آنسو گرا اس نے مسکرا کر نم آنکھوں سے اپنے باپ کے سینے پر سر رکھا اور رونے لگی۔

"بس میری بیٹی، تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرے گا تمہیں المیر سے شادی نہیں کرنی تو نہیں ہوگی وہاں تمہاری شادی" انہوں نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"ارے اسے کیا پتا اپنے اچھے برے کا، ہم ماں باپ ہیں اس کے، اس کے لیے برا نہیں سوچیں گے، یوسف صاحب آپ بلا وجہ بچی کی حمایت نہیں کریں وہ تو پاگل ہے، المیر جیسے بندے کو انکار کر رہی ہے،

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتا ہے اس نے اسکی شاپنگ کے لئے پانچ لاکھ روپے دیے ہیں تاکہ اسے جو چاہیے یہ اپنی مرضی سے لے لے "اپنی بیگم کی بات پر انہوں نے زوبیہ کو پیچھے کیا اور خود انکے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیگم ایک بات تو بتاؤ ذرا، المیر کی نوکری تو ابھی کچھ عرصے پہلے ہی لگی ہے ناں تو پھر اس کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے؟" اپنے شوہر کی بات پر وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگیں۔
"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

"مطلب صاف ہے بیگم 3،4 مہینے میں اس نے لاکھوں روپے کہاں سے جمع کر لیے جو زوبی کو شاپنگ کرانے کی بات کر رہا ہے" اپنے شوہر کی بات پر انہوں نے غصے سے زوبیہ کی طرف دیکھا۔
"بس بھر دیا اپنے باپ کے دماغ میں بھی خناس، المیر نے بہت محنت کی ہے تبھی اس نے اتنی جلدی ترقی کر لی، مینیجر کی پوسٹ پر فائز ہے وہ تو کیا لاکھوں نہیں کمائے گا" انکی بات پر پہلے انہوں نے مسکرا کر زوبیہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور پھر انکی طرف مڑے۔
www.kitabnagri.com

"بیگم میں جو بھی بولوں گا تو آپ کو برا لگے گا اس لئے سیدھی بات ہے کہ زوبیہ یہاں شادی نہیں کرنا چاہتی ہے تو میں اپنی بیٹی کی شادی یہاں کسی صورت نہیں کروں گا بس بات ختم" وہ فیصلہ سنا کر اندر چلے گئے۔

پیچھے وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں آپ ناراض نہ ہوں پلینز" زوبیہ کے انکار کے بعد سے اماں بہت خفا خفا سی رہنے لگی تھیں ہر وقت چڑنا غصہ کرنا باتیں سنانا۔

"ایک وہ ہے بے غیرت زرا اماں کا خیال نہیں کیا اس نے"

"اماں تو آپ زبردستی کیوں چاہتی ہیں رشتوں میں زبردستی نہیں ہوتی اماں"

"وہ بعد میں ٹھیک ہو جاتی المیرا سے خوش رکھتا تو مجھے دعائیں دیتی کم بخت پتا نہیں کیا فتور چل رہا ہے اس کے ذہن میں؟" اماں بڑبڑاتی اٹھ گئیں۔

"المیر بھائی کے ساتھ واقعی برا ہوا" وہ دکھ سے سوچنے لگی۔

"آج پورے دو سال بعد پاکستان لوٹی ہوں نا جانے میں کسی کو یاد بھی ہوں گی یا نہیں؟ اچھی بھلی زندگی میری تمہاری وجہ سے جہنم بن گئی میں اپنا بدلہ ضرور لوں گی" وہ تصور میں اس شخص سے مخاطب ہوئی جس نے اسکی زندگی کا سکون اور اسکی ساری خوشی برباد کر دی تھی۔

"کیا تھی میں ایک نرم دل ڈرپوک سی ڈبو مگر سب کا خیال کرنے والی حساس لڑکی اور اب کیا ہو گئی ہوں میں ایک بے حس خود غرض مگر مضبوط اور بہادر جسے تم سے اپنا بدلہ لینا ہے جواب کسی کے بارے میں نہیں سوچے گی" اس نے غصے سے گالز آنکھوں پر چڑھائے اور اپنی منزل کی جانب بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مل گیا تمہیں سکون؟ کر لی نا اپنی من مانی تم نے، محبت محبت محبت کیا ہے یہ محبت زوہبی؟ کیا اس ایک سال کی محبت تمہارے لئے کافی ہے؟ کیا باقی 19 سال کی اماں ابا کی محبت سب بھول گئی تم؟ زوہبیہ یہ محبت نہیں ہے وقتی جذبہ ہے بس اور کچھ نہیں اگر یہ محبت ہوتی تو وہ رشتہ بھیجتا المیر بھائی کی طرح، المیر بھائی کی محبت سچی ہے تم بہت خوش نصیب ہو زوہبی جو المیر بھائی جیسا لائف پارٹنر تمہیں مل رہا ہے لیکن تمہیں قدر نہیں ہے انکی ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا زوہبی تم سمجھداری سے کام لو تو ابھی بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے" وہ زوہبیہ پہ چیتے چیتے جب تھک گئی تو اسے نرم انداز سے سمجھانے لگی اسے اماں کے غصے سے زیادہ المیر کا غم کھائے جا رہا تھا۔

زائرہ کے سمجھانے پر زوہبیہ کافی دیر اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔

"میں اماں کو جا کر کہہ دوں کہ زوہبیہ المیر بھائی سے شادی کے لیے مان گئی ہے؟" وہ اسے خاموش دیکھ کر سمجھی کہ وہ المیر کے رشتے پر غور کر رہی ہے۔

"ٹھیک ہے زائرہ، کہہ دو اماں کو کہ مجھے یہ رشتہ قبول ہے کہہ دو ان سے کہ آپ لوگ بس مجھے زندہ دفنانے کی تیاری کریں کیونکہ المیر سے شادی کروا کر تم لوگ مجھے زندہ مار دو گے، زائرہ تم نے کسی سے محبت نہیں کی اس لئے تم نہیں سمجھ رہی کچھ بھی" اس نے زائرہ کو روک کر جس انداز میں کہا اس پر زائرہ شاکڈ رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"زارہ یوسف کو کسی سے محبت یوں ہوگی بھی نہیں زوبیہ یوسف" اس نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر سے ہٹایا۔ لیکن وہ یہ بھول رہی تھی کہ وہ بہت بڑی بات کہہ گئی ہے۔

"ہم تم پر زبردستی نہیں کریں گے زوبیہ، تم اپنے دل کی رضامندی سے قبول کرنا چاہو تو اماں اور مجھے بہت خوشی ہوگی" وہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

"زارہ تم المیرا سلم کو نہیں جانتی جس دن تمہیں اسکی اصلیت پتا چلی تم اس پہ تھو کوگی" وہ نفرت سے سوچنے لگی۔

"آج ہم بات کریں گے ایک ایسے پروجیکٹ پر جو،،،" وہ اس وقت میٹنگ میں تھا جب اس کا سیل فون اچانک بجنے لگا عام طور پر وہ میٹنگ کے دوران فون سائلینٹ کر دیتا تھا لیکن آج اس نے سائلینٹ نہیں کیا تھا وجہ گرینی کی طبیعت تھی جو کبھی بھی بگڑ جاتی تھی ابھی بھی گھر کا نمبر دیکھ کر اس نے ایکس کیوز کیا اور فون کان سے لگایا۔

www.kitabnagri.com

"جی بابا بولیں سب خیریت ہے؟" یہ اس کے اصول کے خلاف تھا وہ کسی کو بھی میٹنگ کے دوران فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا لیکن آج خود مجبور تھا۔

"واٹ، مم مم میں آتا ہوں آپ انہیں فوراً ہسپتال لے کر جائیں پلیز" گرینی کی طبیعت پھر بگڑ چکی تھی اسی لئے اس نے میٹنگ کینسل کر دی اور خود رش ڈرائیونگ کر کے ہسپتال پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟" اسے ملازم کو ریڈور میں ہی مل گیا تھا۔

"نہیں صاحب جی بس دعا کریں" انکی بات پر اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے باپ کو کال ملائی۔

"ڈیڈ پلینز ریسیو دی کال" وہ فون نہیں اٹھا رہے تھے۔

"ہیلو، ہیلو ڈیڈ گرینی کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے ڈیڈ، آپ سمجھ رہے ہیں ناں؟ ڈیڈ پلینز کم ہیر"

وہ مستقل ضبط کر رہا تھا، اسکی ماں کی موت کے بعد اسکی دادی اسکی ماں بن گئیں تھیں انہوں نے ہی اسے

پالا پوسا تھا تو وہ کیسے برداشت کرتا انکی ایسی حالت؟

"اوکے، اوکے ریلیکس، میں پہلی فلائٹ سے پاکستان پہنچتا ہوں" انہوں نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

وہ آئی سی یو کے دروازے پر کھڑا باہر سے ہی انہیں دیکھنے لگا۔

"شاذ تم رشتہ لے کر آ جاؤ اب انہیں منع کر دیا ہے وہ میری خوشی چاہتے ہیں اور میری خوشی تمہارے

ساتھ میں ہے" وہ مسکرا کر فون پہ بات کر رہی تھی زائرہ نے غصے سے اسے دیکھا لیکن وہ اب کچھ بھی

نہیں کر سکتی تھی کیونکہ ابازوبیہ کی سائیڈ تھے۔

"کیا ہوتا زوبیہ جو تم المیر کا دل نہ دکھاتی" زائرہ کو المیر سے ہمدردی ہو رہی تھی اس لئے وہ ہر وقت المیر

کے بارے میں سوچتی رہتی کیونکہ جب اسے زائرہ نے زوبیہ کے انکار کا بتایا تو وہ محض مسکرا دیا۔ زائرہ کو

لگا کہ اس نے اسے بتا کر غلطی کی ہے وہ بہت دکھی ہو گیا ہے لیکن چھپا رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"کل شاذرشتہ لے کر آرہا ہے" اس نے فون بند کر کے زائرہ کو بتایا۔
"چلو دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی اسکی محبت سچی ہے یا وہ اب تک تم سے ٹائم پاس کر رہا تھا؟" زائرہ نے مسکرا کر طنز کیا۔ اسکی بات پر زوبیہ نے سینے پر ہاتھ باندھے اور اسے دیکھنے لگی۔
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"محبت سچی ہے جبھی نکاح کی بات کر رہا ہے ورنہ عموماً ٹائم پاس کرنے والے نکاح کی بات نہیں کرتے"
"ہونہہ، المیر نے بھی تو رشتہ بھیجا تھا لیکن تمہیں کون سا اسکی محبت پر یقین آیا تم شاذ سے محبت کرتی ہو
اس لئے اسکا ٹائم پاس تمہیں محبت لگ رہا ہے زوبی لیکن المیر تمہیں نہیں پسند اس لئے تمہیں انکی محبت
ڈھونگ لگ رہی ہے" وہ چبا چبا کر کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔
"بے وقوف" زوبیہ نے منہ بنا کر کہا اور پھر فون لے کر بیٹھ گئی۔

اس نے اپنے گھر کو باہر سے دیکھا اور خم آنکھوں سے مسکرا دی۔
اس گھر میں اسکی یادیں تھیں اسکا بچپن تھا وہ کیسے بھول سکتی تھی سب۔
اچانک گھر سے ایک لڑکا باہر آیا وہ فوراً سائیڈ پر ہو گئی۔

"یہ کون ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے؟" آنے والے کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔
"لگتا ہے تھوڑی دیر اور دیکھنا پڑے گا" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اندر جائے یا نہیں۔

"بیل بجاتی ہوں اور سائیڈ پر ہو جاتی ہوں دیکھتی ہوں کون باہر آتا ہے؟" اس لڑکے کے جاتے ہی وہ پھر
سامنے آ گئی۔

اپنے ارادے پر عمل کرتے ہوئے اس نے بیل بجائی اور خود سائیڈ پر ہو کر چھپ گئی کچھ ایسے کہ باہر
آنے والے کو وہ دیکھ سکے لیکن وہ اسے نہ دیکھ سکے۔

Posted On Kitab Nagri

دومنٹ بعد ہی کسی نے گیٹ کھول دیا مگر یہ کیا یہاں تو کوئی اور ہی آباد تھا اس کی فیملی تو یہاں رہتی ہی نہیں ہے اب۔

"اوہ نو، میں اب کیسے ڈھونڈوں آپ لوگوں کو؟" وہ غصے سے مٹھیاں بھیجنے لگی اسکے اندر کی آگ مزید بھڑک اٹھی۔

"المیر اتنے اچھے انسان ہیں زوبیہ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا" وہ مسلسل المیر کو سوچ رہی تھی۔
"ایک کام کرتی ہوں انہیں فون کر کے ان کا حال پوچھتی ہوں" اس خیال کے آتے ہی اس نے فوراً المیر کو فون کیا۔

"ہیلو" دوسری طرف سے رابطہ مل گیا تھا۔

"ہیلو المیر بھائی"

"کون؟" اس نے شاید پہنچانا نہیں تھا۔
www.kitabnagri.com

"میں زائرہ"

"اوہ اچھا زائرہ کیسی ہو؟" زائرہ کو لگا وہ اب تک دکھ میں ہے۔ وہ خود بھی دکھی ہونے لگی۔

"میں ٹھیک ہوں المیر بھائی آپ کیسے ہیں؟"

"آہ میں بھی ٹھیک ہی ہوں" اس کے انداز پر زائرہ کو زوبیہ پر غصہ آنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"المیر بھائی آپ بہت اچھے انسان ہیں پلیز آپ اپنی لائف میں آگے بڑھ جائیں کیوں کہ زوہبی بھی کسی اور سے شادی کر رہی ہے" اس کے بتانے پر وہ چونکا۔
"کیا مطلب کس سے؟"

"اسکی یونیورسٹی میں ایک لڑکا ہے اس سے، اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آپ بھی کر لیں، آپ کو بہت اچھی لڑکی ملے گی" اس کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا۔
"اچھا تو زوہبیہ نے کسی اور کی وجہ سے ٹھکرایا ہے ہمیں" المیر نے اسکی آگے کی بات نظر انداز کر دی جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"جی" زائرہ کو لگا اس نے غلطی کر دی المیر کو بتا کر اس طرح وہ اور ہرٹ ہو گا۔
"اچھا چلو میں فون رکھتا ہوں اماں بلارہی ہیں شاید"

"او کے اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ" وہ فون رکھ کر بھی کافی دیر تک المیر کے بارے میں سوچتی رہی۔

www.kitabnagri.com

"ابا کیسے لگے آپ کو شاذ؟" شاذ جب اس کے ماں باپ سے مل کر چلا گیا تو اس نے فوراً اپنے باپ کے گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے ان سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے تو بہت اچھا لگا مگر بیٹا میں اپنی بیٹی کا ہاتھ یونہی تو نہیں ایک انجان شخص کے ہاتھوں میں دے سکتا ناں؟ مجھے اس کے بارے میں جاننا ہو گا جانکاری لینا ہو گی تو ہی میں مطمئن ہو کر تمہارا رشتہ شاذ سے فائنل کر پاؤں گا" ان کے کہنے پر وہ مسکرا نے لگی۔

"ابا یو آرو، آپ کو جیسے مناسب لگے" اس نے کہہ کر ایک نظر اپنی ماں پر ڈالی جو غصے سے بھری بیٹھی تھیں۔

"زوبیہ کو تو آپ نے اپنی من مانی کرنے دے دی لیکن زائرہ کا رشتہ میں ضرور المیر سے کراؤں گی یاد رکھنا میری بات" وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"بیگم میں اپنی کسی بھی بیٹی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہونے دوں گا زائرہ بھی میری بیٹی ہے اور وہ بھی جہاں چاہے گی انشاء اللہ وہیں اسکی شادی ہو گی" وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اپنے ماں باپ کو آمنے سامنے دیکھ کر زوبیہ پریشان ہو گئی۔

"اماں ابا پلینز آپ دونوں مت لڑیں اور اماں پلینز زائرہ کے ساتھ ایسا نہ کریں المیر اچھا انسان نہیں ہے"

"تم چپ کرو، تمہیں جو کرنا تھا تم نے کر لیا وہ میرا بھتیجا ہے اور مجھے پتا ہے وہ کس کے لائق ہے اچھا ہی ہوا جو تم جیسی لڑکی سے میرے بھتیجے کی شادی نہیں ہو رہی اس کے لیے زائرہ جیسی اچھی لڑکی ہی بچے گی" وہ اپنی ہی بیٹی کو غلط کہہ رہی تھیں زوبیہ کو بہت دکھ ہوا وہ روتے ہوئے اندر چلی گئی۔

"بیگم کچھ تو خدا کا خوف کرو بیٹی ہے وہ ہماری" ان سے رہا نہیں گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بیٹیاں ایسی ہوتی ہیں یوسف صاحب؟" وہ دکھ اور غصے کی کیفیت میں پوچھ کر خود بھی اندر چلی گئیں۔

"زائرہ میری بات سنو، اگر اماں تم سے المیر کے رشتے کے لیے پوچھیں تو تم انکار کر دینا" اس سے پہلے کہ اماں زائرہ کو بتاتیں زوبیہ نے جلدی سے زائرہ کو منع کر دیا ایسا کرنے سے۔

"کیوں؟ زوبیہ تم چاہتی کیا ہو آخر؟ تم نے جو کیا کیا، میں کیوں تمہاری والی غلطی دہراؤں، ویسے بھی المیر اچھے انسان ہیں اور تم نے جو ان کے ساتھ کیا ہے اگر مجھے اس کا ازالہ کرنا پڑ رہا ہے تو میں کیوں پیچھے ہٹوں؟"

"زائرہ کیا تم المیر سے محبت کرنے لگی ہو؟" زائرہ کی باتوں نے زوبیہ کو چونکا دیا تھا۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا زوبیہ کہ زائرہ یوسف کو محبت نہیں ہو سکتی" زائرہ نے اپنی بات دہرائی جو کہ حقیقت تھی۔ اسے المیر سے بس ہمدردی تھی اور اس لئے وہ اسے پسند کرنے لگی تھی۔

"اتنے بڑے بول مت بولو زائرہ کہ تمہیں بعد میں زوبیہ یوسف یاد آئے" وہ اتنا کہہ کر جانے ہی لگی تھی پھر رک گئی۔

"میں دعا کروں گی کہ تمہاری شادی المیر سے نہ ہو لیکن اگر خدا نخواستہ ایسا ہو گیا تو تمہیں زوبیہ یوسف بہت یاد آئے گی"

Posted On Kitab Nagri

"اور میں دعا کروں گی کہ میری شادی المیر سے ہی ہو، کیوں کہ وہ بندہ محبت کے لائق ہے ٹھکرائے جانے کے نہیں، ایک بار تم نے انہیں ٹھکرا دیا زوبی لیکن میں یہ بے وقوفی نہیں کروں گی" زائرہ کہہ کر مڑ گئی زوبیہ تڑپ کر آگے بڑھی اور اسے کندھے سے تھام لیا۔

"زائرہ میری جان وہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے تم کیوں نہیں سمجھ رہی میری بات، نہ تم نہ اماں یقیناً جانو اگر وہ واقعی اس لائق ہوتا کہ اس سے محبت کی جائے تو میں سچ میں شاذ کو چھوڑ دیتی اس کے لیے لیکن وہ ایک نمبر کا گھٹیا اور کمینہ شخص ہے"

"بس" زائرہ سے مزید سنا نہیں گیا تو وہ چیخ پڑی۔

"بس زوبیہ بس، بہت ہو گیا، تمہارے دل میں المیر کے لیے صرف نفرت بھری ہوئی ہے اور اس قدر بھری ہوئی ہے کہ تمہیں انکی محبت انکی اچھائی کچھ بھی نظر نہیں آتا، لیکن زوبیہ پلیز اس نفرت کو خود تک ہی رکھو مجھے اور اماں کو المیر کے خلاف مت بہکاؤ تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میں" زائرہ نے غصے سے زوبیہ کے آگے ہاتھ جوڑے اور پھر مڑ گئی۔

زوبیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"زائرہ کیا وہ انسان تمہیں اپنی بہن سے زیادہ عزیز ہو گیا ہے کہ تم اس کے خلاف کوئی صحیح بات بھی نہیں سن سکتی مطلب تمہیں اور اماں کو اس غیر شخص پر اتنا یقین ہے کہ اپنی بہن اور بیٹی کی بات تم لوگوں کو بے معنی لگتی ہے؟" اس کی بات پر زائرہ چپ رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے زائرہ میں اب تمہیں کچھ نہیں کہوں گی، جب تم خود ہی کنویں میں گرنا چاہتی ہو تو میں جتنا بھی تمہیں گرنے سے بچالوں تم نہیں بچو گی" وہ آنسو صاف کر کے مڑ گئی لیکن ایک بار پھر جاتے جاتے رک گئی۔

"زائرہ یوسف تم لاکھ مجھ سے سمجھدار سہی، میں لاکھ لاپرواہ سہی لیکن ایک بات یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ مجھے لوگوں کو پرکھنا آتا ہے اور اس معاملے میں تم بالکل زیرو ہو اور یہ بات تمہیں جلدی سمجھ آ جائے گی، میری دعا ہے کہ تمہیں شادی سے پہلے ہی المیر کی اصلیت پتا چل جائے اور تمہاری شادی اس سے نہ ہو" وہ بہت دل برداشتہ ہو رہی تھی اپنی بات ختم کر کے وہ رکی نہیں کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اففف زوبیہ کی مانوں یا اماں اور دل کی؟" زائرہ نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"المیر بیٹا پھوپھو آئی ہیں یہاں آؤ" زائرہ کی ماں زوبیہ کے بجائے زائرہ کے رشتے کی بات کرنے آئی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"اسلام و علیکم پھوپھو کیسی ہیں آپ؟" وہ شائستگی سے مسکرا کر سلام کرنے لگا۔

"وعلیکم السلام بیٹا میرے پاس آؤ"

"بیڑا غرق ہو زوبیہ تیرا، جو اتنے اچھے لڑکے کو ٹھکرا دیا تو نے" اس کے انداز پر وہ زوبیہ کو کوسنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ماشاء اللہ کتنا اچھا اور فرمانبردار بچہ ہے بھائی آپ کا، جیتے رہو اللہ خوش رکھے" انکی بات پر اسلم صاحب اور انکی بیگم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"پھوپھو گھر میں سب کیسے ہیں؟" وہ بظاہر مسکرا رہا تھا مگر اس کے اندر کچھ چل رہا تھا۔
"سب ٹھیک ہیں بیٹا" اسکے پوچھنے پر انکا دل کٹ سا گیا تھا۔

"بھائی بھابی میری زوبیہ نے جو کیا میں اس پہ شرمندہ ہوں اور اس لئے میں چاہتی ہوں کہ زوبیہ نہیں تو زائرہ المیر کی دلہن بنے، زائرہ ویسے بھی زوبیہ سے بہت مختلف ہے آپ بھی جانتے ہیں وہ کتنی حساس اور ذمہ دار بچی ہے" وہ المیر کا ہاتھ تھامے ہوئے تھیں۔

"پھوپھو یہ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ یہ نہیں ہو سکتا، زوبیہ نے انکار کیا ہے تو اس کی سزا زائرہ کو کیوں ملے؟ ویسے بھی زوبیہ کی اپنی زندگی ہے وہ بہتر جانتی ہے اپنی زندگی کے لیے"
"کیا خاک بہتر جانتی ہے وہ، پچھتائے گی تمہیں ٹھکرا کر وہ، جب اس کا شوہر اسے چار دن بعد گھر سے نکالے گا تو خود عقل ٹھکانے آجائے گی" انکی بات پر وہ سب حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔

"ایسے مت دیکھیں آپ لوگ مجھے، زوبیہ میری بیٹی ضرور ہے لیکن جو اس نے المیر کو ٹھکرا کر حرکت کی ہے تو مجھے ایک پل بھی سکون نہیں ہے بس اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ زوبیہ کے بجائے زائرہ المیر کی دلہن بنے" انکی بات مکمل ہوتے ہی المیر غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا کو کہاں جا رہے ہو؟ دیکھو زائرہ زوبیہ سے زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گی مانا کہ وہ زوبیہ سے تھوڑی کم خوبصورت ہے مگر عقل و شعور میں اس سے کئی گنا زیادہ بہتر ہے" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنے لگیں۔

"نہیں پھوپھو یہ نہیں ہو سکتا، میرے دل اور دماغ میں بس زوبیہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں" وہ اپنی بات مکمل کر کے رکھیں۔

"بھائی بھابی پلیز آپ لوگ ہی سمجھائیں اسے" انہوں نے آس سے اپنے بھائی بھابی کو دیکھا۔
"قدسیہ رشتوں کا مذاق بنایا ہوا ہے تم لوگوں نے" اسلم صاحب افسوس کرنے لگے۔
"تم فکر نہیں کرو قدسیہ، المیر کی شادی اب زائرہ سے ہی ہوگی" المیر کی ماں کی آنکھیں چمک گئی تھیں اپنی نند کی بات سے اس لئے انہوں نے فوراً حامی بھری۔

"شکریہ بھابی اچھا میں چلتی ہوں بھائی، اور مجھے جواب ہاں میں ہی چاہیے بس" وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر چلی گئیں، انکے جانے کے بعد اسلم صاحب اپنی بیوی کی طرف مڑے۔
"یہ سب کیا تھانازش" انہوں نے خفا نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھا۔

"ارے اسلم میاں آپ اور آپ کا بیٹا صدا کے بے وقوف ہی ہیں کہاں سمجھتے ہیں باتوں کو، دیکھیں اگر زوبیہ اور المیر کی شادی ہوتی تو اس نکمی نے کون سا گھر بار سنبھالنا تھا، صاف بات تو یہ ہے کہ بھئی اب مجھ سے یہ گھر کے کام کاج نہیں ہوتے میں تھک جاتی ہوں اب اگر زوبیہ اس گھر میں آتی تو وہ نکمی کوئی کام

Posted On Kitab Nagri

نہیں کرتی بلکہ اس ماہرانی کے لیے ہمیں الٹا نوکرانی رکھنی پڑتی اور اگر زائرہ اس گھر میں بہو بن کر آتی ہے تو ہمیں کسی بات کی کوئی فکر نہیں ہے سارا گھر وہ اکیلی سنبھالتی ہے اور ہے بھی سمجھدار ہمارے بیٹے کو بھی سنبھال لے گی " انہوں نے ایک ایک بات تفصیل سے بتائی۔

"المیر کو سنبھال ہی نہ لے وہ، المیر زوبیہ کے پیچھے پاگل ہے یاد نہیں ہے کیا؟ زوبیہ سے شادی نہیں ہوئی تو وہ کنوارہ مر جائے گا لیکن کسی اور سے شادی نہیں کرے گا" وہ صاف لفظوں میں کہہ کر اٹھ گئے۔

"ارے کچھ نہیں ہوگا، چار دن کی محبت کا بخار ہے چار دن بعد اتر جائے گا" وہ بڑبڑاتے ہوئے زائرہ کے بارے میں سوچنے لگیں۔

"اچھا ہوا اس زوبیہ نکمی سے شادی نہیں ہو رہی" انہوں نے سکون کا سانس لیا۔

"کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ہمیشہ ہر ایک کا اچھا سوچیں، ہمارے دل میں سب کے لیے نرمی اور محبت ہو ہر کسی کا خیال اور احساس کریں لیکن پھر بھی ہمارے ساتھ کچھ بہت برا ہو جائے تو پتا ہے وہ کیا ہوتا ہے وہ اللہ کی آزمائش ہوتی ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے بندے میں صبر کا مادہ کتنا ہے، وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے محبوب بندے کی عظمت کتنی بلند ہے؟" یہ ایک بہت بڑا در سگاہ تھا جہاں عورتوں کو دینی تعلیم دی جاتی تھی وہ یہاں کسی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہنچی تھی لیکن اب اسے اندر جاتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ ہمیں مشکل میں ڈالنے سے پہلے ہی ہمیں مشکل سے نکالنے کا اسباب پیدا کر دیتا ہے اور جو اس کے محبوب ترین بندے ہوتے ہیں ناں وہ اس کی مصلحت جان کر صبر اور شکر کرتے ہیں پھر وہ ایسے بندوں کو اور نوازتا ہے اور نوازتے ہی چلا جاتا ہے وہ تمہیں بھی آزمائے گا یا شاید آزما چکا ہو یا آزار ہا ہو لیکن تم ثابت قدم رہنا وہ کہتے ہیں ناں کہ 'یہ مت کہو خدا سے میری مشکلیں بڑی ہیں ان مشکلوں سے کہہ دو میرا خدا بڑا ہے' تو بس گھبراؤ نہیں تم اس دنیا میں اکیلے نہیں ہو جسے وہ آزار ہا ہے سب پر یہ وقت آتا ہے بس اللہ والے اور نیک لوگ اس وقت کو بھی صبر اور شکر سے گزار لیتے ہیں اور جو بے صبرے ہوتے ہیں وہ یا تو سو سائیڈ کر لیتے ہیں مشکلوں سے گھبرا کر یا پھر دعا میں موت مانگتے ہیں" وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھیں مگر اس میں مزید سننے کی ہمت نہیں تھی اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ فوراً باہر نکل گئی۔

"میں جان نہیں دوں گی یا اللہ میں جان لوں گی اس شخص کی جس نے میری زندگی برباد کر دی میرے اپنوں کو مجھ سے دور کر دیا" اس نے آنسو صاف کیے اس کے بدلے کی آگ مزید بھڑک رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ کافی دیر سے اسے دیکھ رہی تھی جب سے اسکی المیر کے ساتھ بات چکی ہوئی تھی وہ تب سے مسکرا رہی تھی زوبیہ اسے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر اس کے پاس چلی آئی۔

"کتنی عجیب بات ہے ناں زائرہ، جس شخص کو میں نے ٹھکرا دیا وہ تمہیں مل رہا ہے لیکن میں کھو کر نہیں پچھتائی اور تم حاصل ہونے پر خوش ہو رہی ہو"

Posted On Kitab Nagri

"ابھی حاصل ہوئے نہیں ہیں اور میں پھر بھی خوش ہوں پتا ہے کیوں؟ کیوں کہ انکی تمہارے لئے محبت میں نے دیکھی ہے زوبیہ وہ انسان محبت کے بدلے محبت کے لائق ہے تو کیا میں ہاں نہیں کرتی؟" اس دن کی بہ نسبت وہ آج بہت پیار سے زوبیہ کو سمجھا رہی تھی کہ جو اس نے کیا غلط کیا۔

"خیر میں اب اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی تمہیں کیوں کہ کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن زائرہ تم تو ابھی بہت زیادہ چھوٹی ہو اماں سے کہہ کر دو سال بعد کی بات کر لیتی "وہ اسے سمجھانے لگی۔

"ہاں زوبیہ یہ تو میں بھی سوچ رہی تھی تم اماں سے بات کرو ناں "زائرہ واقعی فکر مند تھی۔ اسکی بات پر زوبیہ نے گہری سانس لی اور پھر بولی۔

"اماں میری بات کبھی نہیں سنیں گی"

"میں کہہ تو دوں لیکن اماں کا دل ٹوٹ جائے گا اس طرح کیوں کہ وہ تمہارے انکار سے ویسے ہی بہت دکھی ہیں اب میں کچھ کہہ کر بری نہیں بننا چاہتی"

"زائرہ ایک بات بولوں" جب سے زائرہ اور المیر کے رشتے کی بات چلنے لگی تھی زوبیہ اور زائرہ کے رشتے میں کھنچاؤ آنے لگا تھا اس لئے زوبیہ ابھی بھی اجازت لے رہی تھی۔

"ہوں" اس کے اجازت دینے پر وہ پہلے اسے دیکھنے لگی جیسے سوچ رہی ہو کہ وہ بات کہے کہ نہیں؟

"میں مانتی ہوں کہ ہر ماں باپ اپنی اولاد کے لیے بہتر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں اور 95% پیرنٹس اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں مگر کچھ 5% ماں باپ غلط بھی ثابت ہو جاتے ہیں ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بار

Posted On Kitab Nagri

ماں باپ کا فیصلہ بچوں کے حق میں بہتر ہو، المیر کو جتنا میں جان چکی ہوں تم لوگ بالکل بھی نہیں جانتے خیر میں اب اس معاملے میں نہیں بولنا چاہتی لیکن ایک ایڈوائس دینا چاہتی ہوں تمہیں کہ اس سے رشتہ تو ہو گیا ہے اب اماں کو بولو کہ وہ استخارہ بھی کر کے دیکھ لیں کہ کہیں انکا فیصلہ غلط نہ ہو " وہ آخر میں جبراً مسکرا کر اٹھ گئی۔

زائرہ گہری سوچ میں گم ہو چکی تھی۔

"افف گرینی آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی" اسکی بات پر گرینی مسکرا دیں۔
"ہاں اور اس لئے تم نے میری بھی جان نکالنی چاہی" اسکے باپ نے منہ بنایا۔
"ہاں تو ڈیڈ گرینی کی حالت ہی ایسی تھی"

"میں ہر بار موت کے منہ سے واپس آتی ہوں جانتے ہو کیوں کیوں کہ تمہاری شادی دیکھ سکوں تمہارے بچے دیکھ سکوں پھر سکون سے مر سکوں لیکن تم نے مجھے سکون سے مرنے نہیں دینا اس لئے میری بات ہی نہیں سنتے" گرینی کی بات پر وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔
"گرینی کیسی باتیں کرتی ہیں آپ؟ اس طرح مت کہا کریں پلیز"
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"تو ٹھیک ہے اب میں خود ہی تمہاری شادی کرواؤں گی کیونکہ تمہیں تو کوئی لڑکی پسند نہیں آئی کیوں ناصر؟" انہوں نے اپنے بیٹے کی حمایت چاہی۔

"یس ماما جیسے آپ چاہیں" وہ مسکرانے لگے۔

"ہاں آپ دونوں مل کر مجھے سولی پہ چڑھا دو" وہ بڑبڑا کر اٹھ گیا۔

اس کے انداز پر گرینی اور اس کے ڈیڈ مل کر ہنسنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو" وہ در سگاہ کے باہر کھڑی ان کے نکلنے کا انتظار کر رہی تھی جب اس کا فون بج اٹھا۔
"ہیلو وافیہ" مقابل کی آواز سن کر اس نے سکھ کا سانس لیا۔
"رمشہ کیسی ہو تم؟ آنٹی انکل کیسے ہیں؟" اس نے پہچان کر پوچھا۔
"سب ٹھیک ہیں وافیہ وی مس یو یار، تمہارے جانے سے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے پلیز واپس آ جاؤ
تم" رمشہ جیسے اپ سیٹ تھی اسے دکھ ہوا۔
"رمشوا اگر مجھے لگا کہ میری یہاں جگہ نہیں ہے تو آئی پر امس میں وہاں آنے میں لمحہ بھی نہیں لگاؤں
گی" وہ خود بھی کچھ نہیں جانتی تھی اس لئے اسے تسلی بخش جواب نہیں دے پائی۔
"میں کچھ نہیں جانتی یار تمہیں واپس آنا ہے ورنہ میں بابا کو بھیج دوں گی تمہیں لینے کے لیے" رمشہ کی
ضد پر وہ ہنس دی اسی وقت اسے وہ آتی نظر آئیں۔
"رمشہ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں" اس نے کہہ کر جلدی سے فون بند کیا اور انکے پاس جا پہنچی۔
"ہائے" اس کے ہائے کہنے پر وہ مسکرائیں۔
"اسلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" انکے مسکرا کر سلام کرنے پر وہ شرمندہ ہوئی۔
"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، مم مجھے آپ سے کک کچھ پپ پوچھنا تھا" نہ جانے کیوں انکے سامنے
اسکی زبان اٹک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ریلیکس بیٹا، گھبراؤ نہیں آرام سے پوچھو جو بھی پوچھنا ہے بلکہ ایسا کرو اندر آ جاؤ" انہوں نے بڑی محبت سے اس کے لیے در سگاہ کا دروازہ دوبارہ کھلوا دیا۔

"ڈیڈ دس از ناٹ فئر" وہ منہ کا زاویہ بگاڑنے لگا۔

"نومانی سن دس از لی بسو لیو ٹلی رائٹ، ماما نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے تمہارے لئے، تم امریکہ جاؤ اور وہاں کے معاملات دیکھو میں یہاں مصطفیٰ انڈسٹری دیکھنے کے ساتھ ساتھ ماما کے ساتھ مل کر تمہارے لئے لڑکی تلاش کروں گا" ڈیڈ کی بات پر وہ انہیں حیران ہو کر دیکھنے لگا۔
"کیا ہوا؟" وہ اسے حیران دیکھ کر مسکرائے۔

"نو ڈیڈ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا، گرینی، گرینی پلیز آپ دونوں کیوں نہیں سمجھتے" وہ اٹھ کر گرینی کے پاس چلا آیا۔

"سمجھنے کی ضرورت تمہیں ہے بیٹا ہمیں نہیں" انہوں نے منہ پھیر لیا۔

"وردان مصطفیٰ نام ہے تمہارا، مطلب جانتے ہونا تم؟" ناصر صاحب اٹھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے لگے۔

"جی اچھے سے جانتا ہوں اسی لئے بچپن سے آپ لوگ میرے نام کا مطلب بتاتا کر مجھے ٹارچر کرتے آئے ہیں" اس کے منہ کے زاویے پھر بگڑے جس پر وہ دونوں ہنس پڑے۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن اس بار میں اپنی ہی کروں گا" وہ اڑا ہوا تھا۔

"کیوں کوئی پسند آگئی ہے کیا؟" گرینی اسے گھورنے لگیں۔

گرینی کی بات پر اس کی نظروں کے سامنے ایک چہرہ آیا۔ بس ایک بار ہی تو ملی تھی وہ اسے نہ نام نہ پتا کچھ بھی تو نہیں جانتا تھا وہ اس کے بارے میں۔

اسے گہری سوچ میں گم دیکھ کر وہ دونوں پہلے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پھر ناصر صاحب نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

"ہاں شہزادے شہزادی کا نام کیا ہے پھر؟" انکی بات پر وہ سوچوں کے بھنور سے نکلا۔

"کوئی بھی نہیں ہے ڈیڈ" وہ بے زاریت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"شرافت سے بتاؤ دانی" وہ اسے زیادہ ترددانی کے نام سے پکارتی تھیں۔

"جب بھی وہ ملے گی تو آپ کو ضرور بتاؤں گا گرینی" وہ مسکرا کر چلا گیا۔

"ناصر" اسکے جاتے ہی انہوں نے اپنے بیٹے کو پکارا۔

"جی ماما"

"دلہن گھر میں لانے کی تیاری پکڑو" وہ کچھ سوچ کر مسکرا دیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کو کیا کہوں؟" اندر جاتے ہی انہوں نے اسے سب سے پہلے پانی پیش کیا جسے پینے کے بعد وہ تھوڑی پر سکون ہوئی۔

"عموماً مجھے سب باجی کہتے ہیں تو آپ بھی باجی کہہ لو" وہ مسکرائیں کتنی اجلی اور پاکیزہ مسکراہٹ ہے انکی وہ سوچنے لگی۔

"باجی" اس نے دہرایا۔

"جی اب پوچھو کیا پوچھنا تھا؟" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"آج میں نے آپ کا تھوڑا بہت لیکچر سنا تھا آپ کہہ رہی تھیں کہ اللہ ہمیں مشکل میں ڈالنے سے پہلے ہمیں مشکل سے نکالنے کا اسباب پیدا کر دیتا ہے تو کیا واقعی وہ ایسا ہی کرتا ہے؟" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے پوچھے اسے وہ بھیانک رات یاد آرہی تھی جب وہ انکے چنگل میں پھنس گئی تھی بے اختیار اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آپ کا نام کیا ہے؟" وہ مسکرائیں۔

"وافیہ" وہ کچھ کہتے کہتے رکی پھر سوچ کر اپنا نام بتایا۔

"وافیہ آپ نے سورہ الم نشرہ تو پڑھی ہی ہوگی، اس میں اللہ فرماتے ہیں "فان مع العسری یسرہ ان مع العسری یسرہ" "پس مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے" "وہ اپنے لب و لہجے سے بالکل عربی لگ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اب دیکھیں وافیہ اللہ نے کتنی پیاری آیت نازل کی ہے جو ہمیں موٹیویٹ بھی کرتی ہے، آپ جب جس بھی مشکل میں ہوں بس ایک یہ آیت دہرائیں آپ یقین کریں آپ جیسے ہی یہ آیت پورے دل سے پورے یقین سے بالکل خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھیں گے تو آپ کو خود احساس ہونے لگے گا کہ ہاں واقعی ہمارے لئے اس میں آسانی بھی ہے یہ مشکل ضرور ہے لیکن اس مشکل کے ساتھ واقعی آسانی ہے" ان کے وضاحت سے سمجھانے پر وہ پھر اس رات میں کھو گئی۔

"نو، چلیں میں اب چلتی ہوں میں نے ایویں آپ کا اتنا ٹائم ویسٹ کر دیا" اس نے مسکرا کر اجازت چاہی۔

"اسے ویسٹ آف ٹائم نہیں کہتے بیٹا، ہمیں اچھا لگتا ہے دوسروں کے کام آکے، آتے رہنا یہاں اچھا لگے گا مجھے" وہ مسکرا کر کہتی اسے گلے لگا گئیں۔

"جی ضرور، اللہ حافظ"

"فی امان اللہ" ان سے اجازت لے کر وہ وہاں سے نکل گئی۔

"اففف زائرہ تمہارا فون کب سے بج رہا ہے، کہاں ہو آخر تم؟" یہ کوئی تیسری بار زائرہ کا فون بج بج کر بند ہوا تھا زوبیہ کو اب کوفت ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"زائرہ تمہارا فون پھر سے بجنے لگا، اب مجھے ہی دیکھنا پڑے گا کہ آخر کون ہے جو ایسے رکے بنا کالز پہ کالز کر رہا ہے" وہ اٹھ کر ڈریسنگ کے پاس چلی آئی۔

نام دیکھ کر وہ چونک گئی۔

"یہ کیوں فون کر رہا ہے اسے؟ اٹھاؤں کہ نہیں؟" وہ فون ہاتھ میں پکڑے کشمکش کا شکار تھی۔
"دیکھتی ہوں کیا کہہ رہا ہے" اس نے بہت سوچ کر فون اٹھایا۔

"ہیلو زائرہ، میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا پلیز تم پھوپھو کو منع کر دو اس رشتے سے" اسکے انداز میں عجب بے چینی تھی۔

"دیکھو میں زوبیہ سے پیار کرتا ہوں تمہیں کوئی خوشی نہیں دے پاؤں گا تم سن رہی ہوناں میری بات؟" اس کی بات پر زوبیہ نے بغیر کچھ کہے زور سے فون پٹخ دیا۔

"تم سب کو بے وقوف بنا سکتے ہو المیرا سلم لیکن مجھے نہیں" وہ غصے میں خود سے باتیں کر رہی تھی۔
"اف یار تھک گئی" زائرہ کمرے میں آتے ہی بیڈ پر گر سی گئی۔

"تمہیں کیا ہوا؟" اس کی نظر جیسے ہی زوبیہ کے چہرے پر پڑی وہ حیران رہ گئی وہ غصے سے لال بھوکا چہرہ لیے کھڑی تھی۔

"کچھ نہیں تمہارا فون آرہا تھا" وہ کہہ کر باہر نکل گئی۔

"عجیب انسان ہو گئی ہے یہ بھی" اس نے سوچ کر فون اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

المیر کا نمبر ریسولسٹ میں دیکھ کر وہ سمجھی کہ المیر اور زوبیہ کی بات ہوئی ہے اور المیر کے کچھ کہنے پر ہی زوبیہ کو غصہ آیا۔

"حد ہے زوبیہ کی بھی، شادی شاذ سے کر رہی ہے تو المیر کا نمبر اٹھایا ہی کیوں؟" وہ اپنی بہن سے ہی بد گمان ہو رہی تھی۔

"لیکن المیر نے ایسا کیا کہا جو زوبی اتنے غصے میں آگئی؟" وہ سوچنے لگی۔

وہ آرام سے گھر میں انٹر ہوا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے وہ آچکا ہے اس نے اپنے آنے کی خبر کسی کو بھی نہیں دی تھی۔

"حنا بھئی کیا کر رہی ہو تم؟ مجھے باہر لان میں لے جاؤ اندر بیٹھے بیٹھے تو میرا جی گھبرانے لگتا ہے" اس کے ڈیڈ نے سب سے پہلے اپنی ماں کے لیے ایک کئیر ٹیکر کا بندوبست کیا تھا جو انہیں بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ بہتر محسوس کر رہی تھیں۔

"گرینی" وہ آواز سن کر فوراً سائیڈ پر ہوا۔

"جی گرینی آجائیں" حنا ایک خوش مزاج عورت تھی اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنے دونوں بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے لوگوں کے گھروں میں کام کرتی تھی اس کے آنے سے گرینی کی طبیعت میں واضح فرق آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انکا ہاتھ پکڑ کر لان میں لے آئی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔

اب مسئلہ ڈیڈ کا تھانہ جانے وہ گھر میں تھے یا آفس میں؟

یہ معلوم کرنے کے لیے وہ دھیرے دھیرے چلتا اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"ارے چھوٹے صاحب آپ" ملازم نے پہچان کر خوشی کا اظہار کیا جس پر وہ فوراً نیچے آیا اور انکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"ششش، بابا میرا سر پر انز خراب مت کریں" وہ خفا ہوا۔

اس کی بات پر انہوں نے گردن اثبات میں ہلائی جس پر اس نے انکا منہ چھوڑا اور واپس اوپر چڑھنے لگا۔ اپنے ڈیڈ کے روم کے باہر کھڑے ہو کر وہ دروازے سے کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ کسی سے فون پر بات کر رہے تھے جیسے ہی اس نے سنا بھاگ کر اپنے روم میں چلا آیا۔

"اففف ایر و پلین کے سفر نے اتنا نہیں تھکا یا جتنا گرینی اور ڈیڈ سے بچنے کے چکر میں تھک گیا میں" وہ آتے ہی بیڈ پر گر گیا۔

www.kitabnagri.com

پھر اٹھ کر اپنی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

گرینی اس عورت کے ساتھ لان میں واک کر رہی تھیں وہ مسکرا کر کھڑکی کے پاس سے ہٹ گیا اور فریش ہونے چلا گیا۔

"بابا ڈیڈ کہاں ہیں؟" وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو آہستہ آواز میں ملازم سے پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی وہ ابھی لان میں گئے ہیں" ملازم کے بتانے پر وہ دھیرے دھیرے چلتا لان میں آیا۔

"بھوؤں" وہ اپنے ڈیڈ کے کان میں زور سے چیخا اور پھر مسکرا نے لگا۔

"اسلام و علیکم گرینی" ان دونوں کو شکا کڈ دے کر آرام سے گرینی کو اپنے ساتھ لگا کہ پیار کیا اور چسیر کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا آپ دونوں ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مجھے؟"

"کیا ہوا کے بچے رک تجھے ابھی بتاتا ہوں" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے ان کے تیور دیکھ کر وہ فوراً اٹھا اور بھاگنے لگا۔

"ڈیڈ کیا ہوا؟ بتائیں تو گرینی کیا ہوا؟" وہ انجان بننے لگا۔

"رک میں بتاتا ہوں" وہ اس کے پیچھے بھاگے۔

"دانی یہ کیا مذاق ہے اس طرح کون آتا ہے؟" اب کی بار گرینی نے خفگی سے کہا جس پر وہ دوبارہ ان کے پاس چلا آیا۔

www.kitabnagri.com

"آپ کا پوتا وردان مصطفیٰ اسی طرح آتا ہے لاسٹ ٹائم کا یاد نہیں کیا آپ کو؟"

"تو جی کہا یہ کیا مذاق ہے ہر بار اس طرح کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے اب کی بار اسکے کان کھینچے۔

"بس گرینی میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گا ڈیڈ جانیں اور انکا امریکہ کا بزنس جانے میں اب یہاں ہی

رہوں گا" وہ منہ پھلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں وہاں کیا پروہلم ہے اب؟ پچھلی بار تو بہت جلدی تھی دوبارہ جانے کی" انہوں نے واپس بیٹھتے ہوئے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔

اپنے باپ کی بات پر وہ جو آرام سے بیٹھا تھا گڑ بڑا گیا۔

"ہاں تو تب مزہ آیا تھا ناں اب کی بار مزہ نہیں آیا اس وجہ سے" وہ بہت سوچ سمجھ کر احتیاط سے بول رہا تھا کہ کہیں پکڑا نہ جائے۔

"تو ہو سکتا ہے نیکسٹ ٹائم آجائے" انہیں شک تھا کہ انکا بیٹا کچھ چھپا رہا ہے۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں جاؤں گا تو مزہ آئے گا ناں" وہ بضد تھا۔

"جانا تو پڑے گا ناں بیٹا اب تمہارا باپ اتنا کام تو نہیں کر سکتا ناں" گرینی نے پیار سے اسکی طرف دیکھا۔

"گرینی فاریو کا سنڈ انفارمیشن، مصطفیٰ انڈسٹری میں امریکہ کی بہ نسبت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اس لئے

میں چاہتا ہوں کہ ڈیڈ وہاں کا کام سنبھالیں"

"ناصر تم اس بار اسکی شادی کروا کر ہی جانا ورنہ تو اسے ہی بھیج دینا" گرینی کی بات پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ

گیا۔

"کیا مطلب؟ ایسا کوئی سین نہیں ہے گرینی، ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی"

"یہ دونوں تو میرا ستیاناس کروا کے ہی دم لیں گے" وہ بے زاری سے سوچنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ہوئی تھی ناں لیکن اب ہم تنگ آگئے ہیں تمہارے نخرے اٹھاتے اٹھاتے اب تمہارے لئے تمہارے نخرے اٹھانے والی آجانی چاہیے اس گھر میں اور میں اس سے آگے کوئی اگر مگر یا ناں نہیں سنوں گی میں کل ہی سگھر اسے کہتی ہوں کچھ اچھے رشتوں کا بتائے گی وہ" انکی بات پر اسکا منہ لٹک گیا۔

"اس سے بات کرتا ہوں تو ٹھنگا ملے گا اور گرینی کو بتاؤں گا تو بھی کچھ نہیں ہو سکتا، مطلب آگے کنواں پیچھے کھائی والی بات ہو گئی یہ تو" وہ پریشان ہوا۔

"گرینی آپ نے تو پوری پلیننگ کی ہوئی تھی، اس سے تو بہتر تھا کہ میں آتا ہی نہیں یہاں" اس کی بات پر انہوں نے اسے ایک لگایا۔

"آہ گرینی، اب آپ زیادتی کر رہی ہیں میرے ساتھ، یاد مجھے نہیں کرنی فلحال کوئی شادی وادی" وہ دو ٹوک انداز اپنا کر کہتا اٹھ گیا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"تو پھر واپس امریکہ چلے جاؤ" اب کے ناصر صاحب کے کہنے پر اس نے خفگی سے انہیں دیکھا۔
"ڈیڈ آپ بھی مجھے ہی رگڑیں گے جارہا ہوں میں یہاں سے" وہ ان دونوں کو گھورتا وہاں سے چلا گیا۔
"ماما آپ کو کیا لگتا ہے اب بھی کوئی ہے اسکی زندگی میں؟" وہ اسے جاتا دیکھ کر اپنی ماں سے پوچھنے لگے۔
"ہاں ہے تو سہی لیکن کب بتائے گا معلوم نہیں" وہ آہ بھرنے لگیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہیلو المیر" اس نے کچھ سوچ کر اس کا نمبر ڈائل کیا۔
"ہیلو زائرہ کیا ہوا تھا؟ تم نے سنا تھا جو میں نے کہا تھا؟" اسکی بے چینی پر زائرہ حیران رہ گئی۔
"مطلب اس نے المیر سے بات ہی نہیں کی، میں بلاوجہ بدگمان ہو رہی تھی" وہ اپنی سوچ پر شرمندہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو زائرہ کیا ہوا کچھ تو بولو اس وقت بھی ایسے ہی فون بند کر دیا تھا تم نے"

"ہاں نہیں وہ مجھے نہیں پتا آپ نے کیا کہا؟" وہ صاف گوئی سے گویا ہوئی۔

"افف زائرہ، زائرہ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا میں نے صرف زوبیہ کو چاہا ہے" المیر کی بات پر وہ مسکرائی۔

"جانتی ہوں میں، آپ کو پتا ہے میں نے آپ سے شادی کرنے کا فیصلہ آپ کی زوبی کے لیے محبت دیکھ کر ہی کیا ہے اور یقین جانیں المیر میں آپ کی محبت کی قدر کرتی ہوں اور ہمیشہ ہی کروں گی آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی" وہ اور بھی کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن فون کاٹ لیا گیا تھا۔

"ہیں انہیں کیا ہوا اب؟" اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"خیر اچھا ہوا جو مجھے پتا چل گیا کہ زوبیہ نے المیر سے بات نہیں کی ورنہ میں ہمیشہ اس پہ شک کرتی رہتی" اسے پھر ندامت ہوئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ شادی کا کارڈ ہاتھ میں پکڑے گم صم بیٹھی تھی۔ اسے اپنے ساتھ شاذ کا نام دیکھ کر اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی جتنا زائرہ کے ساتھ المیر کا نام دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ میری بہن کو کسی آزمائش میں نہیں ڈالنے گا پلینز" اس نے کارڈ سائیڈ پر رکھا دو آنسو اسکی آنکھوں سے گرے۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ نے کس کے لئے کیا اور کس میں بہتری رکھی ہے بلکہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ ہم انسان اپنے رب کی مصلحت کو کبھی نہیں جان سکتے۔

وہ سوچ میں گم تھی جب اس کا فون بجنے لگا۔

"ہیلو" وہ جانتی تھی کہ فون کرنے والا کون ہے۔

"ہیلو زوبی یہ سب کیا ہے؟" وہ جانتی تھی وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔

اس نے گہری سانس لی۔

"شادی ہو رہی ہے اور کیا ہے؟"

"زوبیہ تم تو کہتی تھی کہ المیر اچھا انسان نہیں ہے اور اب اپنی بہن کی زندگی برباد ہونے دے رہی ہو، میں تمہیں اتنا خود غرض اور مطلب پرست نہیں سمجھتا تھا" وہ انتہائی غصے میں لگ رہا تھا۔

"لسن شاذ آپ کو کیا لگتا ہے میں اسکی شادی اس گھٹیا انسان سے کروانا چاہتی ہوں؟ میں نے اسے بہت روکا لیکن اسے لگتا ہے اسکی بہن غلط ہے اور وہ انسان صحیح، میں کچھ نہیں کر پار ہی ہوں، میں بہت بے بس محسوس کر رہی ہوں خود کو اور آپ بھی مجھے ہی الزام دے رہے ہیں؟" وہ رو پڑی، کافی دیر سے جو

Posted On Kitab Nagri

خود پہ ضبط کا بندھ باندھا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا اس انسان کے سامنے جسے وہ اپنی زندگی میں شامل کرنے جا رہی تھی۔

اس کی بات سن کر وہ نرم پڑا۔

"زوبیہ آئی ایم سوری، مجھے یہ سن کر ہی غصہ آ گیا کہ جس شخص سے تم نفرت کرتی ہو اس سے تمہاری بہن کی شادی ہو رہی ہے اور تم ہونے بھی دے رہی ہو، تم نہیں جانتی مجھے مطلب پرست اور خود غرض لوگ کس قدر برے لگتے ہیں"

"میں نے کافی دفعہ سمجھایا زائرہ کو شاذ لیکن وہ اور اماں نہیں سمجھ رہیں، میں بہت پریشان ہوں زائرہ کے لیے کیا کروں سمجھ نہیں آ رہا" اس نے روتے ہوئے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اچھا ریلیکس تم پریشان نہیں ہو میں اس بندے سے بات کرتا ہوں" شاذ کی بات پر وہ رونا بھول گئی۔

"نوشاذ، تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے" اس نے سختی سے لب بھینے۔

"تو پھر کیا کریں ایسا کہ تمہاری بہن کی زندگی برباد ہونے سے بچ جائے؟" وہ پریشان ہوا۔

"ہم بس دعا ہی کر سکتے ہیں اور کچھ بھی نہیں" وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی اسے اس بات کا بہت دکھ تھا۔

"اللہ اسے تمام آفات سے محفوظ رکھے آمین" شاذ نے کہہ کر فون رکھ دیا اور وہ پھر المیر کے بارے میں سوچنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں میری چوڑیاں نہیں آئی اب تک پلینز پلینز آپ لے آئے گاناں" وہ ماں کی منت کرنے لگی جس پر انہوں نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"ارے میری جان تم فکر ہی نہیں کرو میں تمہاری ایک ایک چیز خود چیک کروں گی اگر کسی چیز کی بھی کمی لگی تو میں خود لے آؤں گی" وہ پیار سے اسکی ٹھوڑی اوپر کرنے لگیں ساتھ ہی ایک کیٹلی نگاہ زوبیہ پر ڈالی۔

زوبیہ ان دونوں کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔
"آہ کاش اماں آپ کو المیر کا گھناؤنا روپ نظر آ جائے کسی طرح"۔

"میں کتنی مرتبہ کہوں کہ مجھے زائرہ سے شادی نہیں کرنی آپ لوگ کیوں نہیں سمجھتے آخر؟" وہ جھنجھلا یا۔

www.kitabnagri.com

"چپ رہو تم، تمہیں کچھ بھی نہیں پتا، اس لئے بہتر ہے کہ چپ چاپ شادی کرو" اسکی ماں نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"مجھے زوبیہ پسند ہے زائرہ نہیں آپ اچھے سے جانتی ہیں پھر بھی زبردستی شادی کروا رہی ہیں؟" وہ غصے میں آ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کہ میں ہم سب کا بھلا چاہتی ہوں" انہوں نے اسے چپ کرادیا اور وہاں سے چلی گئیں پیچھے وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

وہ آج پھر اسی در سگاہ کے باہر کھڑی تھی جب اسے وہ آتی نظر آئی وہ مسکرا کر اوٹ میں ہو گئی اور جیسے ہی وہ اندر بڑھنے لگی اس نے اسے پیچھے سے پکڑ کر سائیڈ میں کر لیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی اس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

اسے دیکھ کر وہ پہلے شا کڈ رہ گئی پھر بے یقینی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

"تت تت تم زندہ ہو؟" اسے کسی صورت یقین نہیں آ رہا تھا اسکی حالت پر وہ مسکرانے لگی۔

"ہاں زندہ بھی ہوں اور بالکل صحیح سلامت ہوں"

"تم کہاں چلی گئی تھی یار؟ تم نہیں جانتی تمہارے ماں باپ کتنا یاد کرتے تھے تمہیں محلے والے

تمہارے بارے میں نہ جانے کیا کیا باتیں کر رہے تھے لیکن تمہارے ماں باپ نے کسی کا یقین نہیں کیا

وہ صرف کہتے تھے کہ میری بیٹی کو لے آؤ کوئی" اسکی بات پر اس نے غصے سے لب بھینچے۔

"مجھے اس شخص نے کہیں کا نہیں چھوڑا منا ہل، تم جانتی ہو مجھے اغواء کروانے والا کوئی اور نہیں وہی شخص

تھا اور اب میں یہاں اپنا بدلہ لینے آئی ہوں جو مجھے اس انسان سے لینا ہے" وہ پر عزم تھی۔

"کون،،"

Posted On Kitab Nagri

"ششششش" اس سے پہلے کہ وہ اس کا نام لیتی اس نے اس کے منہ پر دوبارہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرادیا۔

"میرا نام وافیہ ہے وافیہ کشف اور اب تم بھی مجھے اس نام سے ہی پکارو گی" اسکی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"میرا جو مقصد ہے مجھے اس میں لازمی کامیاب ہونا ہے اور اس کے لیے مجھے اپنی پہچان اپنا نام سب تبدیل کرنا پڑے گا"

"لیکن کیوں آخر اور وہ کون شخص تھا جس نے تمہیں برباد کر دیا؟" وہ حیران تھی وہ اس کی پڑوسی ہونے کے ساتھ بہت اچھی دوست تھی۔

"میں سب بتاؤں گی مناہل لیکن تم پہلے مجھے میرے پیرنٹس کے بارے میں بتاؤ وہ لوگ کہاں گئے گھر چھوڑ کر کیونکہ میں وہاں گئی تھی لیکن وہاں کوئی اور لوگ رہتے ہیں اب؟" وہ بے تابی سے پوچھنے لگی۔

ماں باپ سے زیادہ عرصہ ناراض نہیں رہ سکتے اور پھر جب اسے پتا چل چکا تھا کہ وہ اسے کتنا یاد کرتے رہے ہیں تو وہ انکے لئے اور بے چین ہو گئی تھی۔

"انکل آنٹی نے تو وہ گھر کافی عرصہ پہلے ہی چھوڑ دیا تھا پھر وہ لوگ کہاں گئے کوئی نہیں جانتا" اسکی بات پر وہ وہیں زمین میں بیٹھتی چلی گئی۔

مناہل کو دیکھ کر اسے لگا تھا کہ وہ اب اپنے ماں باپ سے مل لے گی لیکن اب یہ امید بھی ختم ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو وافیہ تم ناامید نہ ہو وہ ضرور ملیں گے ہم ڈھونڈیں گے انہیں" وہ اسے تسلی دینے لگی جبکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ انہیں کیسے ڈھونڈنا ہے؟

"ہاں میں ہمت نہیں ہاروں گی، ہمت وہ ہارتے ہیں جو کمزور ہوتے ہیں اور میں اب کمزور نہیں ہوں" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم جاؤ منابل تمہاری کلاس اسٹارٹ ہو چکی ہے"

"تم بھی چلو تمہیں بہت سکون ملے گا" وہ اسے اندر لے جانا چاہتی تھی۔

"نہیں ابھی نہیں ابھی مجھے بہت ضروری کام ہے" اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اور پھر مسکرا کر چلی گئی۔
"اللہ تمہاری مدد کرے" منابل نے دل سے دعا کی اور اندر بڑھ گئی۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟" وہ اسے اپنے آفس کے سامنے والی بلڈنگ کی طرف دیکھ کر حیران رہ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے دیکھتی وہ فوراً کار کی اوٹ میں چھپ گیا۔

پھر کچھ سوچ کر مسکرایا اور موبائل کان سے لگا کر اس کی طرف بڑھا۔

"آئی ڈونٹ نو، یو ہینڈل اٹ" وہ جان بوجھ کر غصے سے بولتا اس سے ٹکرایا۔

"اففف آریو بلا سنڈ؟" اس نے غصہ ظاہر کیا۔

اس کی بات پر پہلے تو وہ حیران رہ گئی پھر جیسے ہی اسے یہ شخص جانا پہچانا لگا اسکی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے بلا سنڈ کہنے کی؟ اندھی میں نہیں اندھے تم ہو" وہ غصے سے لال چہرہ لیے اسے انگلی دکھا رہی تھی۔

"مجھ سے ٹکرا کر مجھے ہی بلا سنڈ کہہ رہی ہو؟" وہ اور زیادہ غصہ کرنے لگا۔

"ایکس کیوز می ٹکرائی میں نہیں تم تھے اور بجائے مجھے سوری کرنے کے مجھے ہی باتیں سنارہے ہو" ایک تو ویسے ہی دماغ گھوما پڑا تھا اور اوپر سے یہ شخص۔

"سوری اور میں، ہو نہہ" وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھنے لگا جب اس نے اس کے سامنے آکر اسکا راستہ روک لیا وہ بالکل شا کڈ رہ گیا کیونکہ زندگی میں پہلی مرتبہ کسی نے وردان مصطفیٰ کا راستہ روکا تھا وہ واقعی سب سے الگ تھی وہ سوچنے لگا۔

"جی ہاں سوری کرو گے تم مجھے ابھی اور اسی وقت ورنہ میں تمہیں یہاں سے کہیں جانے نہیں دوں گی" اپنی جرت پہ وہ خود حیران تھی، کہاں وہ ڈرپوک، لڑکوں سے دور بھاگنے والی، ان کے سامنے کمزور پڑ جانے والی لڑکی آج ایک لڑکے کو چیلنج کرنے کھڑی تھی۔

اسے اس طرح سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے دیکھ کر وردان مصطفیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

"اچھا تو چیلنج کر رہی ہو مجھے؟"

"جو سمجھو" اس نے لا پرواہی سے کہہ کر گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

"ہری اپ، زیادہ ٹائم نہیں ہے میرے پاس" اب وہ الجھن کا شکار ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جانتی ہو ہم پہلے بھی مل چکے ہیں؟" وہ اسے پریشان کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے ہمیشہ یاد رکھے۔
"ہاں جانتی ہوں تم وہی کھڑوس اور ایڈیٹ انسان ہو جو مجھے ایئر پورٹ پر ملے تھے" اس نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"اور اس سے پہلے بھی مل چکے ہیں یہ تو نہیں جانتی ناں؟" وہ مبہم مسکرایا۔
"اب تم مجھے ایریٹیٹ کر رہے ہو، شرافت سے سوری بولو اور مجھے جانے دو" وہ اب کی بار سخت لہجے میں بولی۔

"اور اگر نہیں کہا تو؟" وہ ایک قدم آگے بڑھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے چند لمحے خاموشی کی نذر ہو گئے۔
"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا سوری، انتہائی ڈھیٹ انسان ہو تم، جہنم میں جاؤ میری طرف سے" اسکی برداشت یہاں تک ہی تھی وہ غصے میں اسے سنا کر وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے جاتا دیکھ رہا تھا جب ہی اس کی نظر نیچے زمین پہ پڑے اس کے بریسلٹ پہ پڑی اس نے فوراً وہ بریسلٹ اٹھایا۔

"success" بریسلٹ پہ لکھے اس لفظ کو پڑھ کر وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔

اللہ اللہ کر کے وہ دن بھی آگیا تھا جس کا وہ بے تابی سے انتظار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی عجیب بات تھی ناں جسکی لومیرج تھی وہ اس دن کے نہ آنے کی دعا کر رہی تھی اور جس کی اربنج میرج تھی وہ بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔

زوبیہ نے مہندی اور مایوں میں بھی اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ ہر بار اسے المیر کی تعریفیں گنوا کر چپ کر ادیتی تھی۔

وہاں المیر الگ پریشان تھا وہ کئی بار زائرہ کو کہہ چکا تھا کہ وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا لیکن زائرہ اسے اپنی پسند سے آگاہ کرتے جا رہی تھی۔

مہندی اور مایوں میں زوبیہ خود پر المیر کی نظریں صاف محسوس کر رہی تھی اس لئے اس نے سارا فنکشن لب بھیج کر خود پہ ضبط کر کے گزارا تھا اور فنکشن ختم ہوتے ہی وہ کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"اللہ پلیر میری بہن میری جان ہے پلیر پلیر اسے اس گھٹیا انسان سے بچالے کیوں کہ صرف تو ہی ہے جو معجزے کرتا ہے پلیر پلیر یا اللہ پلیر"

ابھی بھی وہ سچی سنوری المیر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب باہر سے شور کی آوازیں آنے لگیں۔ یہاں کوئی تھا بھی نہیں کہ وہ کسی سے پوچھتی، وہ تیار ہو کر اپنے کمرے میں آچکی تھی جبکہ زائرہ ابھی تک تیار ہو رہی تھی۔

اماں کی چیخ پر اس نے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"افف یہ آج کیا ہو رہا ہے مجھے؟" وہ صبح سے مسلسل اپنی کلائی رگڑ رہی تھی۔

"اوہ نو! اب یہ کہاں چلا گیا؟" اس نے اپنے ہاتھ پہ ایک ہی بریسلٹ دیکھ کر ہاتھ کو الٹ پلٹ کیا۔

وہ اپنے ہاتھ پہ دو بریسلٹ ایک ساتھ پہنتی تھی ایک پہ "mission" لکھا ہوتا تھا اور ایک پہ "success"۔

وہ اپنے آس پاس نظر دوڑانے لگی لیکن بریسلٹ وہاں ہوتا تو ملتا۔

"آج انسانوں کے علاوہ چیزوں نے بھی میرا دماغ خراب کرنے کی قسم کھائی ہوئی ہے" وہ جھنجھلائی۔

"اب کہاں ڈھونڈوں میں؟ اتنی مشکل سے بنوایا تھا" وہ سخت پریشان ہوئی۔

"جہاں جہاں گئی تھی وہیں جا کر دیکھ لیتی ہوں شاید مل جائے" یہ سوچ آتے ہی وہ سب سے پہلے اسی بلڈنگ کی طرف نکل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"دانی تم ملے اس سے؟ کیسی ہے وہ؟" وہ فون کان میں لگا کر بھی اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"دانی میں تم سے بات کر رہی ہوں" اس کے جواب نہ دینے پر وہ قدرے بلند آواز سے بولی۔

"ہاں ہاں سن رہا ہوں ناں اب کیا کان پھاڑو گی میرے" وہ خفا ہوا۔

"جب نہیں سنو گے تو یہی کرنا پڑے گا، اب بتاؤ کیسی ہے میری بہن؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"انتہائی گھمنڈی اور مغرور حسینہ" وہ اسے یاد کر کے مسکرا دیا۔

"میں مان ہی نہیں سکتی" اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"ہاں کیونکہ کہ وہ تمہاری بہن ہے نقلی ہی سہی"

"اسٹیپ سنا تھا بھائی یہ نقلی کیا ہوتا ہے؟" اسی لمحے وہ اندر آیا تھا اور اس نے وردان مصطفیٰ کی بات سن لی تھی۔

اسکی بات پر وردان مصطفیٰ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"کون ہے؟" اس نے اشارے سے پوچھا۔

"ہاں رمشہ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں اوکے اپنا خیال رکھنا اور خالہ کو میرا سلام دینا" وردان کی بات پر اسفر نے اسے گھور کر اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

"اوکے اللہ حافظ" وردان مصطفیٰ نے فون رکھ کر اسفر کو مسکرا کر دیکھا۔

"ایسے کیوں گھور رہا ہے؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

"تو دوست نہیں کوئی بزرگ لگتا ہے میرا" اسفر کی بات پر وہ بے اختیار ہنس دیا۔

"دشمن کہہ سکتا ہے تو" اس کی بات پر اسفر نے پاس رکھا و اس اٹھایا۔

"تو مار پیٹا پھر دیکھ میں ایک فون ملاؤں گا امریکہ اور رمشہ کو تیرے سارے کرتوت بتاؤں گا" اسکی بات

پر وہ منہ بناتا و اس اپنی جگہ پر رکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔

"تو ناں ویسے ایک نمبر کا منحوس ہے، گرینی کو پہلے تجھے ٹھکانے لگانا چاہیے تھا پھر میرا رشتہ کروانا چاہیے تھا، غلط ہو گیا یار" وہ افسوس سے آہیں بھرنے لگا۔

"تو کہتا ہے تو میں رمشہ کو منع کر دیتا ہوں" وردان کے چہرے سے مسکراہٹ ہٹ نہیں رہی تھی۔
"پھر تو اپنی خیر منانا وہ جس لڑکی نے تیرا دل گردہ پھیڑا چرایا ہے ناں، جسکی وجہ سے تو اتنا چھک رہا ہے اسکے ہاتھوں تیری عزت کا فالودہ بنوانے میں سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا میں" وہ جل کر بولا لیکن وہ تو بس اس لڑکی پر ہی اٹک گیا تھا۔

بچپن سے وہ کو انسٹیٹیوٹ میں پڑھتا رہا لیکن کبھی کسی لڑکی کی طرف راغب نہیں ہوا حالانکہ کالج اور یونیورسٹی میں کتنی لڑکیاں اس پہ مرتی تھیں لیکن وہ کسی سے بات بھی بس ضرورت کے تحت ہی کرتا تھا اور جس سے کرتا تھا وہ خود کو خوش قسمت سمجھنے لگتی تھی لڑکوں میں بھی اسکی کسی سے خاص دوستی نہیں تھی بس ایک اسفر ہی اسکا بچپن کا یار دوست تھا اسفر کی دوستی کے آگے اسے کسی کی ضرورت پڑی ہی نہیں۔

"کہاں کھو گیا شہزادے؟" وہ اسے سوچ میں گم دیکھ کر اس کے چٹکی بجانے لگا۔
"اسفر آج مجھے وہ ملی تھی آفس کے سامنے" وہ جیسے اس ملاقات میں کھو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟" اسفر پانی پی رہا تھا وردان کی بات پر اس کے منہ سے پانی کا فوارا نکلا جو سیدھا وردان کے چہرے پر گرا۔

"جاہل انسان" وردان کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"سوری سوری، یار دیکھ تیری بات پر ہی مجھ سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہے" اسفر نے الٹا اس پہ ہی الزام ڈال دیا۔

"اسفر اب تو بیچ" وردان مصطفیٰ نے اپنا چہرہ صاف کیا اور اسفر کے پیچھے بھاگا۔

"دانی یار معاف کر دے غلطی ہو گئی دیکھ سالانہ نہیں ہے میرا؟" وہ اسے پیار منانے لگا۔

"کون سا سال، بہنوئی ایسے نہیں ہوتے میں ابھی رمشہ کو فون کرتا ہوں" اس نے کہتے ساتھ اپنا موبائل نکالا جسے دیکھ کر اسفر فوراً آگے بڑھا۔

"یہ یہ کیا مذاق ہے دانی، پلیز اسے اندر رکھو، بات بات پہ موبائل نکال لیتے ہو ایسا کون کرتا ہے بھلا؟"

اسفر نے چڑ کر اس کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا مگر وردان نے ہاتھ دوسری طرف کر لیا۔

"سالانہ" وردان مسکرایا اسفر اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

"میں تیرا سالانہ ہوں تو اپنی بہن کا خیال کرتے ہوئے مجھے موبائل ہی نکالنا پڑے گا" اس نے ایک نمبر پر لیس کیا۔

"دانی دانی، اچھا دیکھ کان پکڑ کر سوری کر رہا ہوں" وردان نے دوسرا نمبر پر لیس کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا یار معاف کر دے غلطی ہو گئی، تو بھی مجھ پہ پانی پھینک دے بس" اسکی بات پر وردان بے ساختہ ہنس دیا مگر تیسرا نمبر پریس کرنا نہیں بھولا۔
"دانی" اس نے صدمے سے اسے دیکھا۔
وردان نے پھر ایک نمبر پریس کیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ایک، دو، تین اس سے پہلے کہ وہ فون کان سے لگاتا سفر تیر کی تیزی سے اٹھا اور اس کے موبائل پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"بول کیا کرنا ہے مجھے؟" وہ اسے بچپن سے جانتا تھا اس لئے سمجھ گیا کہ اس نے یہ نائٹ کیوں کیا ہے؟۔

اس کی بات پر وردان مصطفیٰ کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ آگئی۔

"یہ ہوئی ناں بات" وہ اسے پلین بتانے لگا جس پر وہ حیران رہ گیا۔

"دانی تجھے سچ میں محبت ہوگئی ہے؟"

"پتا نہیں لیکن تو اچھے سے جانتا ہے کہ وردان مصطفیٰ نے کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں

دیکھا" اس کے پر اعتماد لہجے پر وہ ایک منٹ کے لیے چپ ہو گیا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ہم اسے ڈھونڈیں گے کیسے؟"

"قدرت خود اسے مجھ سے ملائے گی" وہ کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔

"اماں" وہ کمرے میں بیٹھی ڈر رہی تھی۔

"اماں کیوں چیخیں؟ باہر کیا ہوا ہے؟" وہ خود سے سوال کرتی الجھی کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"باہر جا کر دیکھوں" وہ کشمکش میں گھری باہر جانے کا سوچ رہی تھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن وہ بے چین تھی۔

بالآخر وہ اللہ کا نام لے کر باہر نکلی لیکن باہر کا منظر دیکھ کر اس کا دل دہل گیا۔
اسکا باپ رو رہا تھا اور اپنی بیوی کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا جو بے ہوش ہو گئی تھی۔
وہ تیر کی تیزی سے آگے بڑھی۔

"ابا کیا ہوا اماں کو؟" اسکا پورا جسم لرز رہا تھا۔

"ابا بتائیں ناں" جب انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو اس نے انہیں جھنجھوڑا۔

"بیٹا وہ زائرہ،" اس سے آگے ان سے کچھ بولا ہی نہیں گیا لیکن انکی بات پر اسے فوراً زائرہ کا خیال آیا۔

"زائرہ" وہ فوراً اس کمرے میں گئی جہاں زائرہ تیار ہو رہی تھی لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

"زائرہ" وہ چیخنے لگی اسکی چیخ سے درودیوار لرز اٹھے۔

"ابا میں نے اسی لئے منع کیا تھا کہ اس المیر سے شادی نہیں کروائیں زائرہ کی لیکن کسی نے میری نہیں

سنی اب دیکھ لیا نتیجہ" وہ بری طرح چیخ رہی تھی۔

"اٹھو قدسیہ آنکھیں کھولو" انہیں ہوش میں آتا دیکھ کر وہ انکا چہرہ تھپتھپانے لگے۔

"زائرہ، زائرہ" وہ ہوش میں آتے ہی زائرہ کا نام لینے لگیں۔

انہیں اس طرح دیکھ کر زوبیہ بری طرح رو دی۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ تم دیکھ نہیں رہی آنٹی ابھی ہوش میں آئی ہیں" اسے اس طرح دیکھ کر شاذ آگے بڑھا۔
"شاذ" اس سے پہلے کہ وہ اس کے گلے لگتی اس نے اسے روک دیا جس پر وہ روتی آنکھوں کے ساتھ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"زوبیہ آنٹی" اس نے اسے اشارہ کیا جس پر وہ ماں کی طرف دیکھنے لگی۔
"اماں میں جی بھی منع کر رہی تھی کہ المیر اچھا انسان نہیں ہے" اسکی بات پر انہوں نے اسے قہر آلود نظروں سے گھورا۔

"کبخت المیر ہی اسے ڈھونڈنے گیا ہے، لیکن نہیں تجھے تو اس میں صرف برائیاں ہی نظر آتی ہیں" انکی بات پر وہ حیرت سے پہلے انہیں پھر اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔

"پھوپھو زائرہ کا کچھ پتا نہیں چلا" المیر پھولی سانس سے بتانے لگا اور پھر ایک کاٹ دار نگاہ زوبیہ پر ڈالی۔
زوبیہ المیر کی نظروں سے سہم گئی تھی اس لئے فوراً اندر چلی گئی۔

اندر آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور زائرہ کا نمبر ملانے لگی۔
www.kitabnagri.com

"اوہ نو، زائرہ کا موبائل تو یہاں ہی پڑا ہے" اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

"تمہیں میں واپس لا کر رہوں گی زائرہ، اور یہ المیر اسلم تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا" اس نے آنسو صاف کیے اور ڈریس چینج کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دوبارہ اسی بلڈنگ کی طرف کھڑی تھی۔

بریسلیٹ نہ ملنے پر اس نے جھنجھلاہٹ میں سامنے کھڑی گاڑی پہ زور سے پاؤں مارا جس پر وہ گاڑی آواز کرنے لگی۔

"یار کیا مصیبت ہے آخر؟ اب یہ کیا ہو گیا؟ آج کا دن ہی خراب ہے" وہ ٹھیک ٹھاک پریشان ہو گئی۔

"ہئے ہینڈ ز اپ" گارڈ کو اپنے سامنے پسٹل تھامے دیکھ کر وہ بوکھلا گئی۔

"مم مم میں نے کچھ نہیں کیا"

"یہ گاڑی تب ہی آواز کرتی ہے جب کوئی اسے غلط نظروں سے ہاتھ لگائے" گارڈ کی بات پر اس کا دماغ گھوم گیا۔

"ایکس کیوز می، پہلی بات تو یہ کہ میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا اور دوسری بات یہ کہ مجھے ایسی کھٹار گاڑی بالکل بھی پسند نہیں ہے تیسری اور سب سے اہم بات یہ کہ ایسی کوئی کار اب تک نہیں بنی جو انسان کے ارادے بتادے" وہ واپس اپنی ٹون میں آئی۔

"دیکھو میڈم صاحب کا آرڈر ہے کہ یہ گاڑی جب بھی آواز کرے اسکے پاس کھڑے بندے کو پکڑ کر انکے پاس لے جاؤں"

"واہ بھئی واہ اس بندے کی کوئی غلطی نہ بھی ہو تب بھی" اس نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"میں کچھ نہیں جانتا آپ کو صاحب کے پاس چلنا ہی ہو گا" وہ اسے زبردستی اندر لے جانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ارے ارے کرتی رہ گئی لیکن وہ کچھ سننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

وہ کسی کام سے باہر آیا تھا جب اچانک ہی اسکی نظر سامنے پڑی وہ فوراً بھاگتے ہوئے اس طرف آیا۔
"ایکس کیوزمی" اس نے گارڈ کو آواز دی۔

"جی صاحب" اسے دیکھ کر وہ لڑکی حیران رہ گئی۔

"کہاں لے جا رہے ہیں انہیں؟"

"صاحب جی انہوں نے گاڑی کو غلط نظروں سے ہاتھ لگایا تھا جسکی وجہ سے وہ آواز کرنے لگی اس لئے
اب انہیں صاحب کے پاس لے جا رہا ہوں" گارڈ اسے جانتا تھا اس لئے بتانے لگا۔

گارڈ کی بات پر اس نے اپنا بازو چھڑاتے خفگی سے اسے گھورا۔

"نہیں یہ ایسی لڑکی نہیں ہیں انہوں نے جان بوجھ کر نہیں کیا اسکی گارنٹی میں دیتا ہوں، تم چھوڑ دو
انہیں" وہ اسے حیرت سے پلک جھپکا جھپکا کر دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے ابھی میں چھوڑ رہا ہوں لیکن اگر نیکسٹ ٹائم یہ اس گاڑی کے آس پاس نظر آئیں تو میں انہیں
فوراً اندر لے جاؤں گا" وہ اسے سنا کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ وہ لب بھینچے اسے جاتا دیکھ رہی تھی اور وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جب اچانک اس نے اپنا رخ
وردان کی طرف کیا۔

"تھینک یو، آؤچ ایڈیٹ" اس نے اس کا شکرا ادا کرتے اپنے بازو سہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"بائے داوے آپ کو کیسے پتا کہ میں اچھی لڑکی ہوں؟" وہ مسلسل اپنا بازو سہلار ہی تھی اسکی بات پر وہ مسکرایا۔

"میں نے کب کہا کہ تم اچھی لڑکی ہو؟" وہ فوراً آپ سے تم پہ آیا۔

وردان کی بات پر ایک لمحے کے لیے وہ چپ ہو گئی پھر اسے گھور کر آگے بڑھ گئی۔

"سنو" اس کے پیچھے سے آواز دینے پر وہ رک گئی مگر پیچھے مڑ کر دیکھا نہیں۔

"تم جس قدر گھمنڈی لگتی ہو تو اس سے کوئی بھی کہہ دیگا کہ تم نے جان بوجھ کر اس گاڑی کو ہاتھ نہیں

لگایا" وہ مسکراتے ہوئے اسے زہر لگ رہا تھا اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"اے مسٹر کیا مطلب ہے تمہارا؟" وہ فوراً اسکی طرف بڑھی۔

"کچھ نہیں خیر جانے دو، ایک کپ کافی ساتھ پی سکتے ہیں؟"

"ہر گز نہیں" وہ غصے سے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

"تم نے ابھی تھینک یو کہا ناں تو تھینک یو ایکسیپٹ نہیں کیا میں نے" وہ بس اسے روکنا چاہتا تھا۔

"اففف، تو نہ کرو، میں نے کہہ دیا اسی پہ شکر کر لو" اس نے ناک چڑھائی۔

"انتہائی مغرور ہو تم"

"شٹ اپ"

"بد تمیز بھی ہو"

Posted On Kitab Nagri

"انفہاں ہوں تو" وہ صحیح سے تپ گئی تھی جبکہ وہ بھرپور انداز مسکرایا۔
"سوچ لو ہو سکتا ہے ہمیں بعد میں ملنا پڑے تو میں پھر تمہیں پہچان ہی نہ پاؤں؟"
"نہیں ملنا پڑے گا نہ ہی میں کبھی تم سے ملوں گی اوکے اب میں جاؤں؟" وہ جیسے تنگ آگئی تھی اسکی بک بک سے۔

"نہیں بس ایک کپ کافی پلا دو پھر چلی جانا" وافیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔
"تمہیں شرم نہیں آرہی ایک لڑکی کو کہہ رہے ہو کہ کافی پلا دو"
"اس میں شرم کی کیا بات ہے، اگر تم نے میری مدد کی ہوتی تو میں پلاتا"
"احسان جتا رہے ہو؟" اس نے اسے گھورا، نہ جانے کیوں وہ اس شخص سے بات کر رہی تھی حالانکہ وہ لڑکوں کو کسی صورت گھاس نہیں ڈالتی تھی۔
"ہر گز نہیں" مختصر جواب آیا۔

"ٹھیک ہے پھر کبھی سہی ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے" اس نے جیسے جان چھڑانا چاہی۔
"بھاگ رہی ہوناں مجھ سے"

"انفہ یہ شخص کیا ہے آخر؟" وہ مڑی۔

"نہیں مجھے واقعی جلدی ہے اگر دوبارہ یہاں آنا ہو تو ضرور پلاؤں گی اب میں چلتی ہوں" وہ جلدی سے مڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تم یہاں کبھی بھی نہیں آؤ گی یہ میں اچھے سے جانتا ہوں" وہ سیریس انداز میں کہہ کر چلا گیا اور وہ پیچھے مڑ کر اسے دور جاتا دیکھتی رہی۔

اسے جب وہاں اپنا بریسلٹ نہیں ملا تو وہ درس گاہ چلی آئی ڈھونڈنے کے لیے جہاں اس نے مناہل سے باتیں کی تھیں۔

"یہاں بھی نہیں ہے آخر کہاں چلا گیا؟"

وہ پریشان کھڑی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے وہ فوراً پلٹی۔
مقابل کو دیکھ کر اس نے اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی۔

"آپ"

"اسلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" انہوں نے اسی نرم مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا جس پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وعلیکم السلام، کیسی ہیں؟"

"الحمد للہ ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہو؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں" وہ پھر بریسلٹ ڈھونڈنے لگی۔

"کیا ہوا کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"میرا بریسلٹ کھو گیا ہے مل نہیں رہا وہی ڈھونڈ رہی ہوں" اس نے پریشان کن لہجے میں کہا جس پر وہ اسکی طرف بڑھیں۔

"وافیہ"

"جی" اپنے نام کی پکار پر وہ فوراً پلٹی۔

"جب آپ کی کوئی چیز کھو جائے تو انا اللہ پڑھنا چاہیے وہ چیز خود مل جاتی ہے" وہ انکی نرم مسکراہٹ کے ساتھ کی گئی بات میں کھو گئی تھی۔

اللہ کے قریب جو لوگ ہوتے ہیں ان میں ایک عجیب ہی کشش ہوتی ہے جن سے آپ چاہ کر بھی دور نہیں بھاگ سکتے اور پھر جسے اللہ ہدایت دینا چاہے تو کون ہے جو اسے ہدایت ملنے سے روکے؟
"چلو پڑھو پھر دیکھنا تمہارا بریسلٹ کیسے ملتا ہے" انکی بات پر وہ جوا نہیں یک ٹک دیکھ رہی تھی اپنی نظریں نیچی کر لیں۔

"کیا ہوا؟"

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں، میں چلتی ہوں" نہ جانے کیا ہو رہا تھا اسے وہ فوراً وہاں سے نکل گئی۔
"اللہ حافظ" وہ اسے جاتا دیکھتی رہیں۔

"کیا ہوا شہزادے؟ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تیرا؟" وہ پھر اس کے پاس آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں تو بتا واپس کب جا رہا ہے؟" اس نے بالکل غیر متوقع سوال کیا تھا کم سے کم اسفر کو تو یہی لگا۔
"دو ہفتے بعد کیوں خیریت ہے؟" وہ بالکل چونک گیا تھا۔

"ہاں بس مجھے بھی جانا ہے واپس جی پوچھ رہا تھا" وردان نے اسے جواب دے کر لیپ ٹاپ اون کر لیا۔

"کیا؟ تیرا دماغ تو ٹھیک ہے تو نے کہا تھا کہ اب واپس نہیں جائے گا اس سے شادی کرے گا لیکن تو واپس جانے کی بات کر رہا ہے؟" اسفر کو سہی معنوں میں دھچکا لگا تھا۔

"ہاں" اس نے مصروف انداز میں صرف ہاں کہا جس پر اسفر نے اسکا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔
"اب بول کیا مسئلہ ہے کیوں جانا چاہتا ہے واپس؟"

"وہ مجھے سخت ناپسند کرتی ہے اور میں صرف اپنی محبت کی وجہ سے اسے حاصل نہیں کرنا چاہتا" اسکے چہرے پر کوئی اچھا تاثر نہیں تھا۔

"دانی تجھے کس نے کہا کہ وہ تجھے ناپسند کرتی ہے؟"

"اسکے انداز نے، ہر بار"

"گدھا ہے تو بالکل، تو اس سے ملا ہی کل 4، 3 دفعہ ہے اور اسی میں تجھے پتا چل گیا کہ وہ تجھے ناپسند کرتی ہے جسٹ واؤ" اس نے کہہ کر اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو بندہ ایک دفعہ کی ملاقات میں ہی پتا لگالیتا ہے کہ اگلے بندے پر اسکا امپریشن کیسا پڑا ہے اور تو کہہ رہا ہے کہ 3، 4 کی ملاقات بھی کافی نہیں ہوتیں" اس نے لیپ ٹاپ اپنے پاس کیا جس پر اسفر نے غصے سے لیپ ٹاپ دوسری ٹیبل پر رکھ دیا۔

"اوائے یہاں دیکھ، تو وہی وردان مصطفیٰ ہے ناں جو اپنے مقصد کے حصول کے لیے کبھی ہمت اور کوشش ترک نہیں کرتا؟ دانی یاد کر تو نے دن رات محنت کر کے اپنا یہ نام بنایا ہے اور یہ مصطفیٰ انڈسٹری بنائی ہے اور اب جب تجھے اپنی زندگی سنوارنی ہے تو تو بھاگ رہا ہے یہاں سے" وہ بہت غور سے اسفر کی بات سن رہا تھا۔

"ہاں مگر" اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسفر نے اسکی بات کاٹ دی۔

"کوئی اگر مگر نہیں تو اس سے نیکسٹ ٹائم جب بھی ملے گا اسے پرپوز کرے گا اور یہ ڈن ہے" اس نے جیسے اسے فیصلہ سنایا۔

"مجھے مروانا چاہتا ہے؟ وہ مجھے دیکھتے ہی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے اور تو کہہ رہا ہے کہ اسے پرپوز کر دوں، اس سے بہتر ہے تو مجھے زہر دے دے" اسکی بات پر اسفر فوراً کھڑا ہو گیا اور آفس میں یہاں وہاں چکر لگانے لگا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔

وردان نے کچھ دیر اسکی حرکت دیکھی پھر تنگ آ کر پوچھا۔

"کیا ڈھونڈ رہا ہے تو اتنی دیر سے؟"

Posted On Kitab Nagri

"زہر ڈھونڈ رہا ہوں تجھے دینے کے لیے، کیونکہ مجھ سے تیری یہ بزدلی دیکھی نہیں جا رہی" اس سفر کی بات نے وردان مصطفیٰ کو غصہ دلایا۔

"بزدل تو ہے میں نہیں، میں بس یہاں سے اس لئے جانا چاہتا ہوں کہ اسے بھول جاؤں" اس نے نظریں چرائیں۔

"دانی تو ابھی سے نظریں چرا رہا ہے کیونکہ تو جانتا ہے کہ تو اسے نہیں بھلا سکتا، ظاہر ہے وہ تیری پہلی محبت ہے اور کیا پتا آخری بھی ہو لیکن تو خود ہمت ہار رہا ہے"

"میں ہمت نہیں ہار رہا یار میں بس،،،"

"تو کہیں نہیں جا رہا ڈیٹس اٹ" اس نے تنگ آ کر بات ہی ختم کر دی جس پر وردان مصطفیٰ نے اسے گھورا۔

"ایسے کیا دیکھ رہا ہے؟ اگر تو یہاں سے گیا تو میں گرینی اور انکل کو سب بتا دوں گا پھر وہ لڑکی جانے اور تیرے گھر والے" اس نے اٹیک کر کے پانی کی بوتل منہ سے لگالی۔

"تو ایسا کچھ نہیں کرے گا" وردان نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

"تو ٹھیک ہے تو کہیں نہیں جا رہا، یہی رہ کر اس کی ناپسندیدگی برداشت کر، ہم بھی دیکھتے ہیں وہ مغرور حسینہ کب تک ہمارے یار کی سچی محبت کو ٹھکراتی ہے؟" اس کی بات پر وہ جیسے سوچ میں پڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زوبیہ کہاں جا رہی ہو تم؟ وہ بھی رات کے اس پہر؟" انہوں نے اسے تیار دیکھ کر روکا۔
"ابا میں زائرہ کو ضرور لے کر آؤں گی" سب مہمان سب لوگ جاچکے تھے سوائے شاذ کے وہ ابھی تک وہاں انکو حوصلہ دے رہا تھا۔

"تمہارا دماغ درست ہے؟" اس کی اماں آگے بڑھیں۔
"اماں میں،،"

"زوبیہ تم اندر جاؤ" اس کے ابا نے اسے اندر بھیجنا چاہا۔
"نہیں ابا میں اسے ڈھونڈنے ضرور جاؤں گی، چلیں شاذ؟" وہ جیسے کسی کی سننا نہیں چاہتی تھی۔
اس کی بات پر شاذ نے حیرت سے اسے دیکھا۔
"زوبیہ تم کہیں نہیں جاؤ گی ہم اسے خود ڈھونڈیں گے لیکن صبح ہونے کا انتظار کر لو" ابا کی بات پر اس نے شاکڈ سے انہیں دیکھا۔

"ابا آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ صبح ہونے کا انتظار زائرہ کو مہنگا پڑ سکتا ہے، میں یہ رسک نہیں لے سکتی وہ میری بہن ہے"

"وہ تمہاری بہن ہونے کے ساتھ میری بیٹی بھی ہے زوبیہ لیکن مجھے اس کے ساتھ تمہاری زندگی بھی عزیز ہے اس لئے ہی کہہ رہا ہوں کہ چند گھنٹے انتظار کر لو صبح ہوتے ہی ہم مل کر اسے ڈھونڈیں گے انشاء اللہ" انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا جس پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابا وہ مل تو جائے گی ناں؟" اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر انہوں نے اسے گلے لگایا۔

"اللہ نہ کرے کہ میری بچی کو کچھ ہو، یہ سب تیرا کیا دھرا ہی ہے زوبی جو میری بچی کے سامنے آرہا ہے" اپنی ماں کی بات پر وہ تڑپ کر آگے بڑھی۔

"اماں میں نے کچھ نہیں کیا" اس نے اپنی ماں کے ہاتھ پکڑے جسے انہوں نے بے دردی سے جھٹک دیا۔
"اماں"

"مت کہہ مجھے اماں، میری بات سن لیتی تو آج میری بیٹی میرے پاس ہوتی تیرے کیے کی سزا وہ بھگت رہی ہے منحوس" اماں کی زبان سے تیر برستے دیکھ کر وہ چپ ہو گئی لیکن اسکی آنکھیں پانیوں سے بھری پڑی تھی۔

اچانک وہ کھڑی ہوئی۔

"زوبیہ" شاذ فوراً آگے بڑھا۔

"زوبیہ کیا ہوا بیٹا؟ تم اپنی ماں کی بات پر توجہ نہ دو وہ صدمے میں ہے جیسی ایسی باتیں کر رہی ہے زوبی" انہوں نے اسکا ہاتھ پکڑا جس پر وہ انہیں دیکھنے لگی۔

"ابا المیر، وہ المیر ہی ہے جس نے زائرہ کو کڈنیپ کر وایا ہے ہاں وہ میرے انکار کا بدلہ لینا چاہتا ہے اس لئے اس نے زائرہ کو اٹھوایا ہے" وہ چیخ پڑی۔

"المیر"

Posted On Kitab Nagri

"المیر" اس کے ابا اور شاذ دونوں نے باری باری چونک کر المیر کا نام لیا۔
"بس کر دے زوبیہ بس کر دے اور کتنے الزام دے گی میرے معصوم سے بھتیجے کو؟ تو کل سے کہہ رہی ہے کہ وہ غلط ہے اگر وہ غلط ہے تو کل وہ خود اسے کیوں ڈھونڈنے گیا تھا؟" اماں فوراً المیر کی طرف داری کو بول پڑیں۔

"اماں وہ یہی دکھانا چاہتا تھا کہ اسے بھی زائرہ کی فکر ہے اور یہ کہ ہم اس پہ شک نہ کریں مگر ابا اس نے جس نظروں سے مجھے دیکھا تھا میں سہم گئی تھی میں آپ لوگوں سے کہہ رہی ہوں کہ المیر نے ہی اسے کڈنیپ کیا ہے" وہ اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"صبح ہونے دو ہم صبح ہی المیر کے گھر چلیں گے" اس کے ابا کو جیسے اس پہ یقین تھا وہ مطمئن ہو گئی۔
"آپ کا دماغ بھی خراب کر دیا اس لڑکی نے، میں کہہ رہی ہوں جی یہ لڑکی ہمیں خوار کروا کے ہی دم لے گی اسی لئے منع کرتی تھی آپ کو کہ اتنا سرنہ چڑھائیں لڑکی ذات ہے مگر آپ ہمیشہ مجھے ہی چپ کراتے تھے کہ دو ہی تو سیٹیاں ہیں میری، اب بھگتیں" انکی جلی کٹی باتیں سن کر انہوں نے اشارے سے زوبیہ کو اندر بھیجا پھر شاذ کی طرف مڑے۔

"بیٹا تمہارا بہت شکریہ کہ تم اتنی دیر تک ہمارے ساتھ رہے ہمیں حوصلہ دیا مگر تمہاری ساس کی طرف سے تم سے میں معافی چاہتا ہوں وہ کب سے تمہیں دھکے چھپے لفظوں میں برا بھلا کہہ رہی ہے اور تم چپ چاپ سن رہے ہو" انکی بات پر اس نے انکے ہاتھ تھام لیے

Posted On Kitab Nagri

"نہیں انکل ایسا مت کریں یہ میری ماں کی طرح ہیں اور ماں کی بات کا بھلا کون برا مناتا ہے" وہ مسکرا دیا۔

"تمہارا ظرف ہے بیٹا خیر اب تم جاؤ بہت رات ہو گئی ہے"

"ٹھیک ہے انکل لیکن صبح مجھے فون کرنا نہیں بھولیے گا، چلتا ہوں خیال رکھیے گا" وہ مسکرا کر ایک نظر قدسیہ بیگم پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

"قدسیہ بیگم ہونے والا داماد ہے وہ ہمارا، اسکا بھی لحاظ نہیں ہے تمہیں؟" اس کے جاتے ہی وہ اپنی بیوی پر برس پڑے۔

"نہیں چاہیے مجھے وہ داماد، میرا داماد المیر ہی بنے گا بس" انکی بات پر انہوں نے اپنی بیوی کا رخ غصے سے اپنی طرف کیا۔

"سنو وہ زوبیہ کی پسند ہے اور مجھے اپنی بیٹی کی پسند پر فخر ہے اور مجھے یقین ہے کہ زوبیہ جو کہہ رہی ہے وہ غلط نہیں ہے" انہوں نے آنکھیں دکھائیں۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"چھوڑیں مجھے، آپ کا اور آپ کی بیٹی کا دیا ہوا الزام آپ لوگوں کو بہت مہنگا پڑے گا یوسف صاحب، المیر بے قصور ہے اور،" وہ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن یوسف صاحب نے ہاتھ اٹھا دیا۔ "بس، میں زوبیہ کو دیکھنے جا رہا ہوں اور صبح ہوتے ہی ہم المیر کے گھر جانے والے ہیں اور اب تم کچھ بھی نہیں بولو گی" انہوں نے قدسیہ بیگم کو انگلی اٹھا کر وارننگ دی اور زوبیہ کے کمرے میں چلے گئے۔

"آگیا میرا بچہ، ادھر آؤ دانی" وہ اسے سوچتے ہوئے ہی گھر میں داخل ہوا جب گرینی کی آواز پر زبردستی مسکراتے ہوئے انکی طرف بڑھا۔

"اسلام و علیکم گرینی، اسلام و علیکم ڈیڈ" وہ جا کر گرینی کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام، ناصر زرا وہ تصویریں تو لے کر آؤ فوراً" انہوں نے اپنے بیٹے کو اشارہ کیا جس پر وہ مسکراتے ہوئے اٹھ گئے۔

"اوہ نو گرینی پلینز نو" وہ ویسے ہی پریشان تھا اور پھر اوپر سے یہ گرینی اسے بلا وجہ لڑکیوں کی تصویریں دکھاتی رہتی تھیں۔

"ارے میرا بچہ، ایک بار دیکھ تو لے اس مرتبہ ایک سے بڑھ کر ایک لڑکیوں کے رشتے لائی ہے وہ سگھرا" گرینی کی بات پر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"سگھرا بوا کا تو رہنے ہی دیں آپ گرینی، وہ ہر بار ایک سے بڑھ کر ایک رشتے لاتی ہیں جو صرف آپ کو ہی بھاتے ہیں مجھے نہیں دیکھنی کوئی تصویر و تصویر میں جا رہا ہوں اپنے کمرے میں" اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر چلا جاتا انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھایا اسے۔

"خبردار جو یہاں سے ہلے بھی تو، یہ دیکھ لے آیا تمہارا باپ تصویریں لا بھی شادا مجھے دے ادھر میں دکھاتی ہوں اسے" انہوں نے ناصر صاحب کے ہاتھ سے تصویریں تقریباً چھین لی تھیں۔

"گرینی کیا ہے بھئی، مجھے ابھی شادی نہیں کرنی" وہ سخت بے زار ہو رہا تھا۔

"اچھا تو کب کرنی ہے میرے مرنے کے بعد یا تیرے بال سفید ہو جانے کے بعد؟" انہوں نے اسے خفگی سے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"گرینی" اس نے افسوس سے انہیں دیکھا وہ ہر بار یونہی اسے بلیک میل کرتی تھیں لیکن وہ بھی انہی کا پوتا تھا ہر بار انہی کے انداز میں ٹال دیتا تھا۔

"یہ دیکھ یہ حور عین ہے اور اپنے نام کی طرح واقعی حور لگتی ہے عمر میں تھوڑی بڑی ہے لیکن لگتی بالکل ایشور یہ رائے جیسی ہے" انہوں نے اسے ایک لڑکی کی تصویر دکھائی جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔

"گرینی مجھے پیور پاکستانی لڑکی چاہیے"

"ماما سے وہ والی دکھائیں ناں وہ والی" ناصر صاحب نے اپنی ماں کو اشارہ کیا۔

"ارے ہاں تو یہ والی دیکھ، یہ تو بالکل سبیل علی کی طرح لگتی ہے چھوٹی سی گڑیا جیسی" انہوں نے دوسری تصویر دکھائی جس پر اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"گرینی مجھے سبیل نہیں پسند وہ بہت اوور ایکٹنگ کرتی ہے" اسکی بات پر انہوں نے اسے گھورا۔

"توہ لڑکی میں کیڑے نکالے گا اب؟ ڈر اس دن سے جب لڑکیاں تجھے ریجیکٹ کریں گی"

"ہاں تو شوق سے کریں مجھے خوشی ہوگی بائے داوے ڈیڈ کھانا ریڈی کروائیں میں فریش ہو کے آتا ہوں" اس سے پہلے کہ وہ مزید تصویریں دکھاتیں وہ فوراً اٹھ گیا۔

"اماں بھول جائیں کہ کوئی دلہن اس گھر میں آئے گی" وہ مایوس ہونے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے کیوں نہیں آئے گی ضرور آئے گی اچھا اچھا بول ویسے ایک بات ہے کوئی تو جنگ چل رہی ہے اس کے ذہن اور دل میں" انہوں نے کچھ سوچ کر کہا جس پر وہ کندھے اچکاتے کھڑے ہو گئے۔
"آپ سوچیں میں لاڈلے کے لیے کھانا لگواتا ہوں" وہ اٹھ کر چلے گئے۔

وہ آج اسکی بلڈنگ کے سامنے کھڑی تھی۔

نہ جانے کیا بات تھی اسکے انداز میں کہ وہ اس سے ملنے چلی آئی۔

"میں یہاں آئی کیوں ہوں ویسے؟ ایک نمبر کا بد تمیز اور کھڑوس انسان تو ہے وہ" وہ بڑبڑائی۔

"چلو دیکھتے ہیں آخر چاہتا کیا ہے؟" وہ گہری سانس لے کر آگے بڑھی۔

"ایکس کیوزمی" اس نے کاؤنٹر پہ کھڑی لڑکی کو مخاطب کیا۔

"ایس میم؟" اس کے متوجہ ہونے پر اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے اس سے کیونکہ اسے تو اس شخص کا نام ہی نہیں پتا تھا۔
www.kitabnagri.com

"وہ لمبا چوڑا سا اکڑوسا آدمی یہاں ہی کام کرتا ہے؟" اسے جیسے سمجھ آئی اس نے پوچھ لیا اسکی بات پر اس لڑکی نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر سر اثبات میں ہلایا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ یہاں کے اونر کے بارے میں بات کر رہی ہے۔

"میم وہ یہاں کے اونر ہیں، آپ کی کوئی میٹنگ تھی ان سے؟" اب کہ وہ سیریس ہو کر پوچھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نویس، آئی مین کہ یس انہوں نے بلایا تھا مجھے" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"اوکے" اس نے کہہ کر انٹر کام اٹھایا۔

"یس سر وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے بلایا تھا انہیں، یس سر، ہیلو واٹس یور گڈ نیم پلیز؟" اس نے اسے متوجہ کیا۔

"وا، آں کشف کشف" وہ وافیہ کہتے کہتے رکی پھر صرف کشف بتایا۔

"اوکے سر شیور سر"

آپ ٹھیک دس منٹ بعد سر کے آفس چلے جائے گا اوپر جا کر کسی سے بھی پوچھ لیجئے گا وہ آپ کو پہنچا دیں گے" وہ مسکرا کر بتا رہی تھی ناچار وہ بھی مسکرا کر اوپر جانے لگی۔

"یار تیرا مسئلہ کیا ہے آخر؟ صرف ایک اس لڑکی کی وجہ سے تو سب کو دکھ دینا چاہتا ہے، وہ بھی صرف اپنے نظریے کی بنیاد پر کہ وہ تجھے پسند نہیں کرتی، تو نے اسے اب تک پر پوز نہیں کیا، ایسی کوئی بات نہیں کی اور بس ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے کہ امریکہ جانا ہے، قسم سے تجھ سے بڑا گدھا میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا" اس پر آج پھر اس کے آفس آیا تھا اسے سمجھانے۔

اسفر کی بات پر اس نے اسے گھورا۔

"تو ہے ناں" اس نے دانت پیسے۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں تجھ سے چھوٹا گدھا ہوں، تو بڑا گدھا ہے" وہ مزے سے پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گیا۔

"تمیز سے تیرے گھر کا ڈرائنگ روم نہیں ہے یہ"

"میرے گھر کا ڈرائنگ روم نہیں ہے تو کیا ہوا اور میرے دوست کا آفس تو ہے ناں" اس نے کوئی اثر

لیے بغیر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وردان اسکی بات کا جواب دیتا انٹرکام بجنے لگا۔

"نومیری تو کسی سے کوئی میٹنگ نہیں تھی آج، اوکے نام کیا بتا رہی ہیں وہ اپنا؟" وہ فون کان سے لگائے

فائل چیک کرنے لگا کہ واقعی کسی سے کوئی میٹنگ تھی یا نہیں؟

"اوکے ٹھیک دس منٹ بعد انہیں میرے روم میں بھیج دیں شارپ"

اس نے فون رکھ کر ایک نظر فائل پہ ڈالی۔

"کیا ہوا؟" اسفر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یار کوئی کشف نام کی لڑکی آئی ہے کہہ رہی ہے کہ میری میٹنگ ہے آج اس کے ساتھ، جبکہ مجھے تو

نہیں یاد کہ آج کسی سے میری کوئی میٹنگ تھی" وہ مصروف انداز میں بولا۔

"ہو سکتا ہے تو نے دو، چار دن پہلے اسے کہا ہوا اور تو بھول گیا ہو"

"یار میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو اتنی اہم بات بھول جاؤں گا، خیر دیکھتے ہیں کون ہیں یہ محترمہ؟" اس نے

فائلز سمیٹ کر رکھ دیں۔

تھوڑی دیر بعد ناک کر کے ایک لڑکی اندر آئی جسے دیکھ کر وہ دونوں حیرت سے کھڑے ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ وہ آرام سے آکر وردان کے سامنے والی چئیئر پر بیٹھ گئی۔

"بیٹھ جائیں آپ کا ہی آفس ہے" جب اس کے بیٹھنے کے بعد بھی وہ نہیں بیٹھا تو ناچار اسے کہنا ہی پڑا جس پر وہ دونوں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

اس نے اب تک اس سفر کو نہیں پہچانا تھا۔

اس سفر کو اچانک شرارت سو جھی اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر وافیہ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ہائے آئی ایم اسفر، نام تو سنا ہو گا؟" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا نام بتایا جس پر وہ اسے غور سے دیکھنے لگی پھر غصے سے ایک نظر پہلے وردان پہ ڈالی اور کھڑی ہو گئی۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ آپ اسے جانتے ہیں اس کا مطلب آپ نے مجھے جان بوجھ کر،، اومائی گاڈ، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ نے مجھے اس لئے،،، "وہ غصے سے نن اسٹاپ بولے جارہی تھی جب اسفر نے اسے چپ کرایا۔

"ارے ارے سانس لے لو سانس لے لو" اسکی بات پر اس نے لب بھینچے اور واپس جانے کے لیے مڑ گئی۔

"ایک منٹ رکو" وردان اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"اسفر تم جاؤ یہاں سے" اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا جس پر اس نے اسے بیسٹ آف لک کا اشارہ کیا اور باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سیدھی طرح سے بتاؤ کہ کیا چاہتے ہو مجھ سے؟" وافیہ نے چند قدم آگے بڑھا کر غصے سے پوچھا۔
اس کی بات پر وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے بتائے کہ نہیں کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

"زندگی بھر کا ساتھ چاہتا ہوں" بالآخر اس نے ہمت کر کے بتا دیا جس پر وہ شکا کڈ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔
"دماغ درست ہے آپ کا؟ اگر نہیں تو مجھے بتائیں ابھی کہ ابھی ٹھکانے پہ کر دوں گی"
"جو مرضی بول لو، میں برا نہیں مانوں گا مگر نہ مت کہنا" اسکا لہجہ التجائیہ تھا۔
"مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے بلکہ تم میں کیا کسی میں بھی نہیں ہے" اس نے رخ موڑ لیا۔
"جھوٹ سراسر جھوٹ، اگر مجھ میں انٹرسٹ نہیں ہے تو تم یہاں کیوں آئی ہو؟" وہ اسکی طرف مڑا۔
"میں یہاں اس لئے آئی تھی کہ،،" اور اس سے آگے تو وہ خود بھی سمجھ نہیں سکی کہ وہ واقعی یہاں آئی کیوں تھی۔

"کہ؟؟" اسے رکتا دیکھ کر اس نے مسکرا کر اسے آگے بولنے پر مجبور کیا جس پر اس نے لب بھینچے۔
"کہ دیکھ سکوں کہ تم سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہو یا پھر ایسے ہی یہ بات کہی جاتی ہے کہ سارے مرد ایک جیسے نہیں ہوتے، لیکن نہیں تم سارے مرد واقعی ایک جیسے ہوتے ہو، پہلے لڑکی کو پھنسانے کی کوشش کرنا اور پھر اگر وہ نہ مانے تو اسے اٹھوا کر زبردستی کرنا، نفرت ہے مجھے تم جیسے مردوں سے شدید نفرت" وہ کہہ کر آگے بڑھی پھر رک کر دوبارہ اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور ہاں آئندہ مجھ سے سامنا ہو تو مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنا ورنہ اچھا نہیں ہوگا" وہ کہہ کر نکل گئی جبکہ وردان کا چہرہ پہلی بار اتنی بری تذلیل سے لال ہو گیا تھا۔

"ابا چلیں؟" وہ دوپٹہ خود پہ ٹھیک کرتی جلدی سے باہر نکلی۔

"ہاں چلو بیٹا" اس سے پہلے کہ وہ دونوں نکل جاتے قدسیہ بیگم انکے سامنے آکر غصے سے انہیں دیکھنے لگیں۔

"زوبیہ تم خود تو باز نہیں آئی اور ساتھ میں انہیں بھی ملایا، کیوں بددعا لینا چاہتی ہے تو؟" اماں کی بات پر وہ شکڑہ گئی۔

"اماں آپ اس گھٹیا انسان کے لیے مجھے بددعا دیں گی اپنی بیٹی کو؟ آپ کو میری بات کا یقین نہیں ہے اس المیر پر یقین ہے؟"

"ہاں کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ وہ کتنا اچھا بچہ ہے" وہ چیخ کر بولیں جس پر یوسف صاحب آگے بڑھے۔

"بس قدسیہ، صحیح کون ہے؟ اس کا فیصلہ آج ہو جائے گا تم ہمیں روک نہیں سکتی اور یاد رکھنا اگر المیر ہی قصور وار ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا، چلو زوبیہ" وہ زوبیہ کا بازو پکڑ کر آگے بڑھے اور اگر زوبیہ کی بات جھوٹ نکلی تو؟ "وہ پیچھے سے لب بھینچ کر پوچھنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

انکی بات پر وہ کچھ دیر انہیں دیکھتے رہے پھر زوبیہ پر ایک نظر ڈالی۔
"تو زوبیہ کی شادی المیر سے ہوگی" ابا کی بات پر وہ انہیں حیرت سے دیکھنے لگی۔
"لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ میری بیٹی غلط نہیں ہوگی" انہوں نے شفقت سے زوبیہ کے سر پر ہاتھ رکھا
جس پر اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔
"چلو زوبیہ" وہ دونوں باہر نکل گئے۔

"ایک منٹ" اسے غصے میں آفس سے نکلتے دیکھ کر وہ اس سے زیادہ تیزی دکھاتا اسکا راستہ روک گیا۔
وہ جانتا تھا کہ یہ لڑکی کبھی آرام سے بات نہیں کر سکتی، یہ آفس میں ہل چل ضرور مچائے گی اس لئے اس
نے پہلے ہی اسٹاف کو وردان کی طرف سے لنچ بریک کا آرڈر دے دیا تھا اور خود انکی بات سننے لگا۔
"کیا ہے؟" وہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔

"سارے مرد واقعی ایک جیسے نہیں ہوتے مس وافیہ، اور وردان مصطفیٰ تو بالکل بھی نہیں، تم اسے ٹھکرا
کر جا رہی ہو تو ایک بات سن کر جاؤ وردان مصطفیٰ وہ انسان ہے جس کے پیچھے نہ جانے کتنی لڑکیاں پاگل
ہیں، جسے کوئی لڑکی ریجیکٹ نہیں کر سکتی لیکن اس کو تم سے محبت ہوئی اور اب یہ تمہاری بد قسمتی ہے کہ
تم اسے ٹھکرا رہی ہو، وہ تم سے،،،" وہ اور بھی بہت کچھ کہتا لیکن وافیہ نے ہاتھ اٹھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز، مجھے مزید کچھ نہیں سنا بہت سن لیا میں نے، مجھے نہ کل کسی میں انٹر سٹ تھا نہ آج ہے نہ کل ہوگا اس لئے ہٹو میرے راستے سے" وہ بے زاری سے اسے دیکھنے لگی۔

اس کی بات پر اس سفر نے افسوس سے اسے دیکھا اور پھر سامنے سے ہٹ گیا وافیہ نے اسے کڑی نگاہوں سے دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئی۔

"مس وافیہ کشف یاد رکھنا سچی محبت اپنا آپ منوا کر رہتی ہے" اس کے پیچھے سے کہے گئے الفاظ پر وہ رک گئی۔

"اور وافیہ کشف محبت سے سو فٹ دور رہتی ہے اس لئے مجھے کوئی پروہلم نہیں ہے کیونکہ مجھے محبت نہیں ہو سکتی"

"چلو دیکھتے ہیں، لیکن جس دن تمہیں محبت ہوئی اس دن تمہیں وردان مصطفیٰ ضرور یاد آئے گا یاد رکھنا" وہ کہہ کر رکنا نہیں اندر چلا گیا اور وہ ہنکارا بھر کے نیچے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

وہ خود کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی، وہ اس وقت ایک آدمی کے کندھے پر تھی اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا، وہ جان بوجھ کر مزاحمت نہیں کر رہی تھی کہ وہ اسے ہوش میں آتا دیکھ کر اسکے ساتھ کچھ برانہ کر دیں۔

وہ تین لوگ تھے جن میں سے ایک نے اسے اپنے کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ جنگل کے راستے میں تھے، اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔

یہاں نہ انسان تھا نہ کوئی روشنی نہ کوئی گھر۔ بالکل ہوکا عالم اور ہر طرف سناٹا تھا ہاں تھوڑی تھوڑی دیر بعد جنگلی جانوروں کی آوازیں آرہی تھیں۔

"رکور کو اسکا فون آرہا ہے" ان میں سے ایک آدمی جس کے ہاتھ میں موبائل تھا باقی دونوں کو روکنے لگا۔

"کیا، لیکن بھائی وہاں تو بس یہی ایک لڑکی تھی، ہیں پھر اب ہم کیا کریں؟" وہ پریشانی میں بات کر رہا تھا اسے پریشان دیکھ کر باقی دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا کہ وہ آدمی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا پھر اسے دیکھ کر اپنی زبان پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔

"یہ تو آپ کا کرم ہے بھائی جی جی ٹھیک ہے" اس نے فون بند کیا اور اس لڑکی کو کمینگی سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا؟ کیا کہہ رہا تھا وہ؟" ان میں سے ایک آدمی اسے لڑکی کو گھورتے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"یہ ہمارا مال ہے، ہم نے غلط مال اٹھایا ہے اس لئے، بھائی نے کہا کہ اس کا میں کیا کروں اس سے تم لوگ ہی عیش کرو" وہ اسے لپچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا اسکی بات پر اس کا سارا جسم سن ہو گیا۔

وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی، اسے یاد آیا اسکا باپ اسے ہمیشہ مشکل حالات میں آیت الکرسی پڑھنے کا درس دیتا تھا، یہ یاد آتے ہی وہ دل ہی دل میں آیت الکرسی پڑھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو پھر تھوڑا آگے چلتے ہیں، اتنا اچھا موقع ملا ہے اسے ضائع نہ کرو" وہ جلدی جلدی آگے بڑھنے لگے۔
"ہاں سنو، بھائی نے کہا ہے کہ اسے زندہ نہیں چھوڑنا پھر مار دینا" وہ سفاکی سے کہہ رہا تھا اور اسکی رہی
سہی ہمت ختم ہو رہی تھی اسکی بات سے۔

"ابا المیر آگیا" وہ دونوں اس وقت المیر کے گھر میں تھے صبح کا وقت تھا المیر کے ماں باپ ابھی تک سو
رہے تھے اس لئے وہ دونوں لاؤنج میں ہی کھڑے تھے۔

"پھوپھا آپ؟" وہ ان دونوں کو صبح اپنے گھر میں دیکھ کر چونک گیا۔
"ہاں مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے" انکا لہجہ کرخت تھا المیر انکے لہجے کی کرختگی محسوس کر کے چوکنا
ہو گیا تھا۔

"جی پھوپھا"

"زائرہ کہاں ہے؟" انہوں نے ڈائریکٹ زائرہ کا پوچھا جس پر اس نے پہلے حیران کن نظر زوبیہ پہ ڈالی
اور پھر انکو دیکھ کر لاعلمی ظاہر کی۔

"پھوپھا اگر مجھے پتا ہوتا تو کیا میں اسے آپ کے پاس نہیں لے کر آتا" اسکی بات پر انہوں نے زوبیہ کو
دیکھا۔

"نہیں ابا مجھے پورا یقین ہے کہ اسی نے زائرہ،،،"

Posted On Kitab Nagri

"ارے یوسف تم، اتنی صبح صبح خیریت تو ہے؟" اس کی بات مکمل نہیں ہو پائی اسکے ماموں آنکھیں ملتے ہوئے باہر آئے۔

"جی بھائی سب خیریت ہے" انہوں نے ایک نظر زوبیہ پہ ڈالی۔
وہ انہیں ساتھ لے کر ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔
اب پیچھے زوبیہ اور المیرا کیلے کھڑے تھے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

زوبیہ نے فوراً المیر کا گریبان پکڑا۔

"کہاں ہے میری بہن ہیں؟ بولو کہاں چھپایا ہے اسے تم نے؟" اس کی بات پر المیر نے اس کے مہندی والے ہاتھوں کو دیکھا جو اسکے گریبان پکڑے ہوئے تھے اور ہاتھوں کے درمیان میں مہندی سے شاذ لکھا نظر آرہا تھا۔

"یہ تمہارے ہاتھ پہ اچھا نہیں لگ رہا زوبیہ" اس نے اچانک اس کا ہاتھ پکڑا جس پر وہ کرنٹ کھا کر رہ گئی اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔

"تمہاری اتنی ہمت" اس نے اسے تھپڑ لگانا چاہا جس پر اس نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"زائرہ تو اب نہیں بچے گی، ویسے اس بے چاری کا قصور نہیں تھا، میں نے تمہیں اٹھوانا تھا لیکن کیا کروں میرے بندوں نے اسے اٹھالیا وہ بے چاری تو بہت اچھی تھی مجھے پسند کرنے لگی تھی میرا درد بانٹنا چاہتی تھی لیکن وہ کیا ہے ناں کہ مجھے بس زوبیہ یوسف چاہیے تھی کیونکہ میں تمہاری اکڑ اور ضد نکالنا چاہتا تھا" اس نے اس کا ہاتھ بے دردی سے موڑا زوبیہ نے درد سے آنکھیں بند کیں اسکی آنکھیں بھیگ چکی تھیں اسے زائرہ کی زندگی کا دکھ ہو رہا تھا وہ جانتی تھی کہ المیر کس قدر گھٹیا انسان ہے لیکن زائرہ نہیں جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی لمحے المیر کے منہ پہ ایک تیغ پڑا اور وہ بلبلا کر دور جا گرا۔
"شاذ" وہ بھاگ کر اسکے پاس گئی یوسف صاحب نے اسے آنے سے پہلے فون کر دیا تھا اس لئے وہ وہاں آیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اس نے زوبیہ سے پوچھ کر اسے پیچھے کیا۔
"شاذ اس نے زائرہ،" اس سے مزید کچھ بولا ہی نہیں گیا اور وہ بری طرح سے رونے لگی۔
شاذ قدم قدم چلتا آگے بڑھ رہا تھا۔

"دیکھو تمہاری اور میری کوئی دشمنی نہیں ہے، تم نے مجھ سے زوبیہ کو چھینا جبکہ میں اس سے محبت کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہوں" اس کی بات پر شاذ نے اسے ایک اور مکالمہ مارا۔
"دیکھو میں کہہ رہا ہوں ناں" وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹتے جا رہا تھا۔

"کیا ہوا المیر، شاذ تم اسے کیوں مار رہے ہو بیٹا یہ نہیں جانتا زائرہ کہاں ہے؟ زوبیہ کو غلط فہمی،،،" انکی آواز سن کر وہ دونوں باہر آئے، یوسف صاحب نے شاذ کو کہتے ساتھ جب زوبیہ کو دیکھا تو انہیں کچھ کھٹکا سا ہوا۔

"زوبیہ کیوں رو رہی ہو تم؟" وہ فوراً اسکے پاس آئے۔
"ابا" وہ روتے ہوئے انکے گلے لگ گئی پھر سر اٹھایا اور المیر کی طرف اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ابا میں کہتی تھی سب سے زائرہ کی شادی اس سے نہیں کروائیں لیکن کسی نے میری نہیں سنی مار دیا اس نے زائرہ کو ابا مار دیا اس نے زائرہ کو "وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اسکی بات پر یوسف صاحب نے بے یقینی سے المیر کو دیکھا جو نفی میں سر ہلارہا تھا۔
اسلم صاحب آگے بڑھے اور بازو پکڑ کر المیر کو سیدھا کیا۔

"بول جو زوبیہ کہہ رہی ہے کیا وہ صحیح ہے؟" انہوں نے غصے میں اسکا بازو موڑا۔
"آہ" وہ چیخنے لگا اسکی چیخ کی آواز پر اسکی ماں نیچے آئیں۔

"کیا ہوا ہے؟ المیر میرا بچہ؟" وہ اسکے پاس چلی آئیں۔

"پوچھو اس سے کہ اس نے زائرہ کو کیوں مارا؟" انکی بات پر وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگیں۔

"آپ لوگوں کا دماغ گھوم گیا ہے کیا؟ زائرہ اسی بھگورن کی بہن تھی بھاگ گئی ہوگی اپنے عاشق کے ساتھ" انکی بات پر اسلم صاحب آگے بڑھے اور اپنی بیگم پر ہاتھ اٹھانا چاہا مگر شاذ نے انکا ہاتھ روک دیا۔

"مجرم کو سزا دیں بے قصور کو نہیں، وہ تو خود اپنے بیٹے کی اصلیت سے ناواقف ہیں جیسے آپ تھے تھوڑی دیر پہلے تک" اس نے کہہ کر المیر کا گلا پکڑا۔

"بول زائرہ کہاں ہے؟ بول کہاں ہے وہ؟"

"نہیں شاذ بیٹا نہیں" وہ سارے آگے بڑھ کر شاذ کا ہاتھ پکڑنے لگے مگر المیر کی گردن پہ اسکی گرفت مضبوط تھی وہ بری طرح تڑپ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بول ورنہ ابھی کہ ابھی ختم کر دوں گا تجھے؟" اس نے اور مضبوطی سے گلا دبایا۔
"مر گئی وہ" وہ اٹک اٹک کر بمشکل بولا جس پر شاذ نے جھٹکادے کر اسکی گردن آزاد کی۔
وہ دونوں انکو سہارا دے کر گھر لائے تھے۔

"کیا ہوا انہیں؟ زوبیہ کیا ہوا ہے انہیں بولو؟" وہ اسکا بازو زور سے اپنی طرف کھینچنے لگیں جسکی آنکھیں نم تھیں۔

زائرہ کی موت کا سن کر یوسف صاحب کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اس لئے وہ انہیں فوراً ہسپتال لے گئے تھے لیکن تھوڑی حالت بہتر ہونے پر یوسف صاحب نے گھر جانے کی ضد پکڑ لی تھی
قدسیہ بیگم کی بات پر یوسف صاحب نے ایک نظر انہیں دیکھا اور شاذ کو اشارہ کیا، انکا اشارہ سمجھ کر شاذ نے فوراً انہیں اندر کمرے میں لے جا کر لٹا دیا۔

"مل گیا سکون تمہیں، میرے معصوم بھتیجے پر الزام لگا رہی تھی ناں تم" انکے اندر جاتے ہی انہوں نے زوبیہ کے بازو پر زور ڈالا جس پر اس نے دکھ سے اپنا بازو چھڑایا اور انکو کندھے سے تھام لیا۔
"اماں معصوم نہیں جانور درندہ نکلا المیر، میں صرف گھٹیا سمجھتی تھی لیکن وہ تو جانور نکلا اماں جانور، مار دیا اس نے زائرہ کو ہماری زائرہ نہیں رہی اب آپ کے المیر نے اسے جان سے مار دیا اماں" وہ زور زور سے رونے لگی۔

اس کی اماں نے پہلے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر آگے بڑھ کر اسے مارنے لگیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بے غیرت بے شرم تجھے زرا بھی ڈر نہیں ہے ایک معصوم پہ ایسا گھٹیا الزام لگا رہی ہے؟"
"آئی" اس نے انہیں آکر روک دیا جس پر وہ غصے سے اسے دیکھنے لگیں۔

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے، المیر نے خود بتایا ہے ہمیں کہ اس نے زائرہ کو مروادیا ہے لیکن آپ کیوں یقین کریں گی؟ آپ کو اپنی بیٹیوں سے زیادہ عزیز وہ وحشی درندہ نفسیاتی انسان ہے جس نے آپ کی بیٹی اور اپنی ہونے والی بیوی کو مروادیا" شاذ کو قدسیہ بیگم پہ غصہ آنے لگا تھا۔
اتنا کچھ سننے کے بعد بھی وہ المیر کی حمایت کر رہی تھیں جبکہ اس کا دل کر رہا تھا وہ اپنے ہاتھوں سے المیر کی جان لے لے۔

"اب زوبیہ کو سنبھالیں، یہ میری امانت ہے آپ کے پاس، انکل اس پوزیشن میں نہیں ہیں ورنہ اسے کبھی آپ کے حوالے نہیں کرتا میں، آپ نے اپنے رشتے کی خاطر اپنی ایک بیٹی کو تو داؤ پہ لگا دیا مگر زوبیہ کو کچھ بھی ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، میں کچھ دن بعد اپنی امانت لینے آؤں گا تب تک اس کا پورا خیال رکھیں" وہ انہیں اچھی خاصی سنا کر زوبیہ کے پاس آیا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"زوبیہ میں جانتا ہوں تم لوگوں کا دکھ بہت بڑا ہے لیکن میں اب تمہیں یہاں اس طرح نہیں چھوڑ سکتا، انکل کی طبیعت تھوڑی اور بہتر ہو جائے پھر میں ان سے بات کروں گا، تب تک تم اپنا خیال رکھنا، اوکے؟" وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا اسکی بات سے وہ روتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی جس پر وہ دم بخود رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ وقت ایسا تھا وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس لئے نرمی سے اسے خود سے الگ کر گیا۔
"زوبیہ بس آب رونا نہیں انکل کو دیکھو انہیں تمہاری ضرورت،،،" وہ ابھی بات پوری بھی نہیں کر پایا تھا کہ کچھ گرنے کی آواز آئی۔

"اماں" زوبیہ کی چیخ پر وہ فوراً پیچھے مڑا۔
قدسیہ بیگم بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی تھیں۔
اس نے زوبیہ کو یوسف صاحب کے پاس ہی رہنے دیا اور اسکی ماں کو فوراً ہسپتال لے گیا۔

"دانی وہ لڑکی تیرے لائق ہی نہیں ہے تو چھوڑ اسے، عجیب بدمعاش لڑکی ہے" وہ وافیہ کے خلاف اور بھی بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن وردان مصطفیٰ کا سارا دھیان باہر لا پر واہی سے روڈ کراس کرتی وافیہ پر تھا۔
وہ آفس کی کھڑکی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"دانی، دانی تو سن رہا ہے میں کیا کہہ رہا ہوں؟" اس نے آکر اسے جھنجھوڑا لیکن وردان نے تیزی سے اس کے ہاتھ جھٹک دیے اور باہر بھاگا۔
"دانی دانی" وہ چیختا رہ گیا۔

"نہ جانے کس کس طرح دھوکہ دیتے ہیں؟ کون جانے" وہ نیچے اترتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم لڑکیاں بہت جلدی انکے جھانسنے میں آجاتی ہیں اور پھر اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مارتی ہیں" اس نے
یکایک اوپر دیکھا تو مصطفیٰ انڈسٹری پر اس کی نظر پڑی۔
ساتھ اسکی بات یاد آئی۔

"جھوٹ سراسر جھوٹ، اگر مجھ میں انٹرسٹ نہیں ہے تو یہاں کیوں آئی ہو؟" وہ جو پتا نہیں اسکے
بارے میں کیا کیا غلط سوچ رہی تھی سب بھول گئی۔
"تمہاری بد قسمتی ہے کہ تم اسے ٹھکرا رہی ہو، محبت اپنا آپ منوا کر رہتی ہے یاد رکھنا میری بات" اسے
اسفر کے الفاظ یاد آئے وہ انکی باتوں میں کھوئی آگے بڑھنے لگی بنایہ سوچے سمجھے کہ آگے مین روڈ ہے۔
"کچھ بھی کر لو پر انکار مت کرنا" اچانک ایک گاڑی تیزی سے گزری اور وہ نیچے گر گئی۔
وہ جو اسے پہلے ہی لاپرواہی سے روڈ کراس کرتے دیکھ رہا تھا بھاگ کر اسکی طرف آیا لیکن تب تک وہ بے
ہوش ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ تینوں اسے لے کر جنگل میں آگئے تھے۔

اس آدمی نے جیسے ہی اسے کندھے پر سے نیچے پٹخادو سر آدمی ڈر کر پیچھے ہوا۔
"یہ کیسی آواز تھی؟" چونکہ ہر طرف اندھیرا تھا اس لئے ان لوگوں کو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔
"اب لڑکی کو نیچے پھینکا ہے" اسکی بزدلی پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"ابے اوئے تو جانتا بھی ہے وہ ہمارا مال ہے پھر بھی پھینک دیا"

"ہاں تو ویسے بھی تم لوگ اسے مار ہی ڈالو گے تو میں نے بھی پھینک دیا" اس نے کہہ کر سیگریٹ نکالی۔

انکی باتوں سے اسکی روح کانپ رہی تھی۔

اس آدمی کی بات پر وہ دونوں حیرت اور تعجب سے اسے دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب تجھے حصہ نہیں چاہیے؟" وہ حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"لالے مجھے پیسے سے محبت ہے لڑکی کے جسم سے نہیں، مجھے اس میں سے حصہ نہیں چاہیے مجھے پیسہ

چاہیے بس" اس نے اسکی طرف اشارہ کیا۔

وہ دونوں تالی مار کر ہنسنے لگے۔

"سالے تو پیسے کے پیچھے ہی بھاگتے رہیو" انکی بات پر وہ لاپرواہی سے ان پہ دھواں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

"ابے اوئے (___) (گالی) منہ پہ دھواں نہیں چھوڑا کر کتنی بار کہا ہے تجھ سے"

"یار یہ تو ابھی تک ہوش میں نہیں آئی، کلوروفارم کتنا پاور فل تھا" ان میں سے ایک آدمی اب اس پہ

جھک کر اسکی سانسیں چیک کر رہا تھا۔

"پتا نہیں، کیا کریں اب؟" وہ دونوں سوچ میں پڑ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتے ایک وحشی درندے کی آواز قریب سے سنائی دینے پر وہ دونوں اچھل پڑے، انکے ساتھ ساتھ اسکی اپنی حالت بھی خراب ہونے لگی اس نے فوراً آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی لیکن اندھیرے کے باعث اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

"منایہ کیسی آواز ہے؟" ان میں سے جو ڈرپوک تھا اس نے دوسرے والے کو پکڑ لیا۔
"اب مجھے تو چھوڑ"

"نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے، اکبر بھی چلا گیا، میں بھی اس کے ساتھ ہی چلا جاتا تو اچھا تھا" اسے بہت ڈر لگ رہا تھا اس نے دوسرے آدمی کو اور زور سے پکڑا۔
اتنے میں اس درندے کی آواز پھر سے سنائی دی۔

اس آدمی نے فوراً خود کو دوسرے آدمی کی گرفت سے آزاد کیا اور اس لڑکی کو اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا۔
"منایہ کیا کر رہا ہے؟ اسے چھوڑ مجھے لے جا" وہ اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"میں پاگل ہوں جو ہاتھ آئے موقع کو ضائع کر دوں" اسکی بات سے وہ لڑکی سوچنے لگی کہ یہاں سے کسی طرح بچ جاؤں تو پھر انہیں چکمہ دے کر نکل جاؤں گی۔

اب کی بار آواز بہت قریب سے آئی تھی ناچار اس نے لڑکی کو زمین پہ پھینکا اور پھر وہ دونوں وہاں سے بھاگ گئے۔

جبکہ وہ لڑکی سر پتھر سے بری طرح ٹکرانے کے باعث بے ہوش ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے پیر اور سر پہ ہلکی سی چوٹ آئی تھی ڈاکٹر نے اسے انجیکشن دے کر اسکی بینڈیج کر دی تھی۔
وہ اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا جب اس نے آہستہ آہستہ کر کے آنکھیں کھولیں۔
اس پہ نظر پڑتے ہی وہ بھی سب بھول کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے جب ڈاکٹر راؤنڈ پہ اس طرف آیا۔
"آپ کو ہوش آگیا، گڈ" انکی بات پر اس نے فوراً نظروں کا رخ موڑا۔
وہ اب اسکا معائنہ کر رہا تھا۔

"آہاں لیٹے رہیے" اسے اٹھتا دیکھ کر ڈاکٹر نے اسے دوبارہ لیٹنے کا اشارہ کیا۔
"مجھے جانا ہے ڈاکٹر" وہ ضدی انداز میں بولی۔

"تو میں کون سا روک رہا ہوں آپ کو؟ چلی جانا جب چوٹ ٹھیک ہو جائے تو"
مسٹر وردان انکی چوٹ زیادہ گہری نہیں ہے اس لئے آپ شام میں انہیں ڈسچارج کروا سکتے ہیں" وہ پیشہ
ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر آگے بڑھ گئے۔

انکی بات پر وافیہ نے سکون کا سانس لیا۔
"شکر ہے اس ڈاکٹر نے ہمیں میاں بیوی نہیں سمجھا" وہ سوچ کر پر سکون انداز میں آنکھیں موند گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وردان اسے بس خاموشی سے دیکھ رہا تھا اس نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی وافیہ خود پر اسکی نظریں محسوس کر رہی تھی لیکن اس کو وردان کی خاموشی چبھ رہی تھی۔
اس لئے وہ جان بوجھ کر اٹھنے لگی۔

اسے اٹھتا دیکھ کر بھی وہ کچھ نہیں بولا تو اسے غصہ آنے لگا۔
وہ اٹھ کر آرام آرام سے چلتی اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔
"تھینک یو" اس نے ایسے کہا جیسے تھینک یو کہہ کر وہ اس پہ ہی احسان کر رہی ہے۔
وہ تب بھی چپ ہی رہا تو اس نے اپنے قدم واپس موڑ لیے اور دروازے کے پاس چلی گئی۔
دروازہ آہستہ سے کھول کر اس نے پہلے احتیاط سے باہر جھانکا۔
وہ ڈاکٹر وہیں سے گزرنے والا تھا اس نے جھٹ سے دروازہ بند کر دیا۔
وردان پیچھے سے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔
پھر تھوڑی دیر گزری تو اس نے پھر سے دروازہ کھول کر دیکھا اب کے باہر کوئی نہیں تھا اس نے سکھ کا سانس لیا اور ایک نظر پیچھے بیٹھے وردان پہ ڈالنا چاہی لیکن یہ کیا وہ تو وہاں سے غائب تھا اسے شدید حیرت ہوئی۔

اس نے ایک نظر پورے کمرے پہ ڈالی مگر وہ کہیں نہیں تھا۔
"یہ کہاں چلا گیا؟" اس نے تعجب سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے میں دروازہ کھول کر ڈاکٹر اندر آیا اور اسکے ساتھ وردان کو دیکھ کر اسے سمجھنے میں بالکل دیر نہیں لگی کہ وہ کہاں گیا تھا۔

اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی وہ غصے سے لال پیلی ہونے لگی تھی مگر اسے اپنے غصے کو ڈاکٹر کے سامنے ظاہر نہیں کرنا تھا جو پہلے ہی اسے گھور رہا تھا۔

"سوری میں تو بس یوں ہی" اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ بیڈ پہ جا کر لیٹ گئی۔
"مسٹر وردان اب اگر یہ اٹھنے کی کوشش کریں تو بتائیے گا ہم انہیں بے ہوشی کا انجیکشن دے دیں گے"
ڈاکٹر کی بات پر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"جلاد" اس نے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ دوبارہ اٹھ کر اسکے پاس آ گئی۔

وہ اب اسے بالکل نظر انداز کیے ہوئے اپنے موبائل پہ مصروف تھا۔

وہ جا کر اسکے سر پہ کھڑی ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں؟ کہیں کہ ہیرو ہو؟

دیکھو مسٹر تم اپنی حد میں رہو، وہ اور لڑکیاں ہوں گی جو تم پہ مرتی ہیں میں وافیہ کشف ہوں اور میرا عشق

محبت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے سمجھے؟" وہ اسے انگلی اٹھا کر ڈانٹ رہی تھی مگر اس نے اس پہ

زرا بھی توجہ نہیں دی وہ ویسے ہی اپنے موبائل پہ مصروف رہا جس سے وہ اور تپ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سنائی نہیں دے رہا کیا؟ میں تم سے بات کر رہی ہوں" وہ اس کے پاس کھڑی تیز آواز میں بولی لیکن پھر بھی اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا نتیجتاً وافیہ کو اسکا موبائل چھیننا پڑا۔

"میرا موبائل واپس کرو" اب کے وہ غصے سے مخاطب تھا۔

"لومرو، مگر ایک بات یاد رکھنا میرے کام میں دخل اندازی نہیں کرو تو تمہارے لیے اچھا ہوگا" اس نے بنا کسی انکار کے اسکا موبائل اسے واپس کر دیا لیکن ساتھ ہی تنبیہ کرنا نہیں بھولی۔

"میں جارہی ہوں یہاں سے تم نے اگر اب پنگا کیا تو پھر میں تمہارا یہ موبائل توڑ دوں گی"

"جی ڈاکٹر آجائیں انجیکشن لگانے آپ" وہ غصے میں کہتی وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب وردان کی بات پر غصے سے اسکی طرف آئی۔

اس نے بنا سوچے سمجھے اسکا موبائل چھینا اور نیچے زمین پہ پھینک دیا۔

مگر وردان نے اس سے بھی زیادہ تیزی دکھا کر موبائل کیچ کر لیا۔

"مسئلہ کیا ہے آخر تمہارا؟ چاہتے کیا ہو تم؟ مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے جانا ہے یہاں سے، سمجھ نہیں آتی

تمہیں یہ بات" وہ زور زور سے بول رہی تھی جس پر اسکی سانس پھولنے لگی تو وہ جا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

"یہ لو پانی پیو" وردان نے اسے پانی دیا جس پر اس نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور پھر پانی پینے لگی۔

وہ ان سب کے دوران پہلی بار مسکرایا۔

"گڈ" اس نے گلاس لے کر واپس رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو آؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں" اسکی بات پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"عجیب بندہ ہے ابھی اتنی دیر سے میری بکواس سن رہا تھا اب ایک دم سے ہی گھر چھوڑنے کی بات کر رہا ہے مینٹل سائیکو" وہ بڑبڑاتی اٹھ گئی۔

"ابھی اتنا تماشہ کیوں کیا پھر تم نے؟"

"میری مرضی" اسکے جواب پر وہ پیچھے سے اسے منہ چڑانے لگی۔

"جی ڈاکٹر یہ ٹھیک ہیں اب، میں گارنٹی دیتا ہوں"

وہ ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا جبکہ وہ بے زار کن تاثر لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

"چلو" وہ ڈاکٹر سے اجازت لے کر اسے آگے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

"گھر کہاں ہے تمہارا؟" اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

اسکی بات پر وہ کھو گئی۔

تھوڑی دیر تک جب اسکا جواب نہیں آیا تو اس نے وافیہ کے سامنے چٹکی بجائی۔

"بتاؤ"

"میرا کوئی گھر نہیں ہے" اسکی آنکھیں لال ہونے لگیں۔

وردان اسے اس طرح دیکھ کر چونک گیا۔

"کیا مطلب؟ کوئی تو ہوگا؟" اس کے دوبارہ پوچھنے پر وہ سیدھی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے اپنے آفس لے جائیں میں خود چلی جاؤں گی وہاں سے" اب کہ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی
وردان اسکے سخت لہجے پر چپ ہو گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ سارا راستہ باہر دیکھتی آئی تھی وردان گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال لیتا تھا لیکن مخاطب نہیں کیا اس نے بھی۔

"کیا اترنے کا ارادہ نہیں ہے؟" گاڑی رک چکی تھی وہ اتر کر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا لیکن وہ ایک ہی نقطے پہ نگاہ جمائیں مصروف تھی اور اسکی آنکھیں پھر لال ہو رہی تھیں۔

اسکی بات سن کر وہ فوراً گاڑی سے اتری اور بنا اسکی طرف دیکھے آگے بڑھ گئی وہ اسے جاتا دیکھ ہی رہا تھا جب اسے درختوں کے پاس ایک ہاتھ نظر آیا جس میں پسٹل تھا اور اس نے نشانہ وافیہ کو بنایا ہوا تھا جو رکشہ روکے کھڑی تھی وہ تیر کی تیزی سے آگے بڑھا اور وافیہ کو لے کر نیچے جھک گیا۔

اسی لمحے گولی چلنے کی آواز آئی لیکن وہ گولی رکشہ پہ لگی تھی وافیہ نے خوفزدہ نگاہوں سے پہلے پیچھے دیکھا اور پھر وردان کو۔

"چلو میرے ساتھ" وہ اسے تقریباً کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔
"بابا ہم امریکہ کب جا رہے ہیں؟" انکے آتے ہی وہ آج پھر انکے سر پہ کھڑی تھی۔
"بس میری گڑیا کچھ دن لگیں گے"

"آپ کب سے یہی بات کہہ رہے ہیں بابا، آپ کو چھٹیاں کب ملیں گی آخر؟" وہ جنرل تھے لیکن اب انکی ریٹائرمنٹ کے دن قریب آرہے تھے۔

"اپنی بیٹی کو دیکھو بھئی، میرے ریٹائرمنٹ کی کتنی جلدی ہے اسے" انہوں نے اپنی بیوی کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو اب ہی تو ہمارے انجوائے کرنے کے دن ہیں" وہ مسکرا کر انکے پاس آکر بیٹھ گئیں۔
"کچھ دن انتظار کر لو بیٹا پھر چلیں گے" انکی بات پر اس نے ہمیشہ کی طرح منہ بسورا۔
"او کے بابا"

"رمشہ دانی کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا تم سے کچھ بات کرنی ہے اسے فون کر دینا" انہوں نے یاد آنے پر اسے بتایا جس پر وہ فوراً اٹھ گئی۔
"او کے ممائیں اسے فون کر کے آتی ہوں"

وہ اسے لیے اپنے آفس میں چلا آیا۔
اس کے آفس کے سارے ورکر زان دونوں کو حیرت سے دیکھنے لگے۔
وردان مصطفیٰ ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر چلا آ رہا ہے وہ بھی ایک معمولی سی لڑکی کا، یہ انکے لئے بہت بڑا دھچکا تھا، وہ جس نے ایک سے بڑھ کر ایک حسین لڑکیوں کو ٹھکرایا تھا وہ آج ایک معمولی لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے آفس لے آیا تھا مگر کوئی وردان مصطفیٰ سے پوچھتا کہ وہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہم تھی؟
لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی ان ورکرز کی طرف متوجہ نہیں تھا۔
اس نے اسے لا کر اپنی چیئر پہ بٹھایا اور خود اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"وافیہ ریلیکس یہ لو پانی پیو، تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا" اس کے پانی دینے پر اس نے خاموشی سے پانی پیا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ اس کے سامنے آگیا۔

"تھینکس مسٹر وردان مصطفیٰ مجھے بچانے کے لیے" وہ کہیں اور ہی تھی ایسا سے لگ رہا تھا کیونکہ اس کی آنکھیں شدید غصے سے لال ہو رہی تھیں۔

"نہیں وافیہ میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گا اب، آپ کو جہاں جانا ہے مجھے کہیں میں چھوڑ دوں گا" اس نے اس کا راستہ روک رکھا تھا۔

"اوکے" پہلی بار وافیہ نے بغیر کسی بحث کے اسکی بات مانی تھی جس پر وہ تھوڑا حیران ہوا تھا لیکن اس کے لیے یہی غنیمت تھا کہ اس نے اسکی آفر کو رد نہیں کیا تھا اس لئے وہ فوراً چابی لے کر اسے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب سے وردان اسے ہوٹل چھوڑ کر گیا تھا وہ تب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔
"تو تم نے مجھے ڈھونڈ نکالا" وہ مسکرائی، اسکی آنکھوں میں بدلے کی آگ دکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے تم مجھ تک نہیں پہنچ سکو گے اب مجھے ہی تم تک پہنچنا پڑے گا وہ بھی اپنے طریقے سے تاکہ تمہارا مقصد جان سکوں" وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی جس پہ دھول جمی تھی اس نے انگلی سے دھول پہ انگلش میں "revenge" لکھا۔

وہ وہاں سے اٹھ کر اپنی الماری کی طرف آئی اور مسکراتے ہوئے اس چیز کو باہر نکالا جس کے استعمال سے وہ اپنے دشمن کے مقاصد سے واقف ہو سکتی تھی۔

وہ ایک ماسک اور نقلی گھنگریا لے بال تھے جو دیکھنے میں بالکل اصلی لگتے تھے۔

اس نے دونوں چیزوں کو خود پہ لگایا اور شیشے میں دیکھ کر مسکرا نے لگی۔
"پرفیکٹ"

اب مجھے پہلے یہ پتا کرنا ہو گا کہ وہ شخص کہاں ہے اس وقت؟ اور اس کے لیے مجھے اسکے گھر جانا پڑے گا" وہ بہت سوچ سمجھ کر عمل کر رہی تھی۔

"چلو پھر وہی چلتے ہیں" اس نے اپنا موبائل اور پرس اٹھایا اور ایک نظر پھر سے شیشے میں خود کو دیکھ کر کمرے سے نکل گئی۔

"بڑی بی بی چھوٹے صاحب آگئے ہیں" ملازم نے جیسے انکے کان میں سرگوشی کی جس پر وہ دونوں فوراً چو کنا ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے جان بوجھ کر اسکے رشتے کے لیے ایک فیملی کو شام کی چائے پہ بلایا تھا۔
ناصر صاحب تو فوراً اٹھ کر اسکے پاس آگئے کہ کہیں وہ مہمانوں کے سامنے کچھ بھی نہ بول دے۔
"دانی آج دیر ہو گئی بیٹا تمہیں۔"

"اسلام و علیکم ڈیڈ، بس ایک ضروری کام تھا" یہ کہتے ساتھ اسے وافیہ یاد آئی۔
"وعلیکم السلام، اچھا سنو گھر میں مہمان آئے ہیں تو تم اچھے سے مناسب سے اوکے" وہ دونوں بس اس
لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتے تھے جس کو وہ پسند کرتا تھا مگر انہیں بتانے کو تیار نہیں تھا۔
انکی بات پر وہ جو آگے بڑھ رہا تھا ایک دم سے رک کر پیچھے انہیں دیکھنے لگا۔
"کیا مطلب ڈیڈ؟" اس نے بھنویں اچائیں۔

"وہ تمہارے رشتے کے لیے ماما نے ایک فیملی کو بلایا ہے تو جی کہہ رہا ہوں"
"ڈیڈ جب میں نے منع کیا تھا تو پھر یہ سب کیا ہے؟" وہ خفگی سے کہتے آگے بڑھا۔
"اچھا کو سنو تو بیٹا تمہاری گرینی نے ہی،" وہ اسے روکنا چاہتے تھے لیکن وہ انکی ایک نہ سنتے ہوئے اندر
داخل ہوا وہ بھی اسکے پیچھے اندر آتے ہوئے اسے سمجھا رہے تھے پھر اس کے اندر گھسنے پر چپ ہو گئے۔
"یہ ہے میرا پوتا وردان مصطفیٰ، دانی یہاں آؤ میرا بچہ" انہوں نے اسے اشارہ کیا جس پر اس نے خفگی سے
انہیں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسلام وعلیم گرینی" اس نے انہیں سلام کیا اور ایک نظر مہمانوں پہ ڈال کر وہ آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ رک گیا۔

"یہ تو،" وہ انکے ساتھ آئی ہوئی اس لڑکی کو دیکھ کر چونک گیا جس کے ہاتھ میں ڈیڑھ سال کا بچہ تھا اور وہ اسے مستقل چپ کرانے میں لگی ہوئی تھی۔

"یہ،" وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں آگے بڑھ رہا تھا۔

"یہ میری وائف ہیں اور یہ ہمارا بیٹا ہے زارون حیدر" اس لڑکی کے شوہر نے وردان کو جب اپنی بیوی کی طرف بڑھتا دیکھا تو فوراً اٹھ کر اسکے پاس آگیا اور مسکراتے ہوئے اس کا تعارف کروایا جس پر وہ لڑکی مسکرا کر وردان کو دیکھنے لگی۔

"کتنا کیمپیریزن ہے دونوں میں" وہ جیسے اب تک حیران تھا۔

"جی،" اس لڑکی کے شوہر نے اسے منہ ہلاتے دیکھا تو پوچھ لیا۔

اسے وردان کی حرکت اچھی نہیں لگی تھی وہ جس طرح اسکی بیوی کو دیکھ رہا تھا اس سے اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔

"دانی، کیا ہوا؟" گرینی اور اسکے ڈیڈ نے بھی جب اسے اس طرح اس لڑکی کو گھورتا دیکھا تو حیران رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"کک کک کچھ نہیں گرینی، میں چینیج کر کے آتا ہوں" وہ جیسے اس ٹرانس سے باہر آیا اور ان سب سے ایکس کیوز کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"چھوٹے صاحب آپ کو گرینی اور بڑے صاحب نیچے بلا رہے ہیں" ملازم کے پیغام پر وہ مجبوراً اٹھا اور اپنا موبائل لے کر نیچے چلا آیا۔

"دانی مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی، تم جب سے آئے ہو اپنے کمرے میں بند ہو وہ لوگ کیا سوچیں گے بیٹا؟" وہ جیسے ہی نیچے آیا ناصر صاحب اٹھ کر اسکے پاس آئے جس پر اس نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی چیر کھسکا کر بیٹھ گیا۔

"کون لوگ ڈیڈ؟" اس نے چیر کی پشت پر سر ٹکایا۔

"جو آج تمہارے رشتے کے لیے آئے تھے" انکی بات پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
"مجھے شادی وادی نہیں کرنی ابھی اور گرینی" وہ انکی طرف جیسے ہی مڑا انہوں نے رخ موڑ لیا۔
"کیا ہوا؟" اسے انکی حرکت کچھ سمجھ نہیں آئی۔

"ماماناراض ہیں تم سے" اپنے باپ کے بتانے پر وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔
"بٹ وائے گرینی" اس نے انکے ہاتھ پکڑ لیے۔

Posted On Kitab Nagri

"بات نہ کرو تم مجھ سے، ایک تو پہلے اس لڑکی کو گھورتے رہے جو تمہاری ہونے والی بھابی تھی اور دوسرے یہ کہ اپنے کمرے میں جانے کے بعد بالکل بھول گئے کہ نیچے کتنے خاص مہمان آئے ہوئے تھے"

"بھابی؟" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"ہاں بھابی، اس لڑکی کی نندکارشتہ آیا ہے تمہارے لئے، بہت اچھے لوگ ہیں، ہمیں تو انکی فیملی بہت اچھی لگی لیکن تمہاری حرکتیں انہیں کچھ مشکوک لگ رہی تھیں اس لیے انہوں نے وقت مانگا ہے" انکے تفصیل سے بتانے پر وہ کھڑا ہو گیا۔

"یہ نہیں ہو سکتا، گرینی ڈیڈ میں نے آپ لوگوں کو منع کیا تھا پھر آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے"

"آخر کیا برائی ہے اس رشتے میں، اتنی اچھی لڑکی ہے، تم دیکھو گے تو دیکھتے رہ جاؤ گے" انکی بات پر وہ انکی طرف مڑا۔

"آپ نے دیکھا ہے؟" اس کی بات پر وہ ناصر صاحب کو دیکھنے لگیں۔

"تصویر میں دیکھا ہے"

"واؤ گرینی واؤ، تصویر میں دیکھا ہے خود نے اور مجھے کہہ رہی ہیں دیکھو گے تو دیکھتے رہ جاؤ گے، آپ شاید بھول رہی ہیں کہ وردان مصطفیٰ کی نظر میں کوئی اتنی آسانی سے نہیں چٹتا، اور مجھے عام چیزیں کبھی بھی اڑیکٹ نہیں کرتیں" وہ کہہ کر دوبارہ چیر پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عام چیزوں سے کیا مطلب ہے تمہارا؟" گرینی نے اسے گھورا جس پر وہ ہنس دیا۔

"اوہ گرینی عام چیزیں مطلب وہ خوبصورت چیزیں جو سب کی نظر میں خوبصورت ہوں لیکن مجھے وہ چیزیں اچھی لگتی ہیں جسے کوئی دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا، آپ کو یاد ہے بچپن میں مجھے اکثر وہی کھلونا پسند آتا تھا جسے رمشہ دیکھتی بھی نہیں تھی" وہ مسکرا کر بتا رہا تھا۔

گرینی: "ہاں یاد ہے اور تمہیں اب بھی وہی چیزیں پسند آتی ہیں جو بہت عام ہوتی ہیں جنکی کوئی اہمیت نہیں ہوتی"

وردان: "نہیں گرینی، وہ چیزیں آپ لوگوں کی نظر میں عام ہوتی ہیں مگر میری نظر میں ان سے خاص چیز کوئی نہیں ہوتی، میری نظر میں اس چیز کی بہت اہمیت ہوتی ہے"

"اچھا ابھی یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ لڑکی سے ملنے کب جا رہے ہو؟" ناصر صاحب نے اس سے پوچھ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے ڈیڈ" اس نے پھر چسیر کی پشت پر سر ٹکایا۔

"اور آپ امریکہ کب جا رہے ہیں؟ ارادہ کر لیں اب آپ جانے کا" وہ انہیں جان بوجھ کر امریکہ بھیجنا چاہتا تھا کیونکہ یہاں رہنے سے وہ اسکی شادی کروا کر ہی دم لیتے جو وہ نہیں چاہتا تھا۔

"پہلے تم شادی کے لیے ہاں کرو پھر یہ امریکہ جانے کے لیے ہاں کرے گا" ناصر صاحب کے بجائے گرینی کے کہنے پر اس نے انہیں گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا تو فلحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے گرینی اب آپ دونوں جانیں اور انکا امریکہ والا بزنس" وہ کہہ کر مسکراتے ہوئے اٹھ گیا۔

"دانی تمہیں شادی کرنی ہی ہوگی" انکی بات پر وہ جاتے جاتے مڑا اور پھر الٹا چلتے ہوئے مسکرایا۔
"چلیں دیکھتے ہیں" وہ واپس مڑ کر چلا گیا۔

"ماما میں کہہ رہا ہوں آپ کو یہ لڑکا نہیں مانے گا اتنی آسانی سے" انہوں نے تھکے ہوئے انداز میں چیئر سے ٹیک لگائی۔

"اور میں بھی دیکھتی ہوں یہ کب تک چھپاتا ہے ہم سے؟" گرینی کچھ سوچ کر مسکرا دیں۔

"گرینی سے اس لڑکی کا پوچھنا تھا لیکن ان لوگوں نے مجھے اپنی ہی باتوں میں الجھا کر رکھ دیا اففف، اگر پوچھوں گا تو گرینی سو سوال کریں گی، اب کیا کروں؟" وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں گرینی سے کہہ دیتا ہوں کہ مجھے اس لڑکی سے ملنا ہے مگر اسی کے گھر پہ اور اگر وہ مجھے اچھی نہیں لگی تو پھر اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی" اس آئیدیے کے آتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا مگر پھر واپس بیٹھ گیا۔

"نہیں یہ ٹھیک نہیں ہے وہ ایک لڑکی ہے اگر اس نے اپنے دل میں میرے لیے فیملینگز پیدا کر لیں تو مشکل ہو جائے گا، اففف اب کیا کروں میں؟" وہ واپس سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یا اللہ پلیز کچھ مدد کر، میں بس اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں مجھے کیوں لگ رہا ہے جیسے وہ،،" اسے وہ لڑکی یاد آئی جو آج اس کے گھر آئی تھی۔

"ارے ہاں بابا سے انکے گھر کا ایڈریس یا فون نمبر لیتا ہوں" اس خیال کے آتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور نیچے چلا آیا۔

ملازم سے اسے انکے گھر کا ایڈریس تو مل گیا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس ایڈریس پہ جا کر کیا کہے گا اسے تو کسی کا نام ہی نہیں پتا۔

"زارون، ہاں زارون حیدر یہی نام تھا ناں بچے کا" وہ مسکرایا۔
"وردان یو آر گریٹ" وہ ایڈریس لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

وہ بہت احتیاط سے قدم بڑھا رہی تھی کبھی آگے دیکھتی کبھی پیچھے دیکھتی بالآخر اس نے رک کر گہری سانس لی۔

"وافیہ اگر ایسے پھونک پھونک کر قدم رکھو گی تو اپنے مقصد تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤ گی" اس نے چند منٹ آنکھیں بند کیں اور ایک دم سے آنکھیں کھول کر غصے سے آگے بڑھی۔

اس کے دروازے پر پہنچ کر اس نے زور سے بیل پہ ہاتھ دبائے رکھا۔

جیسے ہاتھ رکھ کر ہٹانا بھول گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے بھی آرہی ہوں کون بے صبر ہے؟" اندر سے ایک عورت کی آواز پر اس نے اپنے چہرے کے تاثرات مزید کرخ کر دیے۔

"کون ہے؟" ابھی وہ عورت دروازے کے پاس پہنچی ہی ہوگی جب اندر سے ایک آدمی کی آواز آئی وہ یہ آوازیں پہچانتی تھی۔

"پتا نہیں جی ابھی دیکھتی ہوں، ارے آگئی ناں" اس کی آنکھیں نم ہونے ہی لگیں تھیں کہ اس نے فوراً بے دردی سے انہیں رگڑ کے صاف کیا اور بیل پر سے ہاتھ اٹھا دیا۔
اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک عورت پے باہر جھانکا۔

"کون ہے؟ کیا ہے صبر نہیں ہوتا، کون ہو تم؟" اس عورت نے اسے ڈانٹا جس پر اس نے غصے سے اسے دیکھا اور پھر اسے تقریباً دھکادے کر اندر داخل ہوئی اور اندر گھستے ہی دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔
"ڈاکو ڈاکو سنیں جی ڈاکو،" اس سے پہلے کہ وہ مزید چلاتی اس نے اس کے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھا جس پہ گلوڑ چڑھے ہوئے تھے۔

www.kitabnagri.com

"ڈاکو" وہ کہہ کر اندر بڑھنے لگے مگر اس نے پھرتی سے انکار استہ روک لیا۔

اب صورتحال یہ تھی کہ اس نے ایک ہاتھ سے اس عورت کا منہ بند کیا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس آدمی پہ پسٹل تانی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"خبردار جو یہاں سے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو، جان سے مار دوں گی تم لوگوں کو میں" اسکی آواز کی کر خنگی پہ وہ دونوں خاموش کھڑے ہو گئے۔

وہ خود نہ جانے کیسے ان دونوں سے اس طرح بات کر رہی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسی بد تمیز ہو جائے گی مگر اسے ایسا بنادیا گیا تھا۔

"ہم سے کیا چاہتی ہو تم بیٹا؟ ہم تو دو بوڑھے یہاں اکیلے رہتے ہیں اور ہمارے پاس تو ایسا کچھ ہے بھی نہیں کہ تم لوٹ کر لے جاؤ" اس عورت نے دھیمی آواز میں روتے ہوئے کہا جس پر اسے واقعی میں غصہ آیا۔

"چپ، خبردار جو مجھے بیٹا کہا تو" اس نے پستل دکھائی جس پر اس عورت نے ڈر کر منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔
"نہیں نہیں تمہیں بیٹا نہیں کہا اس نے، یہ تو پاگل ہے غلطی سے کہہ دیا ہو گات ت تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں آئی ہو؟" اب کی بار وہ آدمی اس سے مخاطب ہوا۔

"سب پتا چل جائے گا، پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا بیٹا کہاں ہے؟" اسکی بات پر اس آدمی نے اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی کیونکہ اس نے بلیک ماسک پہنا ہوا تھا۔

"میں اپنا چہرہ بھی دکھا دوں گی مگر پہلے میری بات کا جواب دو" اس آدمی کی حرکت پہ وہ مسکرا کر پوچھنے لگی جس پہ وہ پیچھے ہو گیا۔

وہ دونوں خاموش کھڑے تھے ج بھی وہ دھاڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کچھ پوچھا ہے جواب دو مجھے ورنہ" اس نے دونوں پہ پسٹل تانی جس سے وہ دونوں ڈر گئے۔

"ہمارا کوئی بیٹا نہیں ہے" اس آدمی کی بات پر وہ آگے بڑھی۔

"جھوٹ بولنے کا انجام جانتے ہو؟" اس نے پسٹل کی نوک اس کے ماتھے پر رکھی۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا ہمارا واقعی کوئی بیٹا نہیں ہے" اس آدمی نے اب کی بار مضبوط لہجے میں کہا جس پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"یہ سچ کہہ رہے ہیں ہمارا اب کوئی بیٹا نہیں ہے جو ایک تھا وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اب ہمارا کوئی نہیں ہے ہم ہی ایک دوسرے کے ہیں بس" اس عورت نے ڈر کے مارے سچ بتایا کہ کہیں وہ اسکا آخری سہارا بھی نہ چھین لے جبکہ انکی بات پر اسے بالکل یقین نہیں آیا۔

"تم لوگوں کو کیا لگتا ہے تم لوگ کوئی بھی کہانی بناؤ گے اور میں یقین کر لوں گی، سیدھی طرح بتاؤ کہاں چھپایا ہوا ہے اس کمینے کو؟" وہ پھر دھاڑی مگر اس بار وہ آدمی اس سے زیادہ تیز دھاڑا۔

"کہانی نہیں ہے یہ نہ جھوٹ ہے، تمہیں یقین نہیں آ رہا تو نہ کرو یقین، مارنا ہے ہمیں مار دو مگر مہربانی کر کے اب اس ___ (گالی) کا نام مت لو" اسکی بات پر وہ دنگ رہ گئی۔

یعنی وہ دونوں واقعی سچ کہہ رہے تھے ورنہ کون باپ اپنے بیٹے کو گالی دیتا ہے؟

اس آدمی کی بات پر وہ عورت تڑپ کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔

"ایسے مت کہو بیٹا تھا وہ ہمارا"

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا تھا مطلب اب کہاں ہے؟" اس نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"مر گیا ہو گا اور مر ہی گیا ہو تو اچھا ہو"

"اللہ نہ کرے کچھ بھی کہتے رہتے ہیں" اس عورت کی ممتاز ٹپ رہی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو وہ زندہ ہو اور پھر سے زمانے میں ہمیں رسوا کر دے" انہوں نے ایک قہر برساتی نگاہ اپنی

بیوی پہ ڈالی۔

"وہ زندہ ہے" اس نے گویا انہیں بتا کر انکے سر پہ بم پھوڑا۔

"کیا مطلب؟ تم کیسے جانتی ہو اسے اور تم ہمیں کیسے جانتی ہو اور اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی

تھی؟" اس کی بات پر اس آدمی کو اچانک یاد آیا تو اس نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے جس پر

اس نے قہقہہ لگایا اور گھر کے دروازے پر پہنچی پھر پیچھے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا۔

"میں جو بھی ہوں مگر یاد رکھنا تمہارے بیٹے کی موت میرے ہاتھوں ہی ہو گی" اس نے انگلی اٹھا کر غصے

سے دونوں کو دیکھا اور پھر گھر سے باہر نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

"میرا دل بیٹھا جا رہا ہے وہ مار دے گی ہمارے بیٹے کو" وہ عورت قریب رکھی کر سی پہ بیٹھ گئی۔

"اچھا ہے اگر وہ یہاں آیا تو پھر میرے ہاتھوں مرے گا" آدمی کی بات پر عورت حیرت سے اپنے شوہر کو

دیکھنے لگی۔

"تمہارے پاس دل نہیں ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

"تھا مگر تمہارے بیٹے نے اسے مار دیا اس لئے اب مجھ سے بالکل بھی رحم کی توقع نہیں رکھنا" وہ کہہ کر اندر چلے گئے۔
اور وہ سسکیوں سے رونے لگیں۔

وہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں آکر مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔
"اسکے ماں باپ کو تو خبر ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے؟ اب کیا کروں میں؟ کہہ تو آئی ہوں کہ اسے مار دوں گی لیکن اسے ڈھونڈوں کہاں؟
وہ جب سوچ کر تھک گئی تو بیڈ پر بیٹھ گئی۔
"ایک بار نظر آؤ مجھے صرف ایک بار پھر دیکھنا کیا کرتی ہوں میں تمہارے ساتھ" وہ تصور میں اس سے مخاطب ہوئی اس کی آنکھیں لال ہونے لگیں تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اریٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ اس ایڈریس پہ پہنچ تو گیا تھا لیکن اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟
وہ اس گھر سے کافی دور ایک درخت کے سائے میں کھڑا تھا کیونکہ اس کا اندر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔
"اگر اس لڑکی کا اس سے کوئی رشتہ نہ ہوا تو، میں تو برا بھنسوں گا، اور ساتھ میں پھر ہو سکتا ہے اس کی نند
میرے گلے پڑ جائے، نہیں نہیں میں یہ رسک نہیں لے سکتا" وہ اپنی طرف سے الٹی سیدھی باتیں سوچ
کر وہاں سے نکلنے لگا۔

"لیکن اتنی مشابہت کوئی ایسے ہی نہیں رکھتا، ضرور ان دونوں کا کوئی لنک ہوگا، اللہ مالک ہے میں پوچھ
لیتا ہوں" اس خیال کے آتے ہی اس نے قریب سے گزرتے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا جس پر اس بچے
نے اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ادھر آؤناں بیٹا" جب اس کے دوسری بار بلانے پہ بھی وہ نہیں آیا تو اسے غصہ آنے لگا۔

اس نے اپنی جیب میں جیسے ہی ہاتھ ڈالا بچہ اسے دیکھ کر 100 کی اسپیڈ سے ہی بھاگ گیا۔

"ابے سالے کہاں بھاگ رہا ہے رکو،، بھاگ گیا" وہ اس کے پیچھے جا ہی رہا تھا لیکن بچے کی اسپیڈ بہت تیز تھی اس لئے وہ رک گیا۔

"یہ آج کل کے بچے بھی بہت تیز اور خراب ہو گئے ہیں" اس نے رک کر کسی اور راہگیر کا انتظار کیا۔

گلی سنسان تھی اور دوپہر کا وقت تھا اس لئے وہاں کسی کا گزر نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا کروں؟ اس طرف تو کوئی آ ہی نہیں رہا" ابھی وہ جانے کا سوچ ہی رہا تھا جب اسے ایک لڑکی آتی دکھائی دی۔

"اس سے پوچھ لیتا ہوں کہ کہاں رہتی ہے؟" وہ فوراً آگے بڑھا۔

"ایکس کیوزمی" اسکی آواز پر لڑکی کی نہیں بلکہ اور تیز چلنے لگی جس پر اس نے پہلے اپنے سر پہ ہاتھ مارا پھر بھاگ کر اس تک پہنچا جس پر وہ لڑکی ڈر گئی۔

"نہیں نہیں پلیز آپ ڈریے مت، ایکچولی مجھے آپ کی تھوڑی سی ہیلپ چاہیے" اس کی بات پر اس لڑکی نے سکون کا سانس لیا۔

"جی بولیں میں کیا مدد کر سکتی ہوں آپ کی؟"

"آپ کہاں رہتی ہیں؟" اسکی بات پر وہ لڑکی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"افف، دیکھیں مجھے ایک بہت ضروری کام ہے اسی لئے پوچھ رہا ہوں مجھے غلط مت سمجھیں" وہ زندگی میں شاید دوسری دفعہ اس طرح کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا۔

"میں یہاں سے دوگلی چھوڑ کر رہتی ہوں" اس کی بات پر لڑکی کو تھوڑا اطمینان ہوا تو اس نے اپنے گھر کا بتایا جس پر وردان نے سکھ کا سانس لیا۔

"اوکے گڈ ہے، اب میری بات سنیں اس گھر میں جائیں اور کہیں زارون حیدر کی ماں سے ملنا ہے اور جیسے ہی وہ آپ سے ملے تو اسے یہ دے دیجیئے گا اور کہئے گا کہ اس نمبر پر فون کریں کوئی آپ سے ضروری بات کرنا چاہتا ہے" اس کی بات پر وہ لڑکی اچنبھے سے اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے غلط مت سمجھو پلیز مجھے کسی کی ہیلپ کرنی ہے" وہ اب اس کے بار بار گھورنے سے کوفت زدہ ہو رہا تھا۔

"اور اگر وہ نہیں آئیں باہر تو؟"

"تو آپ واپس آجانا" اسکی بات پر وہ لڑکی پرچی ہاتھ میں لے کر مڑ گئی۔

"اچھا سنو اگر وہ اکیلی ہی دروازے پہ ہوں تب ہی یہ نمبر انہیں دینا اور نہ نہیں دینا" اب کے وہ لڑکی غصے سے اسکی طرف مڑی۔

"اچھا اور تب میں کیا کہوں گی انہیں کہ میں کیوں آئی ہوں؟" وہ کٹیلی نگاہوں سے اسے گھورنے لگی۔

وردان اسکی بات سن کر ایک لمحے کے لیے چپ ہو گیا پھر مسکرا کر اپنے جیب سے ایک رومال نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ، تو پھر آپ انہیں یہ دے دینا اور پوچھنا یہ آپ کے بیٹے کا تو نہیں ہے؟ وہ بولے گی ہاں لیکن آپ کون ہے اور میرے بیٹے کا نام کیسے جانتی ہیں وغیرہ وغیرہ تو آپ انہیں کہنا کل آپ جب گھر سے نکلی تھی تو یہ آپ کے بیگ سے گر گیا تھا"

"پکڑیں اور اب جائیں پلیز" اس نے اسے وہ رومال پکڑا یا جسے پکڑ کر وہ اسے گھورتی آگے بڑھ گئی۔

"تھینک گاڈ" اسکے جانے کے بعد وہ اسی درخت کی اوڑ سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ لڑکی اب گھر کی بیل بجا رہی تھی اور پھر اس نے مڑ کر اسے دیکھا جس پر اس نے اسے آگے دیکھنے کا اشارہ کیا۔

"یس؟" دروازہ کسی لڑکی نے کھولا تھا مگر وردان کو اتنی دور سے نظر نہیں آیا کہ دروازے پہ کون ہے؟

"اسلام و علیکم، وہ مجھے زارون حیدر کی ماما سے ملنا ہے" اس کی بات پر وہ لڑکی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"جی بولیں میں ہی ہوں زارون حیدر کی ماما" اس لڑکی کو دیکھ کر وہ لڑکی چکرا گئی، وہ تو سمجھی تھی زارون

حیدر کی ماں کوئی بڑی ایجنڈ ہوں گی مگر وہ تو بالکل ینگ تھی۔

"جی فرمائیے" اسے خاموش دیکھ کر وہ لڑکی پھر سے پوچھ بیٹھی۔

"یہ آپ کے لیے ہے کسی نے دیا ہے کہا ہے کہ بہت ضروری بات کرنی ہے اسے آپ سے آپ اسے

فون کر دینا" وہ لڑکی کہہ کر رکی نہیں فوراً اسکی طرف آنے لگی۔

"لیکن، ارے سنو تو" وہ روکتی رہ گئی مگر وہ رکی نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی نے پرچی پہ لکھا نمبر دیکھا اور پھر سوچ میں پڑ گئی۔

"یہ لیس رومال، اور مجھے بتائیں یہ سب کیا تھا؟ میں تو سمجھی تھی کہ وہ لڑکی ایچڈ ہوگی مگر وہ تو اتنی ینگ اور خوبصورت تھی، کیا آپ اسکا گھر برباد کرنے کا سوچ رہے ہو؟" اسکی بات پر وردان نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

"کیا کیا سوچ رہی ہیں اپنی طرف سے آپ؟ میں اتنا گیا گزرا نہیں ہوں کہ کسی لڑکی کا ہنستا کھیلتا گھر اجاڑ دوں، بلکہ میں نہیں چاہتا کہ کسی لڑکی کی زندگی خراب ہو اسی لئے یہ سب کر رہا ہوں" وہ کہہ کر اپنی کار کی طرف آیا۔

"بائے داوے آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے میری مدد کی" اسکی بات پر اس لڑکی نے سر کو جنبش دے کر جواب دیا اور پھر اپنے راستے پر چلی گئی۔

اسے جاتا دیکھ کر اس نے بھی گاڑی کا دروازہ کھولا اور وہ بھی اپنے راستے پر چلا گیا۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا فائل چیک کر رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔

اس کی عادت تھی وہ نمبر دیکھے بغیر کال رسیو کرتا تھا۔

"ہیلو" اس نے جیسے مصروف انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو "جواب نہ ملنے پر اس نے دوبارہ پوچھا۔

اب کی بار بھی کوئی رسپانس نہیں آیا جس پر اس نے فون کان سے ہٹا کر موبائل کو دیکھا۔

"ہیلو بھئی کچھ بولو گے بھی یا فون کر کے بھول گئے ہو؟" اب کی بار اس نے تیز لہجے میں کہا جس پر مقابل نے ہلکی آواز میں ہیلو کیا۔

"جی کون؟" کسی لڑکی کی آواز پر وہ بے زار ہوا۔

اسے بہت برا لگتا تھا جب لڑکیاں اسے فون کرتی تھیں لیکن وہ بالکل بھول گیا تھا کہ اس نے آج ایک لڑکی کو خود اپنا نمبر دیا ہے اور فون کرنے کا کہا ہے۔

"آپ نے فون کرنے کا کہا تھا" وہ لڑکی بہت ہلکی آواز میں بات کر رہی تھی جیسے سرگوشی کر رہی ہو۔

اس لڑکی کی بات پر اسے اپنا دوپہر کا کارنامہ یاد آیا تو وہ فوراً گھڑا ہو گیا۔

"اوہ تو آپ ہیں، میں وردان مصطفیٰ، کل آپ ہمارے گھر آئی تھیں" وہ اپنا نام چھپانا چاہتا تھا پر ایسا کر نہیں پایا۔

www.kitabnagri.com

"آپ؟ آپ نے کیوں فون کروایا ہے؟" وہ لڑکی جیسے چونک گئی تھی کل بھی وہ اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا اور آج فون نمبر دے دیا۔

"دیکھیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اس لئے مجھے یہ کرنا پڑا، اور میں معافی چاہتا ہوں

اپنی کل والی حرکت پر" اس سے پہلے کہ وہ فون بند کر دیتی اس نے معافی مانگنا ضروری سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات کرنی تھی آپ کو یوں فون پہ؟" وہ بہت غصے میں لگ رہی تھی جس طرح اس نے طنز کیا تھا۔
"کل جب میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے آپ کے چہرے پر کسی اور کا گمان ہوا اس لئے میں آپ کو دیکھتا رہا
کہ کوئی کسی سے اتنی مشابہت کیسے رکھ سکتا ہے، مجھے آپ سے کچھ باتیں جاننا تھیں اس لیے ہی میں نے
آپ کو نمبر دیا" اس کے تفصیل سے بتانے پر وہ لڑکی تھوڑا نارمل ہوئی۔

"کیا مطلب؟" اس کے کہنے پر وہ موبائل لے کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔
"آپ کسی وافیہ کو جانتی ہیں؟" اس نے کچھ لمحوں بعد پوچھا۔

"وافیہ" اس لڑکی نے اس کا لیا ہوا نام دہرایا۔
"ہاں وافیہ" اسے لگا وہ وافیہ کو جانتی ہے۔

"نہیں، میں تو یہ نام پہلی مرتبہ سن رہی ہوں" اس لڑکی کے تعجب سے کہنے پر وردان کی امید ماند پڑنے
لگی۔

"کیا آپ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہیں؟" اس نے کچھ سوچ کر اگلا سوال کیا جس پر وہاں خاموشی چھا
گئی اور کچھ لمحوں بعد ہی لائن کٹ گئی۔

اس نے جلدی سے ری ڈائل کیا لیکن دوسری طرف سے نمبر بند جا رہا تھا۔
اس نے اپنے ہاتھوں کا مکا بنا کر دیوار پر مار دیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی سوچوں میں گم اسی راستے کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں اسے گولی مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔
اس نے اپنے چہرے کا ماسک اور نقلی بال سب نکال لیا تھا۔
اب اس بندے کا سوراخ لگانے کا ایک ہی طریقہ تھا۔

اسی لئے وہ جان بوجھ کر اپنے پہلے والے حال میں اسی راستے کی طرف آئی تھی تاکہ اس کا کچھ تو پتا چلے۔
"یا اللہ کچھ تو مدد کر" اس نے چلتے چلتے اچانک اوپر دیکھا جب ہی اسکی نظر اوپر مصطفیٰ انڈسٹری پہ پڑی۔
وہ اپنے معاملات میں اس قدر گم تھی کہ اسے وردان کے بارے میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا اب جب
اس کے نیم پلیٹ پہ نظر پڑی تو بے اختیار اسے ہسپتال والا وردان مصطفیٰ یاد آیا جس نے اس پہ کڑی نگرانی
کی تھی۔

اس کا رویہ یاد آتے ہی وہ بڑبڑائی۔

"پاگل، بڑا آیا مجھ پر رعب ڈالنے والا" وہ آگے بڑھی اور اس کی آفس کی بلڈنگ کے پاس پہنچ کر اس نے
بس ایک نظر اسکی بلڈنگ پہ ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔

www.kitabnagri.com

اسی پل گولی چلنے کی آواز آئی وہ فوراً پاس کھڑی گاڑی کے پیچھے چھپ کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔
وہاں بھگدڑ مچ چکی تھی لوگ خوفزدہ ہو کر یہاں وہاں بھاگ رہے تھے ایک وہی تھی جو ہر چیز سے
بے گانہ ہو کر اس شخص کو تلاش کر رہی تھی جیسی اس کی نظر سامنے درختوں کے پیچھے چھپے سائے پہ پڑی
جو یہاں وہاں دیکھ رہا تھا غالباً وہ اسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پولیس کو شاید کسی نے فون کر دیا تھا اسی لیے پولیس وہاں پہنچ چکی تھی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کر رہی تھی۔

وہ فوراً وہاں سے ہٹی اور دوسری طرف سے انہی درختوں کے پاس آئی جہاں دو منٹ پہلے وہ شخص موجود تھا مگر پولیس کو دیکھ کر فوراً بھاگ نکلا تھا۔

مگر اس نے اسے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ اسے پیچھے آئی تھی۔
وہ چلتے چلتے رک گئی۔

"اس نے پچھلی بار بھی یہی سے گولی چلائی تھی، اس کا مطلب ہے کہ وہ یہیں سے مجھے دیکھ کر گولی چلاتا ہے تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے" وہ مسکرائی، اسے سوراخ مل چکا تھا وہ بے اختیار شکر ادا کرنے لگی۔

"جی ٹھیک ہے آپ آجائے گا کل، پھر دیکھتے ہیں" وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جیسے ہی وہ فون بند کر کے اپنی چیرپہ بیٹھا گولی چلنے کی آواز پر فوراً کھڑکی کی طرف آیا۔

نیچے بھگدڑ مچی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود اس نے بھیڑ میں اس لڑکی کو دیکھ لیا تھا۔

وہ بھاگ کر نیچے آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا وہاں سے جا چکی تھی۔

اس نے پاگلوں کی طرح اسے یہاں وہاں دیکھا مگر وہ اسے کہیں نہیں نظر آئی۔

اس کو اس طرح دیکھ کر پولیس آفسر اسے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ جانتے ہیں یہ سب کیسے ہوا اور کس نے کیا؟" وہ کڑے تیور لے کر پوچھ رہا تھا۔
"اگر مجھے پتا چل جائے تو میں اس شخص کو زندہ گاڑ دوں گا" وردان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔
اس سے پہلے کہ وہ اسے جواب دے کر وہاں سے نکل جاتا اسکی نظر سامنے سے آتی وافیہ پہ پڑی تو وہ بھاگ کر اسکی طرف آیا۔

"آریو اوکے؟" وافیہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔
"یس آئی ایم"

"میرے ساتھ چلو زرا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔
"وردان ہاتھ چھوڑو میرا، سب دیکھ رہے ہیں" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وردان کی گرفت مضبوط تھی۔

"یہ آپ کی کون ہیں؟ زبردستی کیوں کر رہے ہیں آپ؟" پولیس والا آگے بڑھا، پولیس والے نے اسے پہچانا نہیں تھا۔
www.kitabnagri.com

"مجھے ان سے بات کرنی ہے اور بے فکر رہیں یہ مجھے جانتی ہیں" اس نے پولیس والے کو جواب دیا اور پھر بغیر اسکی بات سنے اسے آگے لے جانے لگا۔
"ایک منٹ" پولیس آفسر نے اس کا راستہ روکا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا آپ انہیں جانتی ہیں؟" اس نے کڑے تیوروں سے وافیہ سے پوچھا جس پر اس نے وردان کو چونک کر دیکھا اور دھیرے سے مسکرا کر پولیس والے کی طرف متوجہ ہوئی اور رونی صورت بنا کر نفی میں سر ہلایا۔

"میں نہیں جانتی انہیں یہ مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں" اس کی چالاکی پر وردان بالکل شاکڈ رہ گیا۔

"کیوں بھی تو تو کہہ رہا تھا کہ یہ تجھے جانتی ہے" اس نے وردان کا گریبان پکڑا جس پر وہ جو وافیہ کو دیکھ رہا تھا اس کی طرف مڑا۔

"وردان مصطفیٰ فروم مصطفیٰ انڈسٹری" اسکی بات پر پولیس والے نے اس کا گریبان چھوڑ کر اسے سلام کیا جسے دیکھ کر اب شاکڈ رہ جانے کی باری وافیہ کی تھی۔

"سوری سر آپ تو امریکہ گئے تھے اس لئے میں نے پہچانا نہیں" وہ وردان سے معذرت کر کے وافیہ کی طرف مڑا۔

www.kitabnagri.com

"اور بی بی تم، اندر کروں تمہیں میں اب پولیس والے سے غلط بیانی کے جرم میں، تم شاید سر کو جانتی نہیں ہو، سر کسی لڑکی کا ہاتھ تو دور کسی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور تمہیں لے کر جا رہے ہیں تو،،،" وہ وافیہ کو اور بھی بہت کچھ سناتا جب وردان نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا اور آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"او کے سر، آئی ایم سوری اگین" وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گیا جبکہ اس نے اپنا رخ وافیہ کی طرف موڑا۔
"کسی سے دشمنی ہے تمہاری؟" اس کے اچانک پوچھنے پر وافیہ کچھ دیر اسے حیرت سے دیکھتی رہی۔
"ہو بھی تو تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ یہ میرا معاملہ ہے اور میں اپنے معاملات خود حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں" وہ اسے کہہ کر رخ موڑ گئی۔

اسکی بات پر وردان نے چند منٹ اسے دیکھا اور پھر اپنے آفس میں چلا گیا۔
وافیہ نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا لیکن اسے جاتے دیکھ کر وہ طنزیہ مسکرائی۔
"یہ محبت کے دعوے کرنے والے اکثر جھوٹے نکلتے ہیں" وردان کو جاتا دیکھ کر اس کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔

وہ تھکا ہار گھر میں داخل ہوا لیکن گھر میں خلاف معمول سناٹا ہو رہا تھا جس سے وہ چونک گیا۔
"بابا، بابا، گرینی اور ڈیڈ کہاں ہیں؟" اس نے ملازم سے پوچھا جس پر اس نے گردن جھکا دی۔
"کیا ہوا بابا؟" وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔

"چھوٹے صاحب گرینی اور بڑے صاحب آپ سے خفا ہو کر ایک کمرے میں بند ہو گئے ہیں" ملازم کی بات سن کر اس نے سکھ کا سانس لیا ساتھ حیرانی بھی ہوئی۔
"مگر کیوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"وہ جو آپ کے رشتے والے آئے تھے ناں صاحب انہوں نے انکار کر دیا رشتے سے "ملازم کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

"چلیں ٹھیک ہے میں انہیں جا کر مناتا ہوں "وہ کہہ کر آگے بڑھا۔

"نہیں صاحب، بڑے صاحب نے منع کیا تھا کہ آپ اس کمرے کے آس پاس نہیں بھٹکیے گا "ملازم نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا۔

"بابا آپ فکر نہ کریں آپ کھانا لگائیں میں ان دونوں کو لے کر آتا ہوں "

"جی بہتر "

"ارے یار گرینی کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو؟ اس بار میں تو ریڈی تھا ناں اب ان لوگوں نے منع کر دیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ "اس کے ڈیڈ نے اسے کمرے میں آنے کی اجازت تو دے دی تھی مگر وہ دونوں اس سے بات نہیں کر رہے تھے۔

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، بناؤ اسکو جو تمہیں جانتا نہ ہو "ناصر صاحب نے خفگی سے کہہ کر رخ موڑا۔

انکی بات پر اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھاناں گرینی اب ناراضگی ختم بھی کریں پلیز" اس نے انکے ہاتھ پکڑ لیے جس پر انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے ایک شرط پر" وہ چونکا اسے کچھ کھٹکا۔
"وہ کیا؟"

"پہلے تم اس لڑکی کا نام بتاؤ جو یہاں رہتی ہے" انہوں نے اسکے دل کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ دم بخود رہ گیا۔

وہ کھڑا ہوا اور رخ موڑ گیا۔

"گرینی یہاں کوئی بھی نہیں رہتا آپ دونوں کے علاوہ" اس نے رخ موڑے بغیر کہا جس پر گرینی نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔

وہ کھڑی ہوئیں اور اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئیں۔

"دانی" انکو اپنے پیچھے دیکھ کر وہ سٹپٹا گیا۔
www.kitabnagri.com

"جی"

"اب اگر مجھے کچھ بھی ہوا تو ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی ضرورت نہیں ہے" انہوں نے سنجیدگی سے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئیں۔

ناصر صاحب نے ایک افسوس بھری نگاہ اس پہ ڈالی اور وہ بھی اپنی ماں کے پیچھے چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"جو لڑکی یہاں رہتی ہے وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی گرینی اور میں اسکے ساتھ زبردستی کا رشتہ نہیں بنانا چاہتا اور اسکے علاوہ کسی اور کو اس دل میں جگہ بھی نہیں دے سکتا، اور یہ بات بھی آپ لوگوں کو نہیں سمجھا سکتا" وہ تھک ہار کر صوفے پہ بیٹھ گیا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی۔

وہ آج کافی دن بعد یہاں آئی تھی۔

ایک کشش تھی جو اسے یہاں کھینچ لاتی تھی۔

وہ اندر جانا نہیں چاہتی تھی لیکن کچھ تھا جو اسے اندر کھینچنا چاہتا تھا۔

وہ اب بھی اسی کشش میں کھڑی سوچ رہی تھی کہ اندر جائے یا نہ جائے کہ ایک طالبہ باہر آئی۔

"آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

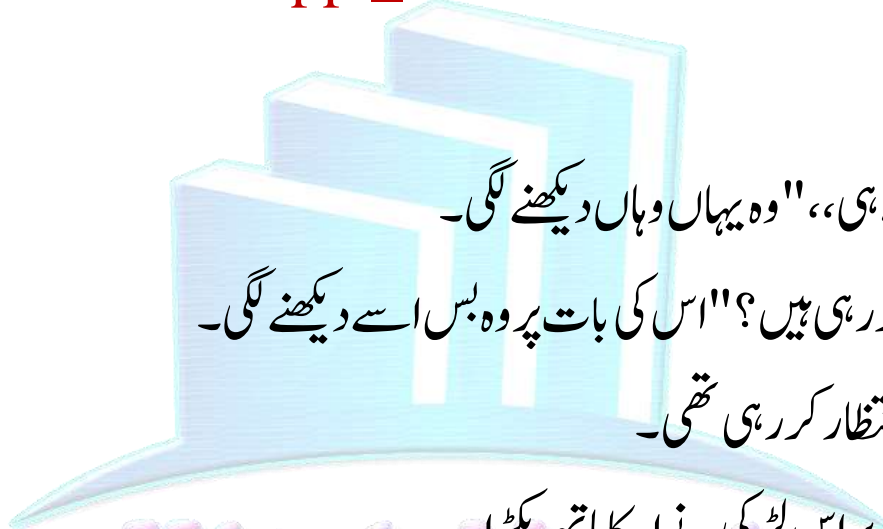
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595



"نہیں میں بس ایسے ہی،" وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

"آپ کسی کا انتظار کر رہی ہیں؟" اس کی بات پر وہ بس اسے دیکھنے لگی۔

وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔

"نہیں" اسکے نہ کہنے پر اس لڑکی نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"تو پھر آپ اندر آجائیں آپ کو اچھا لگے گا" وہ اسے اندر لے جانے لگی۔

www.kitabnagri.com

اندر سینکڑوں کی تعداد میں طالبات بیٹھی تھیں۔ ان سب کے سروں پر اسکارف تھا انہیں دیکھ کر اسے

شرمندگی ہونے لگی اس نے اپنے نیٹ کے دوپٹے کو اچھی طرح پھیلا کر سر پہ ٹکایا۔

"ہم میں سے بہت سے لوگ گناہوں میں مبتلا تو ہوتے ہیں لیکن ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہم وہ سارے

گناہ چھوڑ دیں، دراصل پتا ہے کیا ہوتا ہے شیطان ہمیں بہکانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور

Posted On Kitab Nagri

پھر ہم اس گناہ کو کرنے کے اتنی عادی ہو جاتے ہیں کہ جب شیطان ہمیں نہیں بہکتا تو اس وقت تک ہم اپنے نفس کے غلام بن چکے ہوتے ہیں، کوئی جھوٹ بولنے کی بری لت میں مبتلا ہے تو کوئی چغلی کرنے کے، ہمیں اسکے متعلق علم بھی حاصل ہے ہمیں پتا ہے کہ یہ غلط ہے گناہ ہے لیکن ہم اپنی عادت و فطرت سے مجبور ہیں "وہ ہمیشہ کی طرح بہت نرم لہجے میں سمجھا رہی تھیں۔

"اب دیکھیں قرآن کریم میں اس کے متعلق کتنی پیاری دعا اللہ نے نازل فرمائی ہے۔

"اے اللہ مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل کر" (سورۃ الشعراء)

"سورۃ الشعراء کی یہ آیت ایک دعا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اس دعا کو حفظ کریں اور فرض نماز کے بعد اسے لازمی پڑھیں کیونکہ فرض نماز کے بعد مانگی گئی دعا اللہ جلد قبول کرتا ہے "وہ پڑھا رہی تھیں اور وہ انکے لفظ لفظ میں کھوپچی تھی۔

"فرض نماز کے بعد دعا" اسے یاد نہیں آیا کہ اس نے آخری بار نماز کب پڑھی تھی، دعا تو وہ ایسے ہی مانگ لیتی تھی لیکن نماز نہیں پڑھتی تھی۔

www.kitabnagri.com

ٹائم ختم ہو چکا تھا اس لئے ساری طالبات باہر نکل رہی تھیں۔

وہ لڑکی جو اسے لے کر آئی تھی اس نے اسے مسکرا کر دیکھا اور وہ بھی باہر نکل گئی۔

وہ بھی کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ چلتی باہر نکلنے لگی کہ اسے باجی نے دیکھ لیا۔

"ایکس کیوز می، وافیہ "وہ اسکے پاس چلی آئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وافیہ ہی نام ہے ناں؟" انہوں نے مسکرا کر پوچھا۔

"جی اسلام و علیکم باجی" اس نے جھٹ سلام کیا۔

"و علیکم السلام ورحمۃ اللہ، کیسی ہو؟" وہی نرم پھوار سالہجہ۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟" اس کا دل کیا دل میں مچلتا سوال پوچھ لے۔

"الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہوں، آج آپ کو یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی مجھے" انکی بات پر وہ چپ رہی پھر کچھ لمحوں بعد بولی۔

"باجی آپ سے ایک سوال پوچھوں؟" وہ بہت زیادہ جھجک رہی تھی۔

"جی جی ضرور پوچھیں"

"باجی اگر ہم نماز نہیں پڑھتے ہوں صرف دعا مانگتے ہوں تو کیا ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں" اس کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگیں۔

"یہ کس نے کہا آپ سے؟" وہ چپ رہی تو وہ مزید گویا ہوئی۔

"دیکھیں وافیہ نماز اور دعا کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے، آپ کو پتا ہے کہ ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟"

"کیوں کہ یہ ہر مسلمان پہ فرض ہے"

Posted On Kitab Nagri

"بس صرف فرض؟ وافیہ اگر ہم نماز کو فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں ناں تو یہ ہمیں صرف بوجھ لگتی ہے اور اگر ہم اسے محبت، شکر گزاری، اللہ سے بات کرنے کا طریقہ سمجھیں تو پھر یقین جانیں ہر نماز کا بے صبری سے انتظار کرنے لگیں گے اور نوافل کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی" وہ کہہ کر مسکرائیں۔

"اب جب ہم نماز پورے خلوص اور خشوع و خضوع سے پڑھیں گے تو دعا چھوڑنے کا تو کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا اور جس نے نماز کے بعد دعا نہیں مانگی تو اس کا مطلب پتا ہے کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ وہ شخص یا تو پورے خلوص سے نماز نہیں پڑھتا یا پھر وہ مایوس ہو چکا ہے" وہ سمجھا کر اسے سوچتا چھوڑ کر آگے بڑھ گئیں۔

"مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے" وہ تینوں اس وقت کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب وردان نے ان دونوں کو متوجہ کیا اسکی بات پر گرینی نے مسکرا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہوں کہ میں نے کہا تھا ناں یہ خود سب بتائے گا۔

"میں واپس امریکہ جانا چاہتا ہوں" اس نے جیسے ان دونوں پر بم پھوڑا۔

ناصر صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس چلے آئے۔

"کیا ہوادانی؟ تم نے اچانک امریکہ جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

"آپ لوگ میری شادی کرنا چاہتے ہیں تو آپ لوگوں کو جو ٹھیک لگتا ہے آپ لوگ کریں میں اب اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا لیکن میں فلحال یہاں سے جانا چاہتا ہوں" اسکے لیے یہ بہت کٹھن مرحلہ تھا۔

وہ بہت تکلیف سے کہہ رہا تھا۔ نہ وہ گرینی کو دکھ دینا چاہتا تھا نہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ وقت مانگ رہا تھا۔

لیکن اس کی بات سے ان دونوں کو چپ لگ گئی تھی وہ چپ چاپ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

اس نے جلدی جلدی اپنا گیٹ اپ بدلا اور ایک نظر شیشے میں خود کو دیکھ کر موبائل اٹھایا اور روم لاک کر کے باہر نکل گئی۔

وہ آج ڈائریکٹ اس جگہ آئی تھی جہاں سے اس پہ لگاتار دو دن حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر اسے اپنے دشمن سے چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملی، آخر کار وہ کچھ دور جا کر کھڑی ہو گئی جہاں سے وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ اسے دیکھ سکتی تھی دھند لا ہی سہی مگر نظر آ رہا تھا۔ اسے وہاں آئے کافی دیر ہو گئی تھی وہ بار بار موبائل میں ٹائم دیکھ رہی تھی جب اچانک اس کا فون بجا۔ اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا اور ادھر ادھر دیکھ کر کال ریسیو کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو"

"تم؟ کیسی ہو؟" وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی جب اسے وہ آتا دکھائی دیا اس کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے وہ محتاط ہوئی۔

"اچھا سنو میں تمہیں ایک گھنٹے بعد کال بیک کرتی ہوں فلحال ضروری کام ہے، بائے" اس نے مقابل کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی اور فون سائلینٹ پہ کر دیا تاکہ دوبارہ فون آئے بھی تو بچے نہیں۔

"بھائی آج تو وہ نہیں آئی" ان میں سے ایک آدمی نے وہاں وافیہ کو ناپا کر اس سے کہا جس پر اس نے غصے سے اسے دیکھا۔

"آئی نہیں ہے تو کیا ہوا، آجائے گی ابھی، لیکن آج بچے گی نہیں وہ، تھوڑی دیر صبر نہیں ہوتا تجھ سے؟" وہ اس آدمی پہ غرایا۔ وہ دو سال بعد اسے اس طرح دیکھ رہی تھی۔

"لوگ کتنے آرام سے دھوکہ دیتے ہیں اپنوں کو، آستین کے سانپ" اسے اچانک کچھ یاد آیا اور پھر غصے کی شدت سے اسکی آنکھیں لال ہونے لگیں اسکا دل کیا کہ اس کا گلا گھونٹ دے جا کر مگر وہ فلحال ایسی حماقت نہیں کر سکتی تھی۔

"لگتا ہے ڈر کے مارے آج نہیں آئی" ان لوگوں کو انتظار کیے جب کافی دیر ہو گئی تو اس نے غصے سے کہا اور ان دونوں کو چلنے کا اشارہ کیا۔

وافیہ نے اس کے ہاتھ میں جاتے ہوئے جو چیز دیکھی وہ اس کے رونگٹے کھڑے کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر بار بچ کے نکل جاتی ہے آج نہیں بچے گی وہ" وہ غصے سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔
"آج کیا کرنے والے ہو؟" اس کے ساتھی نے اسے شدید غصے میں دیکھ کر سیگریٹ پھونک کر پوچھا۔
"یہ، پسٹل سے نشانہ چونک جاتا ہے وہ بچ کے نکل جاتی ہے آج یہ لے کر جاؤں گا اور اس سے وار کر کے
بھاگ جاؤں گا" وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ لڑکی اسکے سامنے ہو اور وہ اسے مار رہا ہو۔
اس کے ساتھی نے اسکی بات پر کچھ نہیں کہا وہ بس سیگریٹ پھونک رہا تھا۔
"بھائی آج اس لڑکی کا کام تمام کر دینا" اسکا دوسرا ساتھی ڈر رہا تھا۔
"تم لوگوں کی وجہ سے ہی یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے مجھے، نہ تم لوگ اس دن غلط لڑکی اٹھاتے نہ اس لڑکی کو
زندہ چھوڑتے نہ آج وہ بچ کر ہمارے سروں پہ سوار ہوتی" وہ غصے سے ان تینوں کی طرف مڑا۔
"بھائی ہم کیا کرتے اس وقت حالات ہی ایسے ہو گئے تھے"
"اب چلو فوراً اور دھیان رکھنا، آج وہ لڑکی بچنا نہیں چاہیے" اس نے ان تینوں کو کہا اور خود تیاری میں
لگ گیا۔
"چلیں، تیار ہو تم سب؟" اس نے ان تینوں سے پوچھا جس پر اس کے باقی دونوں ساتھیوں نے
تیسرے ساتھی کی طرف اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو تیار کیوں نہیں ہوا اب تک؟" اس نے غرا کے پوچھا جس پر اس شخص نے سگریٹ نیچے پھینکی اور اسے مسلتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیوں کہ میں نہیں جا رہا" وہ آگے بڑھنے لگا، ہی تھا جب اس نے پیچھے سے اسے دبوچا۔
"کیا مطلب ہے تیرا؟"

"مطلب صاف ہے باس، پچھلی بار بھی تو نے پیسہ نہیں دیا تھا اور اس بار بھی تو یہی کرنے والا ہے" اس نے اپنا گریبان چھڑوایا۔

"(گالی) تم تینوں نے پچھلی بار اگر دھنگ کا کارنامہ انجام دیا ہوتا تو آج ہم لاکھوں میں کھیل رہے ہوتے، تم لوگوں کی وجہ سے مجھے جیل ہو گئی، میں آج بھی سب سے چھپتا پھر رہا ہوں ایسے میں تم لوگوں کو پیسے کہاں سے دوں گا" وہ غصے سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"تو پھر تو مجھے معاف کر، میں نے غلط طریقے سے پیسہ کمانا سیکھا ضرور ہے لیکن مجھے کسی کی جان لینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے" وہ کہہ کر اندر چلا گیا۔
www.kitabnagri.com

"(گالی) دیکھ لوں گا میں اسے، ابھی تم لوگ چلو میرے ساتھ"
"جی بھائی" وہ تینوں وہاں سے اپنے مقصد کے لیے نکل جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ جب وہاں سے نکل گئے تو وہ بھی آہستہ آہستہ ان سے چھپتی چھپاتی کار میں آکر بیٹھ گئی جس میں مناہل اسکا پہلے سے انتظار کر رہی تھی۔

اس نے مناہل کو فون کر کے پہلے ہی مدد کے لیے بلا لیا تھا جس پر وہ نانا کرنے کے بعد راضی ہو گئی تھی۔
"مناہل چلو، جلدی گاڑی چلاؤ" وہ تھوڑے فاصلے سے ان لوگوں کا پیچھا کرنے لگے۔

انکی گاڑی ایک جگہ جیسے ہی رکی وافیہ الرٹ ہو گئی اس نے فوراً مناہل کو گاڑی چلاتے رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ ان لوگوں کو ان دونوں پہ شک ہونے لگا ہے۔

"اس گلی کے اندر لے جا کر روک دینا گاڑی کو"

"مگر وافیہ،،"

"اگر مگر نہیں کرو مینو، فحال ہمیں دماغ سے کام لینا ہے" اس نے فوراً اسکی بات کاٹی۔

"اوکے" انکی گاڑی رک چکی تھی وافیہ نے اسے اب گاڑی ٹرن کرنے کا کہتا کہ جیسے ہی ان لوگوں کی گاڑی آگے بڑھے وہ لوگ بھی اپنی گاڑی آگے بڑھائیں۔

"چلو" انکی گاڑی نکلتے ہی وافیہ نے مناہل کو اشارہ کیا۔

"وافیہ وہ لوگ پھر روک دیں گے"

"دیکھتے ہیں" وہ پرسکون تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ڈر لگ رہا ہے اور تم کتنے آرام سے یہ بات کہہ رہی ہو؟" مناہل خوفزدہ تھی اسے ڈر تھا کہ وافیہ کی مدد کرنا اسے مہنگا پڑ جائے گا۔

"مینو ایک بار موت کے منہ سے باہر آچکی ہوں اس لئے اب ڈر نہیں لگتا" وہ جیسے پتھر کی ہو چکی تھی۔
"لیکن مجھے میری زندگی عزیز ہے" اس کی بات پر وافیہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے رو کو گاڑی میں اتر جاتی ہوں، تم جاؤ اپنے راستے"

"میں تمہیں بھی یہاں نہیں چھوڑ کر جاؤں گی" اس کی بات پر وہ مسکرائی۔

"تو پھر چپ کر کے گاڑی چلاؤ، میرا وعدہ ہے تم پہ ایک خراش بھی نہیں آئے گی"
ان کی گاڑی رک چکی تھی وافیہ نے گاڑی گلی کے نکڑ پہ ہی رکوادی تھی۔

"میں اتر کر اس گلی میں جا رہی ہوں، تم بھی فوراً نکلو"

"لیکن تم یہاں کیوں آئی ہو؟ میں نہیں جاؤں گی تمہیں چھوڑ کر" مناہل ضد کرنے لگی۔

"ضدنہ کرو مینو، یہ میری جنگ ہے، تم نے میری مدد کی، میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھولوں گی مگر اب تم جاؤ، پلیز" وہ اسے وہاں سے بھیجنا چاہتی تھی۔

"اوکے" وافیہ اتر کر برابر والی گلی میں گھس گئی اسکے اترتے ہی مناہل گاڑی بھگا کر لے گئی۔

انکی گاڑی کی آواز پر وہ تینوں چونک گئے۔ انہیں لگا تھا جو بھی انکا پیچھا کر رہا ہے وہ ان تک ضرور آئے گا مگر وہ صرف انکا علاقہ دیکھ کر بھاگ گئے تھے وہ حیران پریشان ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کیا ہوگا بھائی؟" ان میں جو سب سے زیادہ ڈر پوک تھا اسے فکر ہونے لگی۔
"اندر چلو فوراً" انکے اندر جاتے ہی وافیہ اس گلی سے باہر آئی اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی مسکرانے لگی۔

"تو میں نے تمہارا پتا ڈھونڈ نکالا" وہ مسکرا رہی تھی جب ہی اسکی نظر سامنے کھڑے شخص پہ پڑی جو اسی گھر میں جا رہا تھا جہاں ابھی وہ تینوں گئے تھے۔

"بھائی اب کیا ہوگا؟ اگر وہ پولیس کی لڑکیاں ہوں تو؟" شیدے کی بات پر اس نے گردن گھما کر اسے دیکھا، اسے ویسے ہی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اوپر سے وہ اسکا دماغ مزید کنفیوز کر رہا تھا۔

"تو ہمارے گینگ میں کیوں آیا تھا منحوس؟ خود تو ڈر رہا ہے اوپر سے بھائی کو بھی کنفیوز کر رہا ہے" منانے جب اسے شدید غصے میں دیکھا تو شیدے کو ڈانٹ دیا کہ کہیں وہ اسے ہی کچھ نہ کر دے۔

منانے کے اشارہ کرنے پر وہ چپ ہو گیا اور دور جا کر بیٹھ گیا۔

"اکبر کہاں ہے؟" اس نے یہاں وہاں دیکھا مگر جب اکبر کو کہیں نہ پایا تو بری طرح چونک گیا۔

"پتا نہیں بھائی یہیں کہیں ہوگا، پر بات کیا ہے؟"

"کہیں اکبر نے تو ہمیں پھنسا یا اور خود بھاگ گیا" اسکی بات پر منانے آگے آیا۔

"بھائی آپ غلط سوچ رہے ہو، اکبر تو شروع سے ایسا ہی ہے لالچی سا، اسے بس پیسوں سے مطلب ہے،

جب ہم نے اس لڑکی،،، وہ بات کر ہی رہا تھا جب اس نے غصے سے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روکا۔

Posted On Kitab Nagri

"پیسوں کے لیے ہی، پیسے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے اور اسی لئے اس نے" وہ بولتے بولتے رکا۔
"ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا ہوگا" وہ کہہ کر جلدی سے اپنا سامان سمیٹنے لگا اسکی دیکھا دیکھی وہ دونوں
بھی اپنا سامان چپ چاپ سمیٹنے لگے کہ اتنے میں کھٹکا ہوا تو ان لوگوں نے چونک کر پیچھے دیکھا۔
وہ ان لوگوں کو سامان سمیٹتا دیکھ کر حیران ہوا۔

"یہ سب کیا ہے؟ کہاں جا رہے ہو تم لوگ؟" اکبر کی بات پر وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا۔
"(گالی) تجھے کیا لگتا ہے تو ہمیں اتنی آسانی سے پکڑو ادے گا، تیری بھول ہے یہ، اب تو دیکھ میں تیرے
ساتھ کیا کرتا ہوں" اس نے پہلے اسے مکا مارا اور پھر اسے گریبان سے پکڑ کر اندر لے جانے لگا۔
"چھوڑ مجھے، میں کیوں پکڑواؤں گا تم لوگوں کو؟ کیا میں بچ جاؤں گا پھر" اس نے خود کو بڑی مشکل سے
چھڑوایا۔

اسکی بات سن کر وہ سوچ میں پڑ گیا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اگر وہ ان لوگوں کو پکڑواتا ہے تو خود بھی پھنسے
گا۔
www.kitabnagri.com

"تو پھر وہ لڑکیاں کون تھیں؟" اسکی بات پر جہاں اکبر حیران ہوا وہیں شیدہ آگے آیا۔
"بھائی میں کہہ رہا ہوں کہ وہ یقیناً پولیس والیاں ہوں گی" اسکی بات سن کر منانے اپنے سر پہ ہاتھ مارا اور
جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پیچھے کیا۔

"کون لڑکیاں، آخر مجھے بھی تو بتاؤ یہ کیا ماجرہ ہے؟" اکبر جھنجھلا یا۔

Posted On Kitab Nagri

"آج اس لڑکی کو مارنے گئے تھے ناں تو واپسی پہ دو لڑکیاں ہمارا پیچھا کر رہی تھیں" منا کی بات پر وہ چونک گیا، اس نے آتے ہوئے اپنی گلی کے کنڑ پہ ایک لڑکی کو دیکھا تھا جو اسکے دیکھتے ہی آگے مڑ گئی تھی۔ وہ سوچتا آگے بڑھ رہا تھا جب اس نے اسے روکا۔

"کیا ہوا؟"

"وہ لڑکی میرے آنے تک وہیں گلی میں کھڑی تھی مجھے دیکھ کر واپس جانے لگی" اسکے بتانے پر وہ چونک گیا اور پھر باری باری منا اور شیدے کو دیکھا۔

"ہم لوگوں کے سامنے تو وہ لوگ چلی گئیں تھیں، اسکا مطلب وہ لڑکیاں اس کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور بہت ہوشیاری سے اپنا کام کر رہی ہیں"

"پھر اب کیا کرنا ہے آگے؟" وہ تینوں آگے بڑھے۔

"یہاں سے نہیں جائیں گے بلکہ کل پھر اسی جگہ جا کر ان لڑکیوں کا پتا لگائیں گے، دیکھیں تو آخر کہ وہ لڑکیاں کون ہیں؟" وہ بہت سوچ رہا تھا۔

"اور اگر وہ پولیس والیاں ہوں تو؟" شیدے نے پھر اپنی بات دہرائی جس پر وہ غصے سے اسکی طرف مڑا۔

"وہ پولیس کی لڑکیاں نہیں ہیں، سن لیا تو نے اب اگر تو نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو پھر تیرا قتل میرے ہاتھوں ہوگا" اس نے اسکا منہ زور سے دبا کر چھوڑا جس پر وہ دور جا کر کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بس کل کا انتظار ہے، اب پہلے ان لڑکیوں کا پتہ لگانا ہے اس کے بعد اس لڑکی کا کام تمام کریں گے" وہ اپنا پلین انہیں بتانے لگا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا اپنا کھیل ختم ہونے والا ہے۔

وہ ابھی ابھی ہوٹل آئی تھی آتے ہی اس نے پہلے اپنا روم لاک کیا اور پھر اپنا ماسک اتار اگلوز اتارے اور پھر اپنی اصلی حالت میں واپس آئی۔

"میں تمہیں کل تک کا موقع ہی نہیں دوں گی، میں آج ہی تمہارے ساتھ وہ کروں گی جس کا تم نے سوچا بھی نہیں ہوگا" وہ ٹہلتے ٹہلتے سوچ رہی تھی پھر ایک دم سے رکی، اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"لیکن میری مدد کون کرے گا؟ میں اکیلی ان چاروں کا کچھ نہیں کر سکوں گی، کس سے کہوں، پولیس کی مدد نہیں لینا چاہتی ورنہ انہیں صرف سزائے موت ہوگی جبکہ میں اسے تڑپ تڑپ کر مارنا چاہتی ہوں اپنا ایک ایک بدلہ لوں گی تاکہ اس جانور کو پتا چلے میری افیت کا، لیکن میں کس سے مدد لوں؟" وہ پریشانی سے سوچتی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

وہ گہری سوچ میں گم تھی جب فون کی آواز نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا۔

انجان نمبر دیکھ کر وہ چونک گئی اس نے کچھ سوچ کر فون اٹھایا اور چپ رہی۔

"ہیلو" کسی مرد کی آواز پر وہ کھڑی ہو گئی، یہ آواز تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم؟ تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا؟" وہ اب پر سکون ہو کر بیٹھ گئی تھی، جو بھی تھا لیکن یہ شخص اسے باقی لوگوں کی طرح نہیں لگتا تھا وہ جتنا بھی اسے غلط قرار دیتی مگر اسکا دل ہمیشہ اس شخص کی طرف داری کرتا تھا۔

"محترمہ آپ بھول رہی ہیں کہ میں آپ کو کچھ دن پہلے آپ کے ہوٹل چھوڑنے آیا تھا تو بس وہیں سے آپ کا نمبر مل گیا تھا مجھے" نہ جانے کیوں اسکی آواز میں بو جھل پن تھا وافیہ نے محسوس تو کیا مگر وہ چپ رہی۔

"اچھا تو اب میرا نمبر بھی نکال لیا اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا، اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ کہتا وہ بول پڑی۔

"وردان مصطفیٰ" وہ اسے اپنے امریکہ جانے کا بتانے لگا تھا مگر اس نے جس طرح اسکا نام لیا وہ چونک گیا۔

"جی؟" اس کے جی کہنے پر وہ کنفیوز ہو گئی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے مدد مانگے اس سے؟ اس نے تو نہ جانے کتنی بار اسکی بے عزتی کی تھی۔

"بولو بھی" وہ اسکی چپ سے جھنجھلایا۔

"اگر میں تم سے مدد مانگوں تو کیا تم میری مدد کرو گے؟" وہ بہت سوچ کر بول رہی تھی اپنی بات کہہ کر اس نے اپنے ہی سر پہ ہاتھ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ضرورت تھی اس سے مدد مانگنے کی، اب وہ کیا سوچے گا؟ ٹکا کر بے عزتی کرے گا بیٹا" وہ خود ہی سوچنے لگی پھر اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اس نے فون کاٹ کر آف کر دیا۔

"کیا یاد کرتی ہوں میں بھی کبھی کبھی، مطلب کہ جس کو اتنا بے عزت کیا اس سے ہی ہیلپ مانگ لی، وافیہ یو آر فول" وہ خود سے کہتی بیڈ پہ گر گئی۔

وہ بار بار اسے کال کر رہا تھا مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

"کیا کہنا چاہتی تھی وہ؟ کیسی مدد چاہیے اسے؟ کہیں وہ کسی مشکل میں تو نہیں ہے جیسا کہ مجھ سے مدد مانگی اس نے اور پھر فون کا اچانک کٹ جانا، مجھے لگتا ہے ضرور وہ کسی مشکل میں ہے، مجھے پہلے سے ہی شک تھا" وہ فون ہاتھ میں پکڑے مسلسل سوچ رہا تھا۔

"ایسے میں میں امریکہ چلا جاتا ہوں تو،، نہیں میں اسے اس طرح چھوڑ کر نہیں جاسکتا" اس نے پھر سے فون کرنے کی کوشش کی لیکن نمبر پھر بند جا رہا تھا بالآخر اس نے تھک ہار کر گاڑی کی چابی اٹھائی اور اس کے ہوٹل جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ پہ لیٹی سوچوں میں گم تھی جب ہی انٹر کوم بجا، اس کا انٹر کوم بہت کم بجتا تھا زیادہ تر اسکے نمبر پہ ہی ہوٹل والے فون کرتے تھے مگر چونکہ ابھی اسکا فون بند تھا اس لئے انٹر کوم بجا تھا، وہ سوچتی بالوں کو سمیٹتی اٹھی اور جا کر انٹر کوم اٹھایا۔

"یس"

"مجھ سے؟" وہ حیران ہوئی۔

"نام کیا ہے؟" اس نے چونک کر پوچھا۔

پھر وہاں سے جو نام بتایا گیا اسے سن کر وہ دم بخود رہ گئی۔

"اوکے آئی ایم مکنگ" اس نے کہہ کر انٹر کوم رکھ دیا۔

"یہ کیا چیز ہے یار؟" وہ سوچتی بال باندھ کر نیچے چلی آئی جہاں وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ چپ چاپ جا کر اسکے پیچھے کھڑی ہو گئی، اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کر کے وہ فوراً مڑا۔

"میں پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کسی مشکل میں ہو لیکن تم نے نہیں بتایا تو میں نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا"

"کیا ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" وہ بہت سوچنے کے بعد فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اسے ساری بات بتا

کر مدد کے لیے کہے گی کیونکہ نفسا نفسی کے اس دور میں اسکی مدد کے لیے اور کوئی نہیں آئے گا ایک وہی

تھا جو اسکی مدد کر سکتا تھا۔

"شیور" وہ اسے لے کر اپنے آفس کے قریب ریسٹورنٹ میں لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی تھنگ تم کافی تھکی ہوئی ہو، پہلے کچھ کھالو پھر بات کرتے ہیں" اسکی بات پروافیہ نے گردن نفی میں ہلائی۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے اس لئے،" اسکی بات پر وردان نے ششش کا اشارہ کیا۔

"وافیہ میں تمہاری ہر طرح سے مدد کروں گا ڈونٹ وری، لیکن پہلے تم کچھ کھالو، میں آرڈر کروں یا تم خود کرو گی؟" اس نے کہہ کر مینو کارڈ اسکی طرف بڑھایا۔

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی، آپ بس میری بات سن لیں ورنہ میں جارہی ہوں یہاں سے" وہ اٹھنے کا ناطک کرنے لگی لیکن وردان پہ زرا اثر نہیں ہوا، اس نے کارڈ لے کر خود ہی آرڈر کیا اور اسکی طرف دیکھا۔

"تم یہاں سے اٹھ کر دکھاؤ" وہ جیسے اسے چیلنج کر رہا تھا اس کی بات پر وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

کیا تھا یہ شخص؟ ویسے اسکی بات مان لیتا تھا لیکن بات اگر اسکی کئیر کی ہوتی تو اس کی ایک نہیں سنتا تھا اسے ہسپتال والا وردان مصطفیٰ یاد آیا تو وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی جواب اپنا موبائل نکال چکا تھا۔

وردان خود پہ اسکی نظروں کی تپش اچھے سے محسوس کر رہا تھا مگر انجان بن کر بیٹھا رہا۔

"کھانا شروع کرو" کھانا آنے پر اس نے وافیہ کی توجہ اس طرف کی جو اسے دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے کھانا آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی، اسکی بات پر وہ سٹیٹا گئی اور پھر خفگی سے منہ موڑ لیا۔

"دیکھو مجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو، رزق سامنے ہو تو اس کو دیکھ کر اس طرح منہ نہیں بناتے، چلو شاباش کھانا کھاؤ پھر مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے؟" بھوک تو اسے بہت لگی تھی مگر وہ اس کے سامنے

Posted On Kitab Nagri

جان بوجھ کر خرے کر رہی تھی، اب سامنے کھانا بھی تھا اور پھر اس کی دھمکیاں بھی، اس نے چپ چاپ کھانا کھانے کو ترجیح دی۔۔

"اب بتاؤ کرو گے میری مدد؟ دلاؤ گے مجھے انصاف؟ میں اس ظالم وحشی درندے سے بدلہ لینا چاہتی ہوں لیکن میں اکیلی ان چاروں سے کس طرح نمٹوں، اسی لئے مجھے لگا کہ تم سے مدد مانگ لوں، اب تم بتاؤ میری مدد کرو گے؟" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہی تھی جس پر وہ کھڑا ہو گیا۔
وافیہ کو لگا کہ وہ اسکی مدد نہیں کر سکتا اس لئے اس نے مایوسی سے گردن جھکا دی کہ اچانک وردان نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلا یا۔

وافیہ حیرانی سے اسے دیکھتے کھڑی ہو گئی۔

"تمہیں زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تھا میں نے، تم نے تو انکار کر دیا میری زندگی میں شامل ہونے سے لیکن میں تمہیں کسی صورت انکار نہیں کر سکتا" وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے کہ وافیہ کے ہونٹ ہلے۔

www.kitabnagri.com

"کیوں؟" وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔

"بی کا ز آئی لو یو" وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوپکے تھے۔

"سر بل؟" ویٹر کے پاس آنے پر وہ دونوں ہوش میں آئے وافیہ شرمندگی سے آگے بڑھ گئی وردان اسے دیکھ کر مسکراتا ہوا بل پے کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ مجھے کیا ہو گیا تھا؟" وہ خود کو کوس رہی تھی پھر اچانک اس نے ٹائم دیکھا تو پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا؟" وردان نے اسے اس طرح پریشان دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔

"ہمارے پاس ٹائم کم ہے وردان، ہمیں جو کرنا ہے آج رات ہی کرنا ہے اور ابھی،" وہ انتہائی پریشانی کے عالم میں بول رہی تھی جس پر وردان نے اسے ٹوک دیا۔

"ریلیکس وافیہ پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہوگا، ویسے بھی ابھی صرف چھ بجے ہیں، ہم اپنا پلین جلدی سے تیار کرتے ہیں پھر اسکے مطابق عمل کریں گے انشا اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ کہتا آگے بڑھ گیا لیکن وہ وہیں کھڑی رہی۔

"کیا ہوا؟ چلو آؤ" اس نے جب اسے پیچھے رکے دیکھا تو اسکے پاس چلا آیا۔

"اگر اس نے،" وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وردان نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"ششش، پہلے ہی مایوسی کی باتیں کرو گی تو مایوس ہی ہو گی، اچھا سوچو گی تو اچھا ہی ہوگا انشا اللہ اب چلیں" اسکے سمجھانے پر وہ مسکرا کر اسکے ساتھ آگے بڑھی۔

www.kitabnagri.com

رات کا ایک بج رہا تھا وہ چاروں اگلے دن کی پلیننگ کر کے سونے کے لیے لیٹ چکے تھے۔

اس نے باری باری ان تینوں کی طرف دیکھا وہ تینوں سوچکے تھے مگر اسے اتنی آسانی سے نیند نہیں آتی تھی جب تک وہ سیگریٹ کے کش نہیں لگا لیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سوچ کر اس نے سگریٹ نکالی اور کش لگانے لگا۔

"دنیا کو صرف پیسہ چاہیے بس، لوگوں کی فیلینگز انکی اہمیت کچھ بھی نہیں ہوتی پیسے کے آگے، یہ بھی نہیں دیکھتے کہ حلال ہے یا حرام؟" وہ دل جلے انداز میں سگریٹ پھونک رہا تھا۔

وہ ان کا ساتھ بہت کم دیتا تھا جہاں اسے لگتا تھا کہ اسے ان کا ساتھ دے کر پیسہ ملے گا وہ تب ہی آتا تھا اس بات پر ان لوگوں کا کئی بار جھگڑا ہو چکا تھا لیکن وہ اسے اپنے گینگ سے نکال بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ ایک وہی ان چاروں میں سب سے زیادہ طاقتور تھا۔

اسکی شادی دو بار ہوتے ہوتے ٹوٹ چکی تھی کہ وہ کماتا کم تھا اس کے ماں باپ اسے بلا وجہ زلیل کرنے لگے تھے، بہن بھائی اسے تانا مارتے تھے، اس سے اب برداشت نہیں ہوتا تھا اس لئے اس نے ان لوگوں کی باتوں سے دلبرداشتہ ہو کر غلط راستہ چنا تھا وہ سگریٹ پیتے ہوئے اکثر اپنے ماں باپ کے الفاظ یاد کرتا تو سگریٹ کا جلا ہوا حصہ اپنے جسم کے حصے میں رگڑ دیتا، لیکن اسکی اندرونی تکلیف اس تکلیف سے بھی کم نہیں ہوتی تھی۔

www.kitabnagri.com

ابھی بھی وہ سگریٹ پی رہا تھا کہ اچانک وہ رونے لگا اور سگریٹ پھینک دی۔

"کیوں کرتے ہیں اپنے ایسا؟ کیوں وہ اپنوں کو نہیں سمجھ پاتے؟ پیسہ تو آنی جانی شے ہے پھر کیوں نہیں سمجھ آتی دنیا کو؟" وہ بلک رہا تھا رات کے اس اندھیرے میں کوئی اسے چپ کرانے والا نہیں تھا اس نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا ایک گھنٹے بعد وہ چاروں گہری نیند سو رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں کافی دیر سے اسکا انتظار کر رہے تھے، وہ صبح کہہ کر گیا تھا کہ کل ہی امریکہ چلا جائے گا وہ دونوں تب سے سوچوں میں گم تھے، مگر جب وہ اپنے ٹائم پہ گھر نہیں آیا تو انہیں فکر ہونے لگی۔
"کہاں رہ گیا یہ لڑکا ماما، آج سے پہلے اس نے کبھی ایسا نہیں کیا؟" وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہوا۔
"اسلام و علیکم" اس نے سلام کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا لیکن ناصر صاحب نے اس کا راستہ روک دیا جس پر اس نے سوالیہ نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا۔
"کہاں تھے تم، ٹائم دیکھا ہے تم نے، نہ فون نہ کوئی میسج، دانی تمہیں ہمیں سزا دینی تھی تو کسی اور طریقے سے دیتے" انکی بات پر وہ حیران رہ گیا، وہ ایسا کیوں کہہ رہے تھے؟ پھر اچانک اسے صبح کی باتیں یاد آئیں تو اسے ساری بات سمجھ آنے لگی اس نے اپنے باپ کے بازو تھامے اور انہیں بٹھایا۔

"ڈیڈ، میں آپ لوگوں کو سزا تو دور آپ لوگوں سے خفا ہونے کے بارے میں بھی نہیں سوچ سکتا" وہ انکے سامنے گٹھنے ٹیک کر انکا ہاتھ تھامے بیٹھا ہوا تھا۔

"تو پھر صبح کہہ کر کہاں چلے گئے تھے تم؟ اور اب جا کر آئے ہو؟" انکی بات پر وافیہ کا چہرہ اسکی نظروں کے سامنے آیا تو وہ مسکرا نے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے مسکراتے دیکھ کر وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

اس نے مسکراتے ہوئے جو نہی انہیں دیکھا تو سٹپٹا گیا پھر خود پہ قابو پاتے ہوئے اس نے گرینی کا ہاتھ پکڑا اور چومنے لگا۔

"گرینی میں آپ لوگوں سے خفا نہیں ہوں بس ایک ضروری کام تھا تو وہیں تھا اور ابھی مجھے واپس وہیں جانا ہے آپ لوگ پریشان مت ہوں" وہ کہہ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے دانی؟ ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے اور تم پھر سے باہر جانے کی بات کر رہے ہو؟ شہر کے حالات کا تمہیں علم نہیں ہے کیا؟ تھوڑے دنوں پہلے ہی کچھ گنڈے ایک لڑکے سے موبائل وغیرہ چھین کر اسے گولی مار کر چلے گئے تھے وہ تو اسکی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گیا، ہم تمہیں کہیں جانے نہیں دیں گے" ناصر صاحب نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

"ڈیڈ میں ناں کل سے نیوز پیپر والے کو منع کر دوں گا کہ وہ یہاں نہ آیا کرے اور نیوز چینل بھی سارے نکال دوں گا، آپ الٹی سیدھی نیوز دیکھتے ہیں اور پھر مجھے کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں" وہ مصنوعی خفگی دکھانے لگا جس پر اس کے باپ نے اسکی گردن پکڑی۔

"کیا کرو گے تمہاں؟" انہوں نے گردن پہ زور دیا جس پر اس نے آہ کیا۔

"گرینی سمجھائیں اپنے بیٹے کو، میری گردن توڑنا چاہتے ہیں یہ" اس نے اپنی گردن چھڑوائی۔

"آپ لوگ پریشان نہ ہوں مجھے بہت ضروری ہے پلیز"

Posted On Kitab Nagri

"اور تم تو کل امریکہ جانے والے تھے؟" باپ کے طنز پر وہ ہنس پڑا۔

"ڈیڈ، میں ضرور چلا جاؤں گا اگر اب آپ لوگوں نے مجھے شادی کے لیے زور دیا تو" وہ مسکرا رہا تھا، جب سے اس نے وافیہ سے بات کی تھی وہ تب سے بات بے بات مسکرا رہا تھا یا ہنس رہا تھا۔

"جاؤ چلے جاؤ تم" گرینی کے رخ موڑ کر کہنے پر وہ ہنستے ہوئے انکے پاس آیا۔

"اوو ویری گرینی پھر خفا ہو گئی مجھ سے، اوکے میں کہیں نہیں جاتا آپ دونوں کو چھوڑ کر، لویو" وہ انہیں پیار کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"صاحبزادے کا موڈ کچھ زیادہ ہی خوشگوار لگ رہا ہے، پتا کرنا پڑے گا کہ آخر وجہ کیا ہے؟" ناصر صاحب سوچتے ہوئے بولے جس پر گرینی نے انکی طرف دیکھا۔

"اور پھر اس وجہ کو گھرانا ہے" گرینی کے مسکرا کر کہنے پر وہ انکی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگے۔

"کیا تم نہیں سمجھے کہ اس کا موڈ کیسے اچھا ہوا ہو گا؟" انہوں نے مسکرا کر اپنے بیٹے سے پوچھا جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

"میرا تجربہ یہی کہتا ہے کہ یا تو وہ لڑکی مان گئی ہے یا پھر اس نے اسے پرپوز کر دیا ہے" انکی بات پر وہ حیران رہ گئے۔

"کیا واقعی یہی بات ہے ماما؟"

Posted On Kitab Nagri

"میرا تجربہ تو یہی بتا رہا ہے مجھے، اب بس دانی خود بتائے گا تو ٹھیک ہے ورنہ اب ہمیں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی چاہیے" انکے پر سوچ انداز پر وہ بھی سوچ میں پڑ چکے تھے۔

"وردان مصطفیٰ کہاں ہو تم؟ بارہ بج چکے ہیں اور تمہارا کوئی اتاپتا نہیں ہے" وہ فون پہ اس کو سناتی ہوٹل سے باہر نکلی۔

"بس میں راستے میں ہی ہوں وافیہ، آ رہا ہوں" اس نے گاڑی ٹرن کی۔
"اوکے آئی ایم ویٹنگ"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ڈیس گڈ" وہ مسکرایا، وافیہ نے فون بند کر دیا اور بڑبڑانے لگی۔

"ہونہہ بڑا آیا، آئی لو یو کہنے والا، ضرورت نہیں ہوتی تو اسے منہ بھی نہیں لگاتی میں، لیکن کبھی کبھی مشکل وقت میں گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے سو مجھے بھی بنانا پڑا" اتنے میں وردان کی گاڑی اسکے پاس آکر رکی اس نے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔

"مسٹر وردان مصطفیٰ آپ پورے پانچ منٹ لیٹ ہیں، وقت کی قدر کیا کریں تاکہ لوگ آپ کو سچا مانیں" اس کو سنا کر وہ رخ موڑ گئی۔

"اوکے میم آئندہ سے میں پانچ منٹ پہلے ہی ہر کام پورا کرنے کی کوشش کروں گا" اس نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔

"یہ تو کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا ہے" وہ اسکی طرف دیکھ کر سوچنے لگی۔

"چلیں اب" اس کو خاموش دیکھ کر اس نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگی۔

"آرام سے آگے بڑھنا" وردان نے سرگوشی کرنے کے انداز میں کہا جس پر وہ اسے گھورنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے بندے کہاں ہیں؟" وہ آہستہ آواز میں بھی اس پہ غصہ ہی کر رہی تھی۔
"وہ آنے والے ہیں بس، لیکن ہمیں پہلے ان سب کو انجیکشن لگانے ہیں" اس کی بات پر وہ سر ہلاتی آگے
بڑھ رہی تھی کہ شیدے نے کروٹ لی، وہ دونوں جھٹ سے پلر کے پیچھے ہوئے۔
"شکر یہاں پلر تھا" وافیہ نے شکر کا سانس لیا اور پھر جھانک کر اس طرف دیکھا جہاں وہ چاروں سو رہے
تھے۔

"اچھا موقع ہے چلو آؤ" ان لوگوں نے ایک ایک کر کے ان چاروں کو انجیکشن لگائے۔
وافیہ نے سکون کا سانس لیا اور پھر وہیں ایک صوفے پر گر گئی۔
"جلدی اپنے بندوں کو فون کرو اب"
"ہاں میں کرتا ہوں" اس نے فون ملا یا اور تھوڑی دیر بعد ہی کچھ لوگ اندر آئے اور ان چاروں کو ہائی
روف میں ڈال کر شہر سے کافی دور ایک ایسی جگہ لے گئے جو کہ گنجان آبادی کہلاتی تھی۔
وردان نے اپنے بندوں کے ساتھ مل کر ان چاروں کو زنجیروں سے اچھی طرح باندھ دیا کہ وہ ہلنا بھی
چاہیں تو نہ ہل سکیں۔

"تمہارا کام ہو گیا اب چلیں، صبح ہوتے ہی ہم دوبارہ یہاں آئیں گے" اسکے کہنے پر اس نے ان چاروں کو
دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بے فکر رہو، یہ لوگ صبح سے پہلے نہیں اٹھیں گے" اسکی بات پر وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گئی وردان نے دروازے کو لاک کیا اور وہ وہاں سے نکل گئے۔

"بابا بس اب ہم امریکہ جا رہے ہیں" جیسے ہی انہیں چھٹیاں ملیں وہ انکا دماغ کھانے لگی مگر وہ کہیں اور ہی کھوئے ہوئے تھے۔

"بابا میں آپ سے بات کر رہی ہوں" اس نے انکا کندھا ہلایا جس پر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئے۔
"جی جی بیٹا"

"کیا بابا آپ نے میری بات ہی نہیں سنی" وہ ان سے خفا ہو کر بیٹھ گئی جس پر وہ مسکرانے لگے۔
"یقیناً آپ امریکہ جانے کی بات کر رہی ہو گی"

"جی"

"اچھا پہلے مجھے اچھی سی کافی پلائیں پھر میں سوچتا ہوں کچھ" وہ فلحال اسے وہاں سے بھیجنا چاہ رہے تھے۔
اسکے جاتے ہی اس کی ماں نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔
"آپ پریشان نہ ہوں" انکے کہنے پر وہ کھڑے ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے پریشان نہ ہوں پلو شہ، ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ اپنی یادداشت کھو چکی ہے، تو اب میں کیا کروں؟ کیسے ڈھونڈوں اسکے گھر والوں کو؟ کہاں چھوڑوں اسے؟" وہ ساری زندگی ملک و قوم کی خدمت کرتے آئے تھے حب الوطن ہونے کی وجہ سے انکی غیرت اس لڑکی کو ایسے ہی چھوڑنا گوارا نہیں کر رہی تھی۔

"تو کیا ہم اس لڑکی کو اپنے ساتھ امریکہ نہیں لے جاسکتے؟ اس طرح وہ ہمارے ساتھ رہے گی کچھ عرصہ وہاں پھر یہاں آکر ہم اس کے گھر والوں کو ڈھونڈیں گے" اپنی بیوی کی بات پر انہوں نے انکا ہاتھ پکڑا۔

"ہاں یہ تم نے ٹھیک کہا ہے لیکن رمشہ؟"

"رمشہ کی آپ فکر نہیں کریں، میری بیٹی کو ویسے ہی ایک بہن کی کمی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے وہ خوش ہوگی اس لڑکی کو دیکھ کر" وہ پورے یقین سے کہہ رہی تھیں۔

"کون خوش ہوگا ماما؟" اس نے آتے ہی کافی اپنے باپ کو تھمائی اور خود جا کر دوسرے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

اسکی بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اس کی ماں نے اس کے باپ کو بتانے کا اشارہ کیا۔

"بیٹا ہم جلد ہی امریکہ جانے والے ہیں، میں، آپ، آپ کی ماما اور،،" وہ کہہ کر جان بوجھ کر تھوڑی دیر کورکے۔

Posted On Kitab Nagri

"اور؟" وہ انہیں حیران کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
"اور آپ کی بہن" اسکی ماں نے آگے بڑھ کر جملہ مکمل کیا۔
"میری بہن؟" اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ بتاتے انکا فون بجنے لگا۔
"جی آپ کی بہن، آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کو بتاتی ہوں" وہ مسکرا کر کہتیں اسے اندر لے گئی
جبکہ وہ فون پہ مصروف ہو چکے تھے۔

"یہ سب کیا ہے دانی؟ تم رات اتنی لیٹ آئے اور اب اتنی صبح پھر سے جارہے ہو؟ آخر کیا کر رہے ہو
تم؟" ناصر صاحب فجر پڑھنے کے بعد جاگنگ کرتے تھے ابھی بھی وہ جاگنگ کر کے لوٹے تھے جب
انہوں نے وردان کو تیار ہو کر باہر جاتا دیکھ لیا تھا۔
"ڈیڈ ایک دوست کی ہیلپ کرنی ہے تو بس اسی کے کام سے جا رہا ہوں" وہ جوتوں کے ریس باندھنے
لگا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم کسی مشکل میں پھنسنے والے ہو" انکے کہنے پر اس کے ہاتھ رکے اس نے سر
اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر ریس باندھ کر کھڑا ہو گیا۔
"ڈیڈ ایسا کچھ بھی نہیں ہے بلیومی"

Posted On Kitab Nagri

"او کے میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے" اس نے اجازت لی اور باہر نکل گیا، وہ پیچھے اس کے انداز پر غور کرتے رہ گئے۔

وہ دونوں صبح ہی وہاں آ گئے تھے، وافیہ نے اپنا حلیہ تبدیل کر لیا تھا اور وردان نے بھی احتیاطاً سر پہ کیپ اور چہرے پر ماسک لگا لیا تھا۔

وردان کے اندازے کے مطابق وہ چاروں اب تک سو رہے تھے۔

وافیہ قدم قدم چلتی اس کے پاس آ کر رکی اور اس کا چہرہ پکڑ کر موڑا جس پر وہ تھوڑا سا کسمسایا۔

"اٹھ" وافیہ نے اسے لات ماری جسے دیکھ کر وردان حیران رہ گیا وہ پہلی مرتبہ وافیہ کا یہ روپ دیکھ رہا تھا بلکہ وافیہ خود اپنے اس روپ سے پہلی بار متعارف ہوئی تھی۔

اس کے چیخنے پر اس شخص نے دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ اس کے ایک ساتھی نے بھی آنکھیں کھول کر خوفزدہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔

"تت تت تم، تم وہی ہونا جس نے کل ہمارا پیچھا کیا تھا؟" اس شخص کے کہنے پر وافیہ نے اسے ایک اور لات ماری۔

"ہاں میں وہی ہوں" اس کے اس طرح کرنے پر وردان آگے بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وافیہ یہ کیا کر رہی ہو؟ زنجیر ڈھیلی ہو جائے گی" اس نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی جس پر اس نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر واپس اس طرف مڑی۔

"کک کک کون ہو تم؟" شیدے نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بہت جلد پتا چل جائے گا تم لوگوں کو، مگر اس سے پہلے مجھے تم لوگوں سے اپنا بدلہ لینا ہے اور پھر تم لوگوں کو پولیس کے حوالے کرتے ہوئے میں تم لوگوں کو بتاؤں گی کہ میں کون ہوں؟" اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا اور پھر رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو جس پر شیدہ گھبرا گیا۔

اکبر اور منا بھی اٹھ چکے تھے۔ وہ دونوں بھی ہکا بکا ہو کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ سب کیا ہے بھائی؟ یہ لوگ کون ہے اور ہمیں اس طرح،" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ وافیہ نے اپنا رخ پھر سے انکی طرف کیا جس پر اسکی بولتی زبان کو بریک لگی۔

"یہ یہ یہ تو وہی ہے ناں بھائی؟" وافیہ تیزی سے اسکی طرف آئی اور اسے گھور کر دیکھنے لگی۔

"چپ رہو تم لوگ، میں نے کہا تھا ناں کہ یہ پولیس والی ہے" شیدے کے کہنے پر منا بھی ڈر گیا۔

وہ لوگ کبھی پولیس کے ہتھے نہیں چڑھے تھے اور آج وافیہ کو پولیس والی سمجھ کر ان لوگوں کی سٹی گم ہو چکی تھی سوائے اکبر کے۔

"انجیکشن نکالو" اس نے جیسے وردان کو آڑ دیا، اس کی بات پر شیدے اور منا ڈر گئے، چونکا تو وہ بھی تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ لڑکی آخر ہے کون اور ان لوگوں سے کیسا بدلہ چاہتی ہے؟

Posted On Kitab Nagri

"تتم ہو کون؟ اور ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم ہم سے ایسا سلوک کر رہی ہو؟" اس کے منہ کھولنے کی دیر تھی کہ وافیہ غصے سے اسکی طرف بڑھی۔

"بگاڑا؟ تم لوگوں نے میری زندگی برباد کر دی اور پوچھ رہے ہو کہ کیا بگاڑا ہے؟" (گالی) "اس نے کہہ کر غصے سے اسے ایک بار پھر لات ماری۔

وردان تو اسکے منہ سے گالی سن کر بلکل سن ہو گیا تھا۔

"یہ آواز تو،،" اس شخص کے کہنے پر وافیہ کو احساس ہوا کہ وہ جو اتنی دیر سے آواز بنا بنا کر بات کر رہی تھی غصے میں اپنی آواز میں بول چکی ہے۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ اور کہتا اس نے سکتے میں کھڑے وردان کے ہاتھ سے انجیکشن چھینا اور اسے لے کر اس شخص کی طرف بڑھی۔

"نہیں دیکھو، ایسا نہ کرو" وہ کہتا رہ گیا لیکن وافیہ نے اسے انجیکشن لگا کر ہی دم لیا۔

اسکے بعد وہ شیدہ اور مناکے پاس گئی اور انہیں بھی اسی طرح انجیکشن لگایا وہ دونوں بھی بہت چیخ رہے تھے گڑ گڑا کر معافی مانگ رہے تھے لیکن اس نے کسی کی ایک نہیں سنی اور انجیکشن لگا دیا پھر وہ انجیکشن

لے کر اکبر کی طرف بڑھی مگر ان تینوں کی طرح اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا نہ چیخا نہ کچھ کہا، وافیہ کو

حیرت ہوئی کیونکہ اس نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی نہ کچھ پوچھا تھا ان تینوں کی طرح۔

وہ اسے انجیکشن لگانے آگے بڑھ رہی تھی کہ اس کی آنکھوں میں بے خونی دیکھ کر رک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو" اس نے اکبر کو چھوڑ دیا تھا اور وردان کی طرف آئی جواب تک حیران کھڑا تھا۔
"چلو" اس نے اپنی بات پہ زور دیا اور اسے چلنے کا کہا جس پر وہ اس کے پیچھے چلنے لگا۔
"سنو" اپنے پیچھے کسی آواز پر وہ رک گئی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے بلارہا تھا اس نے اچھنبے سے اس کی طرف دیکھا۔

"ان تینوں کو افیت دینا ضروری نہیں تھا لیکن مجھے" اس نے گہری سانس لی۔
"مجھے کیوں چھوڑا تم نے؟" اس کے بات مکمل کرنے پر وہ اس کی طرف آئی اور مسکرا نے لگی۔
"کیوں کہ میں نے تمہاری آنکھوں میں بے خوفی دیکھ لی تھی اور مجھے لگا کہ تم بہادر تو نہیں لیکن زندگی سے تنگ ضرور ہو اس لئے تمہیں زندہ رکھنا ہی تمہارے لئے افیت ہو گی" اس کی بات پر اکبر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔
"خواہشات دل کا ساتھ چھوڑ گئیں"
یہ افیت بڑی افیت ہے"

www.kitabnagri.com

اس نے جیسے ہی جون ایلیا کا شعر پڑھا وافیہ چونکی۔
یہ تو وہی شخص تھا جو ان کا ساتھ ہو کر بھی ان کا ہر غلط کام میں ساتھ نہیں دیتا تھا۔
اس نے کچھ کہا نہیں بس اسے دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو" وہ وافیہ کو اسکے ہوٹل چھوڑنے آیا تھا جب وافیہ نے اس کا شکریہ ادا کیا، اس کا مقصد وردان کی چپ توڑنا تھا جو سارا راستہ خاموش رہا تھا، اسے حیرت ہو رہی تھی وردان کے انداز پر کیونکہ وہ ہمیشہ جان بوجھ کر بک بک کرتا رہتا تھا تاکہ وہ اس سے بات کرتی رہے مگر آج وہ خود ہی خاموش تھا۔ ابھی بھی وہ مایوس ہو کر جانے ہی لگی تھی جب اس نے اسے آواز دے کر روکا۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"

"ہاں بولو" اس نے کل ہی تو لویو کہا تھا اب کیا کہنا ہے اس نے؟ وہ حیران تھی۔

"ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے" اس نے کہہ کر گہری سانس لی وافیہ اسے حیران کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"تم نے ابھی اسے گالی دی تھی مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا، میں جانتا ہوں کہ اس نے تمہارے ساتھ جو کیا وہ بھی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا مگر ہو سکتا ہے وہ سدھر جائے اور توبہ کر لے، تو پھر تمہارا اسے گالی دینا، اس سے نقصان سراسر تمہارا ہی ہو گا کیونکہ اس کا گناہ تمہارے سر ہو گا اور کیا پتا تم بس اپنے اس عمل کی وجہ سے جنت میں نہ جاسکو"

"اللہ نہ کرے" اسکی بات پر وافیہ جلدی سے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کبھی کسی کو گالی نہیں دیتی لیکن پتا نہیں اس وقت کیا ہوا تھا، خیر میں کوشش کروں گی کہ آئندہ گالی دینے سے پرہیز کروں، بائے" وہ کہہ کر آگے بڑھنے لگی وردان اسے جاتا دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ اس نے اتنی جلدی بات مان کیسے لی۔

خیر اس کے لیے یہی بہت تھا کہ اس نے اس سے کوئی بحث نہیں کی تھی۔

وہ مناہل سے ملنے پھر در سگاہ آئی تھی، وہ اس کے گھر گئی تھی مگر وہاں پتا چلا کہ وہ وہاں نہیں ہے تو وہ در سگاہ چلی آئی۔

"میں تو ایک بات جانتی ہوں کہ اگر ہم اللہ سے رحم مانگتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ پہلے اس کے بندوں پر رحم کریں، اگر ہم اس سے معافی کی امید رکھتے ہیں تو پہلے اس کے بندوں کو معاف کریں، بدلہ لینا آپ کا حق ضرور ہے لیکن معاف کر دینے سے اللہ خوش ہوتا ہے یا پھر آپ سارا معاملہ اس پہ چھوڑ دیں وہ بہتر جاننے والا ہے" وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ میٹھے لہجے میں پڑھا رہی تھیں اور وافیہ انکے معاف کرنے میں کھو گئی تھی۔

"اللہ کو یہ بات بہت محبوب ہے کہ ہم کوئی بھی غلط کام صرف اس کی رضا کے لئے ترک کر دیں یا پھر کسی شخص سے بدلہ لینا چاہتے ہوں لیکن صرف اس کی خاطر بدلہ نہ لیں معاف کر دیں، ہم جانتے بھی

Posted On Kitab Nagri

نہیں ہوتے لیکن ہمارا وہ عمل ہمیں جنت میں لے جانے کا باعث بن جاتا ہے " انہوں نے مسکرا کر کتاب بند کی تو وہ مناہل سے ملے بغیر تیزی سے باہر نکلی۔

"کیا میں اسے معاف کر دوں؟ لیکن اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی اور وہ کسی اور کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے، نہیں اگر میں نے اسے معاف کر دیا تو وہ مجھے مار دے گا، میں اسے معاف نہیں کر سکتی " وہ شدید الجھن میں گھری ہوئی تھی کہ اس کا فون بج اٹھا۔
باہر کا نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"ہیلو رمشہ کیسی ہو؟" وہ ساری تھکن بھلائے آگے بڑھتے ہوئے بات کرنے لگی۔
"میں رمشہ نہیں اسکا باپ بول رہا ہوں "مقابل کی بات پر اس کے قدم رک گئے۔
"اسلام و علیکم بابا کیسے ہیں؟" وہ رمشہ کی دیکھا دیکھی زیادہ تر انہیں بابا ہی کہتی تھی۔
"وعلیکم السلام، میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو بیٹا؟" انکا لہجہ ہمیشہ کی طرح شفیق تھا۔
"الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہوں، ماما کیسی ہیں؟"

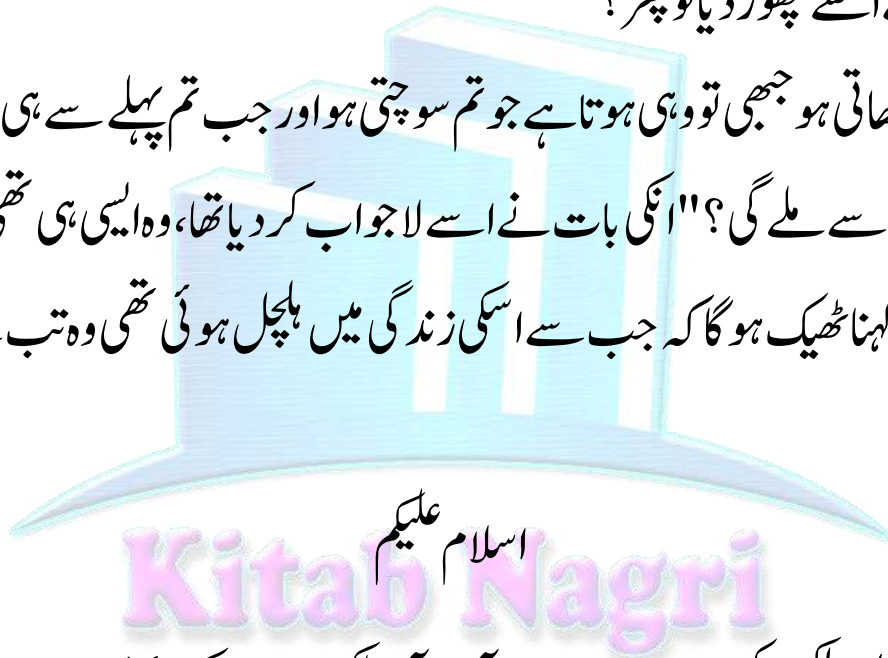
"وہ بھی ٹھیک ہیں، مگر میں یہ کیا سن رہا ہوں وافیہ؟" انکی بات پر وہ چونک گئی اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟
"کیا سن لیا ہے آپ نے؟"

Posted On Kitab Nagri

"یہی کہ تم قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہو، وافیہ میں نے تمہیں سمجھا کر بھیجا تھا کہ تم اسے صرف گرفتار کرواؤ گی اور پھر عدالت جو فیصلہ کرے گی وہ اسکی سزا اور تمہارا بدلہ ہوگا، اسے سزا اور تمہیں انصاف ملے گا لیکن تم خود قانون کو ہاتھ میں لے رہی ہو؟" انکی بات پر وافیہ نے گہری سانس لی، وہ ویسے ہی الجھن میں گہری ہوئی تھی اور اوپر سے انکی باتیں، اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔

"بابا اگر عدالت نے اسے چھوڑ دیا تو پھر؟"

"تم اتنی بے یقینی دکھاتی ہو جیسی تو وہی ہوتا ہے جو تم سوچتی ہو اور جب تم پہلے سے ہی غلط گمان رکھو گی تو تمہیں صحیح چیز کہاں سے ملے گی؟" انکی بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا، وہ ایسی ہی تھی، ہر کسی پہ شک کرنے والی، یا پھر یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ جب سے اسکی زندگی میں ہلچل ہوئی تھی وہ تب سے ایسی ہو گئی تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"بابا میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں" اس سے جب کوئی جواب نہیں بن پایا تو اس نے اجازت طلب کی۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ اللہ تمہارے ہی ساتھ ہے، اللہ حافظ" انہوں نے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ وہ فون ہاتھ میں لیے انکے آخری الفاظ پہ غور کرنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے کسی پل چین نہیں آرہا تھا جب سے وہ در سگاہ سے آئی تھی بس ایک ہی بات سوچے جارہی تھی کہ وہ اب کیا کرے؟ اسے آج تیسرا دن تھا جو وہ ایسے ہی سوچے جارہی تھی۔

بالآخر وہ کچھ سوچ کر اٹھی اور وضو کرنے چل دی۔ جب سے اسے باجی نے نماز کی اہمیت بتائی تھی تب سے وہ ساری نمازیں پڑھنے کی کوشش کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے سلام پھیرا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

"اللہ جی میں بہت پریشان ہوں، مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا، پلیز آپ ہی کوئی راستہ بتائیں، میں اس حیوان صفت انسان سے بدلہ لینا چاہتی ہوں لیکن مجھے ہر جگہ معاف کرنے کے بارے میں کہا جا رہا ہے جو میں کسی صورت نہیں کر سکتی، ہاں یہ ضرور کر سکتی ہوں کہ میں اپنا معاملہ آپ پہ چھوڑ دوں اور آپ سے بہتر تو کوئی انصاف کرنے والا ہے ہی نہیں، میں اسے قانون کے حوالے کر دوں گی یا اللہ پھر جو عدالت کرے گی مجھے منظور ہوگا، میں اب اسے خود سزا نہیں دے سکوں گی" اسے وہ رات یاد آئی جب اس شخص نے اسے اٹھوایا تھا اور پھر اس کے ساتھ جو جو ہوا وہ یاد کر کے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"المیرا سلم تم معافی کے لائق نہیں ہو، میرا بدلہ اب اللہ لے گا تم سے" اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور کھڑی ہو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تین دن ہو چکے تھے مگر وافیہ کی کوئی خیر خبر نہیں مل رہی تھی اسے، وہ اسے فون کر کے تھک گیا تھا، اس کے ہوٹل بھی جا کر معلوم کیا تھا مگر اس کا کوئی اتنا پتا نہیں مل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وردان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیونکہ اس نے وافیہ کو ہوٹل ہی ڈراپ کیا تھا اور اسکے بعد سے انکی کوئی بات نہیں ہوئی تھی، ان چاروں کے ساتھ آگے کیا کرنا ہے وہ نہیں جانتا تھا وافیہ جانتی تھی مگر وہ کہاں ہے یہ بھی وہ نہیں جانتا تھا۔

لیکن وہ وہاں روزانہ چکر لگا رہا تھا انہیں اپنے بندوں کے ہاتھوں کھانا کھلواتا تھا۔
"کہاں ہو تم؟ پلیز ایک بار مل جاؤ" اس نے تھک ہار کر خود کو بیڈ پر گر ادیا۔
پاس پڑا موبائل بج رہا تھا اس نے چونک کر فون اٹھایا۔
"ہیلو"

"ہیلو سر، آج میٹنگ تھی ناں آپ کی، تو آپ آئے نہیں اب تک، میٹنگ کینسل کروادوں؟" سیکرٹری کی آواز سن کر اسکی جاگی امید پھر بجھ گئی۔
"ہاں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ایسا کرو کینسل کر دو" اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور پھر کال لاگ میں جا کر وافیہ کا نمبر پھر ٹرائی کیا۔
"بیل جارہی ہے" وہ خوشی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس نے تو ایسے ہی پھر سے ٹرائی کیا تھا مگر اس بار فون لگ گیا تھا۔
چوتھی بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو وافیہ کہاں ہو تم؟ کتنے دنوں سے تمہیں فون کر رہا ہوں مگر فون مسلسل بند جا رہا تھا، میں تمہارے ہوٹل بھی آیا تھا مگر ریسپشن میں کہا کہ تم ہوٹل میں ہو ہی نہیں، کہاں تھی تم؟ کچھ تو بتاتی" اسکی بے تابی سن کر وافیہ جوں کی توں رہ گئی، کیا وہ سچ مچ اس سے محبت کرتا ہے؟ پھر اسے المیر کے الفاظ یاد آئے۔

"میں زوبیہ سے محبت کرتا ہوں"

پھر اس آدمی کی بات یاد آئی۔

"المیر بھائی کا فون تھا وہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے غلط لڑکی کو اٹھایا ہے، ہمیں اسکی بہن کو اٹھانا تھا" اس نے جھر جھری لی۔

اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے۔

"اب مزید کسی کی باتوں میں نہیں آنا، یہ لوگ محض دھوکہ دینا جانتے ہیں" اس نے کڑواہٹ سے سوچا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"وافیہ بولو بھی" اسکی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"ہاں کچھ نہیں، میں یہیں تھی، کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا اس لئے فون آف کر دیا تھا اور ریسپشن پہ کہہ دیا تھا کہ سب کو منع کر دیں" اسکی بات سے وہ حیران رہ گیا۔

"مگر کیوں؟"

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں" اس نے کھٹاک سے کہا، وردان اسکے لہجے کی سختی محسوس کر رہا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ ایسے کیوں بات کر رہی ہے۔

"اچھا ان چاروں کا کیا کرنا ہے اب؟" وردان اسکے لہجے کی سختی کم کرنے کے لیے بات بدل گیا جس پر وافیہ نے گہری سانس لی۔

"پولیس کے حوالے" وہ دم بخود رہ گیا، وہ جو کل تک بدلہ بدلہ کر رہی تھی آج انہیں پولیس کے حوالے کر رہی تھی، ہاں ٹھیک ہے وہ بھی یہی چاہتا تھا مگر اسکے اچانک فیصلے نے وردان کو چونکا دیا تھا۔

"پلیز مزید کوئی سوال نہیں کرنا، میں کل ہی پولیس کو لے کر وہاں جاؤں گی اور ان چاروں کو گرفتار کروا دوں گی" وردان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے گہری سانس لے کر "اوکے" کہا جس پر وافیہ نے "اللہ حافظ" کہہ کر مزید کسی بات کا موقع دیے فون رکھ دیا۔

"یہ لڑکی میری سمجھ سے ہی باہر ہے" اس نے سر ہاتھوں میں گرا دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مما آپ سچ کہہ رہی ہیں ناں؟" برسوں بعد اسکی خواہش پوری ہو رہی تھی ایک بہن پانے کی اجنبی ہی سہی مگر وہ اسے اپنی بہن ہی مانے گی۔
اسکی بات پر اس کی ماں مسکرائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں ہے وہ ماما؟" اس سے رہا نہیں جا رہا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کو فوراً اپنے گھر لے آئے۔

"فلحال تو ہسپتال میں ہے لیکن ہم اسے کل ڈسچارج کروا کر اپنے گھر لے آئیں گے اور پھر کچھ دن بعد ہم سب امریکہ چلے جائیں گے"

"انشاء اللہ۔"

"ڈیڈ نے وایچ لانے کا کہا ہے اور گرینی کی میڈیسن بھی لینی ہے، پہلے کہاں جاؤں؟" وہ پریشانی سے سوچ رہا تھا کیونکہ اسے پھر وافیہ کو ساتھ لے کر جانا تھا ورنہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ اسکی پرواہ کیے بغیر ہی پولیس اسٹیشن پہنچ جاتی بات کرنے۔

"گرینی کو میڈیسن دینا زیادہ ضروری ہے، ڈیڈ کی وایچ بعد میں لے لوں گا" یہ سوچ کر وہ فوراً میڈیکل اسٹور پہنچا۔

www.kitabnagri.com

اپنی مطلوبہ میڈیسن نکلو کر وہ انتظار کر رہی رہا تھا جب اس کی نظر سامنے کھڑی لڑکی پر پڑی۔ وہ لڑکی دور سے بالکل وافیہ کی طرح لگ رہی تھی اس نے تھوڑا آگے جا کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ یہ تو وہی لڑکی تھی جو اپنی نند کا رشتہ اسکے لیے لے کر آئی تھی اور جس سے بات کرنے کے لیے اس نے پتا نہیں کیا کیا جتن کیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایکس کیوزمی" اس لڑکی کے آس پاس کسی کو ناپا کر اس نے اسے پکارا جس پر وہ لڑکی "جی" کہتے ہوئے پلٹی۔

"تم؟" وہ اس کے ماتھے پر بل صاف دیکھ رہا تھا۔

"دیکھئے، مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے پلیز" اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی اس نے آگے بڑھ کر اسے روک دیا۔

"لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی، ہٹو میرے راستے سے، میرے ہسبنڈ یہیں ہیں انہوں نے آپ کو دیکھ لیا تو پھر آپ کے لیے اچھا نہیں ہوگا"

"مجھے اپنی فکر نہیں ہے، مجھے بس آپ سے بات کرنی ہے پلیز" اس کی بات پر وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی کہ کہیں اسکا شوہر تو نہیں دیکھ رہا اسے اس طرح کسی اجنبی سے بات کرتے ہوئے۔

"جلدی بولو میرے پاس ٹائم نہیں ہے، ابھی میرے ہسبنڈ آجائیں گے"

"آپ مجھے کہیں مل سکتی ہیں؟" وردان کی فرمائش پر اس کا دماغ گھوم گیا۔

"آپ کا دماغ درست ہے؟ نہیں مطلب کیا، آپ جو بولو گے میں چپ چاپ مان لوں گی؟" وہ اپنی آواز کو حتی الامکان دھیمی رکھے ہوئے تھی کہ کہیں کوئی تماشہ نہ بن جائے جس سے اسکا شوہر اس طرف آئے اور اسے اس طرح اس لڑکے سے بات کرتا دیکھے جسے وہ پسند بھی نہیں کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز، میں ویسا انسان نہیں ہوں جیسا آپ مجھے سمجھ رہی ہیں، پلیز، میں کل چار بجے آپ کے گھر کے قریب جو مارکیٹ ہے وہاں جاؤں گا آپ ضرور آئیے گا مجھے بہت ضروری کام ہے پلیز" وہ اتنا کہہ کر رکا نہیں، گرینی کی میڈیسن لی اور ایک التجائی نظر اس پہ ڈال کر چلا گیا۔

"ایسا کیا کام ہے اسے مجھ سے، خیر مجھے کیا" اس لڑکی نے سوچ کر کندھے اچکا دیے۔

"اگر آپ کی بات درست ثابت نہیں ہوئی تو آپ جانتی ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے؟" اس نے پولیس کو دو سال پہلے کی پوری کہانی بتائی تھی جس پر انہوں نے اسے بتایا کہ وہ شخص گرفتار ہوا تھا مگر پھر وہ دماغی مرض کا بہانہ کر کے جیل سے فرار ہو گیا تھا، پولیس نے اسے بہت ڈھونڈا مگر وہ کہیں نہیں ملا، پولیس کی بات سن کر وافیہ حیران رہ گئی۔

"میں کہہ رہی ہوں ناں کہ میں نے اسے پکڑ لیا ہے، آپ بس اسے پکڑنے کی تیاری کریں"

"ایک منٹ، اس آدمی نے تو کہا تھا کہ اس نے تمہیں مروادیا تھا لیکن تم تو زندہ ہو؟" پولیس اسے کڑی نظروں سے گھور رہی تھی، وردان کو یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"یہ بچ گئی تھی، ان لوگوں نے تو بہت کوشش کی تھی، خیر آپ بتائیں کہ آپ کل ہمارے ساتھ چلیں گے یا ہم اوپر کانٹیکٹ کریں؟" وردان نے جس رعب سے کہا تھا اس پہ پولیس رضامند ہو گئی تھی، وافیہ

Posted On Kitab Nagri

کو بس اب کل کا انتظار تھا وہ اسے جلد از جلد سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتی تھی۔ اس نے اپنا معاملہ اللہ پہ چھوڑ دیا تھا اب چاہے عدالت المیر کو عمر قید کی سزا دیتی یا پھر سزائے موت۔

اس وقت رات کے دو بج رہے تھے وہ اپنی عادت کے مطابق جاگ تو رہا تھا مگر اسے سیگریٹ کی طلب بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی، وہ اپنے غم سیگریٹ پی کر ہی ہلکا کرتا تھا، جب تک وہ سیگریٹ کی پوری ڈبی ختم نہیں کر دیتا تھا اسے نیند نہیں آتی تھی۔

شیدے کی آنکھ کھلی تو اسے جاگتا دیکھ کر افسوس کرنے لگا، ایک وہی تھا جو اسکو سمجھتا تھا اور سمجھاتا بھی تھا۔

"کیا ہوا اکبر؟" اس کی پکار پر اس نے اسے دیکھا۔

چونکہ ان چاروں کو ایک ساتھ زنجیروں سے باندھا گیا تھا اس لئے وہ صرف سر ہی ہلا پاتے تھے، ہاتھ پیر نہیں ہلا پاتے تھے۔

www.kitabnagri.com

"نیند نہیں آرہی مجھے"

"سیگریٹ چاہیے؟" شیدے کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تو وہ مسکرا نے لگا۔

"یہ سیگریٹ کی لت بھی بہت بری چیز ہے"

Posted On Kitab Nagri

"لت جس کسی کی بھی ہوشیدے وہ بہت بری ہوتی ہے پھر چاہے وہ کسی چیز کی ہو یا کسی انسان کی" وہ پھر تلخ ہو رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

پوچھو"

"تم ہمارے گینگ میں کیوں آئے تھے؟ نا تم ہماری طرح لوگوں کو تنگ کرتے ہو نا کسی کی جان لیتے ہو نہ کسی کے ساتھ برا کرتے ہو، المیر بھائی نے تمہیں صرف اس لئے ہی رکھا ہوا ہے کہ تم ہم سب میں سب سے زیادہ طاقتور ہو، تم چاہتے تو یہ گینگ چھوڑ سکتے تھے، لیکن تم نہیں گئے وجہ کیا ہے؟" شیدے کی بات پر وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں کسی کے ساتھ برا نہیں کرتا؟ جب لوگوں کو اغواء کرنا ہوتا ہے تم لوگ مجھے ہی آگے کرتے ہو، کیا یہ سہی کام ہے تمہارے نزدیک؟" "تم صرف اٹھانے والا کام کرتے ہو اکبر اور پیسے بھی صرف اسی چیز کے لیتے ہو، اغواء تو المیر، منا اور میں کرتے ہیں، تمہیں اتنی بڑی سزا نہیں ملنی چاہئے اکبر"

"یہ سزا نہیں ہے شیدے لیکن تو نہیں سمجھے گا، اچھا ہی ہو گا کہ یہ لوگ مجھے ختم کر دیں" "پاگل ہو کیا تم، تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

"اگر مجھے اپنی زندگی عزیز ہوتی تو میں آج تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ تم لوگوں کے خلاف کھڑا ہوتا" اکبر اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر بولا، اسے اس لمحے بہت کچھ یاد آ رہا تھا۔

اس نے آرم فورس، پولیس فورس جوائن کرنا چاہی مگر ریجیکٹ ہو گیا پھر اس نے اپنے طریقے سے مجرموں کو پکڑنا شروع کیا تو اس پہ بھی اسی کو مورد الزام ٹھہرا کر کچھ عرصے کے لیے جیل بھیج دیا گیا پھر جیل سے رہائی ملنے کے بعد اس نے اپنے جنون کو مار دیا اور رزق حلال کمانے کی کوشش کرنے لگا مگر اس میں بھی ناکام ہی رہا، کچھ لوگوں پر قسمت شاید بہت دیر سے مہربان ہوتی ہے۔

اس کے گھر والے اسے ہمیشہ لعن طعن کرتے تھے کہ تو آخر کرتا ہی کیا ہے؟ کمائی تو تجھ سے ہوتی نہیں ہے، پھر اس کی نسبت دو دفعہ طے ہو کر ٹوٹ گئی تھی اس نے ہر ایک بات سہی ہر غم سہا تھا مگر اس سے اسکی محبت چھینی گئی جو اس سے برداشت نہیں ہوا اور وہ غلط چکروں میں پڑ گیا۔

ہاں جس لڑکی سے اسکی آخر میں نسبت طے ہوئی تھی اس سے اسکی شادی بھی طے ہو چکی تھی مگر لڑکی کے باپ نے آخر وقت میں یہ کہہ کر رشتہ توڑ دیا کہ تم ہماری بچی کو بھوکا ہی مارو گے غریب کہیں کے۔

"اچھا چل اب سو جا، اگلی صبح جانے کیسا سورج لے کر آئے" شیدے نے آنکھیں موند لیں لیکن اکبر کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔

"کیا وہ مجھے یاد نہیں کرتی ہوگی؟ کیا اس نے شادی کر لی ہوگی؟ آخر وہ بھی تو مجھ سے محبت کرتی تھی"

ایک مسکراتا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تو اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مناہل بولو" وہ اس وقت ان چاروں کو گرفتار کروانے کے لیے نکل رہی تھی جب مناہل کا فون آیا۔

اس نے گرے لانگ گاؤن پہ پنک اسکارف پہن رکھا تھا۔
جب سے وہ مدرسہ سے جانے لگی تھی اسکی سوچ میں واضح فرق پڑا تھا اور یہ سب مناہل اور باجی کی وجہ سے ہوا تھا۔

"اب تو میں تمہیں تمہارے اصل نام سے بلا سکتی ہوں ناں زائرہ میرا مطلب ہے وافیہ؟" مناہل کی بات پر وہ ٹھہر سی گئی پھر مسکرا کر ہاں کہا۔
"اچھا تم کہیں جا رہی ہو کیا؟"

"ہاں ان لوگوں کو اپنی قید سے آزاد کر کے قانون کے حوالے کرنے جا رہی ہوں" وہ اب پوری طرح مطمئن تھی۔

www.kitabnagri.com

"اچھا پھر میں بھی آؤں گی مجھے بھی ان مجرموں کو دیکھنا ہے" مناہل کی بات پر اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔
"مناہل تم ابھی تک نہیں سدھری ویسی کی ویسی ہی ہو، عجب باؤلی، مجھے لگا کہ مدرسہ جانے لگی ہو سدھر گئی ہو گی" زائرہ کی بات پر مناہل نے اپنی ہنسی بمشکل روکی۔

"جو مدرسہ جانے لگتے ہیں وہ کیا پھر ایسی باتیں نہیں کرتے؟" مناہل نے انتہائی بھولپن سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اف مینو، دماغ مت کھاؤ، ابھی مجھے جانا ہے" وہ یہ کہہ کر فون رکھنے ہی والی تھی کہ وہ فوراً بول پڑی۔
"اوکے اوکے، مجھے بھی لے کر جانا پلینز"

"نیور، ویسے بھی میں کسی اور کے ساتھ جارہی ہوں"

"آہم آہم ہمارے بہنوئی کے ساتھ جارہی ہو؟ ویسے زائرہ تم نے شادی کب کی، مجھے بتایا بھی نہیں؟
بچے وچے ہیں تمہارے؟" اور اس کی باتوں پر زائرہ نے ابھی کہ ابھی دوسری بار اپنا سر پیٹا تھا۔

"ہاں دس بچے ہیں میرے، یا اللہ میں کہاں جا کر اس لڑکی کا سر پھوڑوں؟"

"میرا کیوں اپنا پیٹو"

"تمہاری باتوں پر میں ابھی کہ ابھی دو مرتبہ اپنا سر پھوڑ چکی ہوں، لہذا اب تمہاری باری ہے"
"اچھا یہ تو بتاؤ کہ شادی کب کر رہی ہو پھر؟" اس کی بات پر زائرہ کی آنکھیں جلنے لگیں، اس نے بڑی
مشکل سے خود پہ قابو پایا۔

"میرا تو دور دور تک کوئی چانس نہیں ہے، تم اپنی بتاؤ اب تک کی کہ نہیں؟"

"نہیں میرا بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے"

"چلو اچھا ہے ہم کنوارے ہی مریں گے" زائرہ ہنس پڑی۔

"اچھا سنو فون رکھو میں آتی ہوں تمہیں لینے" زائرہ نے ہنستے ہوئے فون کاٹ دیا اور وردان کا انتظار
کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

قریباً پانچ منٹ بعد اسکی کار اسکی طرف آکر رکی۔

وردان تو اسے دیکھ کر مبہوت ہی رہ گیا تھا، وہ کہاں اسکارف وغیرہ لیتی تھی بس دوپٹہ دھنگ سے خود پہ پھیلا لیتی تھی اور اب اس میں یہ چینجنگ وردان مصطفیٰ کو بہت اچھی لگی تھی وہ مسکرا دیا۔

وہ لوگ مناہل کو لے کر پولیس کے پاس گئے اور پھر انہیں لے کر اس جگہ پہنچے جہاں وہ چاروں قید تھے۔

مناہل نے صرف ایک نظر ان لوگوں کو دیکھا اور پھر رخ موڑ گئی، دراصل وہ ڈر گئی تھی اس نے انہیں ٹھیک طرح سے دیکھا بھی نہیں تھا اس کے انداز کو وافیہ بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"ہو گیا شوق پورا، دیکھ لیا مجرموں کو تم نے؟" زائرہ اس پہ طنز کرنے لگی۔

پولیس نے ان چاروں کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا تاکہ کوئی زنجیر کھلنے کے بعد بھاگ نہ سکے۔ زائرہ صرف المیر کو دیکھے جا رہی تھی، بالآخر اس نے اپنے مجرم کو پکڑوا دیا تھا۔

المیر زائرہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا اسے سمجھ آ گیا تھا کہ زائرہ نے ہی ان لوگوں کو اغواء کیا تھا لیکن اسے ایک بات سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس نے المیر کو خود سزا دینے کے بجائے قانون کے حوالے کیوں کیا تھا وہ خود بھی اسے موت کے گھاٹ اتار سکتی تھی۔

"پکڑ لو ان سب کو فوراً" پولیس آفسر نے انکی زنجیر کھولنے کے بعد فوراً اپنے آفسرز کو الرٹ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ان چاروں میں اکبر کو چھوڑ کر باقی تینوں کے منہ لٹکے ہوئے اور خوفزدہ تھے جبکہ اکبر بے تاثر چہرے کے ساتھ ہتھکڑی لگوار ہاتھ جب اس نے اچانک نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو منجمد رہ گیا۔ وہ یہاں کیوں آئی ہے؟ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنے عرصے بعد وہ اسے یوں دیکھے گا، وہ اسے دیکھے جارہا تھا جو منہ پہ ہاتھ رکھے خوفزدہ نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی مگر شاید اب تک اس نے اکبر کو نہیں دیکھا تھا۔

کتنی تبدیلی آگئی تھی اس میں، وہ لڑکی جو ہر وقت ملنگ ٹائپ حلیے میں رہتی تھی وہ آج گرے گاؤن پہ بلیک اسکارف پہنے بہت ڈیسنٹ لگ رہی تھی۔

زائرہ قدم قدم چلتی اکبر کی طرف آئی، اسے بہت حیرانی ہوتی تھی کہ یہ شخص مجرم ہو کر بھی شرمندہ یا خوفزدہ کیوں نہیں ہوتا تھا، اس نے ان تینوں کے چہرے پر فکر مندی اور ڈر دیکھا تھا مگر اس کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا اسکو دیکھ کر لگتا تھا جیسے اسے سزا سے ڈر نہیں لگتا۔

اکبر مسلسل مناہل کو دیکھے جارہا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا کہ زائرہ اسکے سامنے کھڑی ہے۔

"تمہیں موت سے ڈر نہیں لگتا؟ موت سے ناسہی اللہ کے عذاب سے بھی ڈر نہیں لگتا؟" زائرہ کی بات

پر جہاں مناہل نے چھوٹی آنکھوں سے اکبر کو دیکھا وہیں اکبر نے اپنی توجہ زائرہ کی جانب کی۔

لیکن اس سے پہلے کہ اکبر کوئی جواب دیتا شیدہ بول پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس نے آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا جس پر یہ ڈرے، یہ ہمارے گینگ کا حصہ ضرور تھا مگر اس نے کبھی لوگوں کی جان نہیں لی ناخون خرابے میں پڑا" وہ اور بھی بہت کچھ کہتا جب منانے کہنی مار کر اسے چپ کرایا اور آنکھوں سے اشارہ کرنے لگا کہ جب وہ تینوں جیل جا رہے ہیں تو پھر وہ کیوں بچے؟ شیدے کی بات پر وافیہ طنزیہ مسکرائی اور اسکی طرف بڑھی۔

"اواچھا تو مجھے اٹھا کر پھینکنے والے تم تھے پھر؟"

"اس نے تمہیں جان بوجھ کر نہیں پھینکا تھا اس وقت اندھیرا بہت تھا وہاں" اسکی بات پر زائرہ نے صرف نفی میں سر ہلایا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اکبر نے دوبارہ اپنی نظروں کا زاویہ مناہل کی طرف کیا مگر اس بار وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور اسکی آنکھوں میں پھیلی حیرانگی اکبر کو سمجھا گئی کہ وہ نا صرف اسے پہچان چکی ہے بلکہ اسکے کرتوت بھی جان چکی ہے اسکے اس طرح دیکھنے پر اکبر پھیکا سا مسکرایا۔

زائرہ کو اس کا مسکرا نا کھٹک رہا تھا اس نے فوراً اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو حیران رہ گئی کیونکہ مناہل اسے بھیگی نظروں سے دیکھ رہی تھی مناہل کی آنکھوں میں درد تھا اچانک وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر وہاں سے باہر نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

زائرہ حیرانی سے کبھی اکبر کو دیکھتی اور کبھی باہر کے راستے کو۔
"لے چلو ان سب کو" پولیس والے جیسے ہی سب کو لے جانے لگے زائرہ چونک کر آگے بڑھی، اس نے مناہل سے بعد میں بات کرنے کا فیصلہ کیا اور المیر کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

"مم مم مجھے معاف کر دو زائرہ، میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا تھا لیکن تم مجھے معاف کر دو پلیز ورنہ مجھے پھانسی ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا" المیر نے ہتھکڑی کے ساتھ ہاتھ جوڑے اور آنکھوں میں مگر مچھ کے آنسو بھر لیے جس پر زائرہ ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جیسے مکار شخص کو میں نے بہت اچھی طرح سمجھ لیا ہے المیر اسلم، تم جیسے لوگ معافی کے لائق نہیں ہو، مفاد پرست، گھٹیا، میری بہن مجھے کہتی رہی کہ تم فراڈ ہو جھوٹے ہو مکار ہو انتہائی گھٹیا انسان ہو مگر میں نے اس پہ یقین نہیں کیا تمہاری جھوٹی محبت کا یقین کر کے تمہیں سہارا دینا چاہا مگر تم احسان فراموش جھوٹے نکلے، تمہیں پھانسی ہو یا عمر قید، اللہ کی طرف سے ہی سزا ہوگی کیونکہ تم نے اس کے بندوں کو دھوکہ دیا ہے، رلایا ہے اور جو اسکے بندوں کو رلاتا ہے ناں وہ اسے چھوڑتا نہیں ہے، بدلہ ضرور لیتا ہے" اس نے آخری الفاظ اسکے قریب جا کر مسکراتے ہوئے ہلکی آواز میں کہے۔

المیر نے اس پہ صرف ایک گھوری ڈالی اور پھر پولیس اسے لے گئی۔
ان چاروں کو پولیس وین میں بٹھا دیا گیا تھا مناہل نم آنکھوں سے بس اکبر کو دیکھے جارہی تھی ناچار اکبر نے سرنفی میں ہلا کر اسے رونے سے منع کیا۔

زائرہ ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی وہ دھیرے دھیرے چلتے مناہل کے پاس آکر رکی۔
پولیس کی گاڑی جارہی تھی۔

"کون تھا وہ؟" زائرہ نے اکبر کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو وہاں سے جا رہا تھا۔

"میرا منگیتر" مناہل نے نظریں ہٹائے بغیر کہا جس پر وہ حیرانی سے گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔
"تمہاری منگنی اس سے ہوئی تھی؟" پولیس کی گاڑی جاچکی تھی اس لئے مناہل نے نظریں جھکا کر سر

اثبات میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ نو چار بجنے والے ہیں، وافیہ مجھے ایک جگہ جانا ہے پلیز چلو یہاں سے" وردان نے انکے جاتے ہی جیسے ہی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو پریشان ہو گیا۔

اسکی بات پر زائرہ کو اسکا خیال آیا کہ اس کی مدد اسی نے تو کی تھی وہ مناہل کو چھوڑ کر اسکی طرف مڑی۔
"جزاک اللہ وردان مصطفیٰ، اگر تم نہیں ہوتے تو میں کبھی اتنی آسانی سے ان لوگوں کو گرفتار نہیں کروا پاتی" وہ نظریں جھکا کر اعتراف کر رہی تھی جس پر وہ مسکرایا۔

"میری ایک بات مانو گی؟" اس کے اچانک سوال پہ وہ حیران رہ گئی اس نے "کیا؟" کہتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدلا کیوں کہ اسے لگا کہ وہ اسے شادی کے لیے کہنے والا ہے۔
"مجھے ابھی ایک جگہ جانا ہے تم بھی میرے ساتھ چلو گی مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے" اس کی بات نے زائرہ کو بھونچکا دیا۔

"کہاں جانا ہے؟" وہ سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے اپنے گھر والوں سے ملوانا چاہتا ہے۔
"بس ایک جگہ جانا ہے پلیز چلو میرے ساتھ، تمہیں سب پتا چل جائے گا"
"نہیں میں نہیں جاسکتی کہیں بھی، اور تمہیں جانا ہے تم جاؤ میں مناہل کے ساتھ چلی جاؤں گی" وہ کہہ کر آگے بڑھی اور مناہل کو دیکھا۔

"میں تو تم میرے ساتھ چلو مجھے تم سے بہت ساری بات کرنی ہے" اس نے اسے تھاما۔
"ابھی نہیں زائرہ، پھر کبھی سہی" وہ اسے جواب دے کر وردان کی طرف آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں پلیز" اسکی بات پر وردان نے زائرہ کو دیکھا جو نظریں چراگئی تھی۔
"اوکے چلیں۔"

اس نے مناہل کو اس کے گھر ڈراپ کیا اور پھر زائرہ کے نانا کرنے کے باوجود اسے لیے اپنی مطلوبہ جگہ پہ
چلا آیا۔

"یہ مجھے کہاں لے کر آئے ہو؟" وہ سمجھی تھی کہ وہ اسے اپنے گھر لے جائے گا مگر وہ تو اسے مارکیٹ لے
کر آیا تھا۔

"کیوں تمہیں کہیں اور جانا تھا؟" وہ شرارت سے پوچھنے لگا جس پر وہ اسے گھورنے لگی۔
"ہاں مجھے ہوٹل ڈراپ کرو فوراً"

"تھوڑی دیر رک جاؤ پلیز، میں تمہیں دس منٹ بعد خود ہی ہوٹل چھوڑ دوں گا اگر میرا کام نہیں بناتا تو" وہ
مسکرا رہا تھا اسکی مسکراہٹ پر اسرار تھی کچھ تو تھا جو اسے چونکا رہا تھا چانک اسکے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"تم تم خود کو سمجھتے کیا ہو آخر؟ تم مجھے یہاں اس لئے لائے ہو تاکہ میرا سودا کر سکو جیسے اس المیر نے مجھے

اغواء کروایا تھا مگر تم بھول رہے ہو کہ میں وافیہ کشف ہوں اور وافیہ اپنا بدلہ لینا جانتی ہے تم رکوا بھی"

اس نے کہہ کر موبائل نکالا، وردان اسے شکڈ سے دیکھ رہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اسے بھی

غلط سمجھے گی اور وہ بھی اتنا زیادہ غلط ہاں ٹھیک ہے اس کے ساتھ جو ہوا اسکے بعد اسکا کسی پہ اعتبار کرنا نہیں

Posted On Kitab Nagri

بننا تھا مگر وہ تو اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا، سچی محبت، پاک محبت، اپنا بنانے والی محبت اور اس پہ سب وار دینے والی محبت۔

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو وافیہ، میں نے محبت کی ہے تم سے، میں تمہارے لئے سب چھوڑ سکتا ہوں مگر تم سے محبت کرنا میرے بس میں نہیں ہے، تم چاہو تو مجھے ٹھکرا کر چلی جاؤ مگر پلیز اس طرح میری محبت کی توہین نہیں کرو" اسکے ٹوٹے لہجے میں کہی بات پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

"آئی آئی ایم سوری، میں گاڑی میں جا کر بیٹھ رہی ہوں پلیز مجھے ہوٹل ڈراپ کر دو" اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی وہ اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

"میں یہیں کھڑی تمہارا انتظار کر رہی ہوں، تم جاؤ اور افتخار کے لیے اچھی سی برانڈ ڈگھڑی لے کر آ جاؤ" وہ آس پاس نظر دوڑا رہی تھی جیسے ہی اسکی نظر وردان پہ پڑی تو اس نے فوراً اپنے شوہر کو وہاں سے بھیجنا چاہا ورنہ پھر ایک ہنگامہ مچ جانا تھا مارکیٹ میں، اسی لئے اس نے اپنے شوہر کو ہونے والے نندوئی کے لیے گفٹ لینے کے لئے کہا۔

www.kitabnagri.com

وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ اسے کیسے جانتا ہے اور کیا ضروری بات کرنا چاہتا ہے؟

"تم بھی چلو ناں، میں اکیلے کیسے پسند کروں؟" اس کی بات پر وہ گڑ بڑا گئی۔

"نہیں مجھے ویسے بھی کوئی علم نہیں ہے اس بارے میں، تم دیکھ لو اگر کوئی اچھی لگتی ہے تو، میں نے سنا تھا

یہاں بھی برانڈ ڈواچ ملتی ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو تم چلو گی تو مجھے بھی آسانی ہو جائے گی اب جب آہی گئی ہو تو اندر بھی چلو" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کھینچنے لگا۔

"زارون روئے گا اندر اسی لئے کہہ رہی ہوں" اس نے اپنے بیٹے کا بہانہ کیا۔

"اوہ یار تم اسے چھوڑ کر آ جاتی ناں گھر میں کوئی نہ کوئی سنبھال لیتا اسے"

"ارے میں کہہ رہی ہوں ناں کہ کوئی بات نہیں تم جاؤ"

"اوکے، تم یہیں سائیڈ پہ رہو، میں آتا ہوں" اسکے جانے کے بعد اس نے سکھ کا سانس لیا اور دھیرے دھیرے آگے پیچھے دیکھتی وردان کی طرف آئی۔

"ایکس کیوزمی" کسی مانوس سی آواز پر وہ پلٹا اور مقابل کو دیکھ کر اسکی کھوئی ہوئی مسکراہٹ واپس آئی۔

"جلدی بولو کیا ضروری بات تھی کیونکہ میرے ہسبنڈ یہیں ہیں اگر انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو پھر،"

اس نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی جو وردان کو تپا گئی۔

"نہیں تو پھر کیا ہوگا؟ آپ کی نند میرے نصیب میں نہیں تھی تو کیا اس میں بھی میری غلطی ہے؟" اس

کے اکھڑے تیور دیکھ کر وہ اس طرف دیکھنے لگی جہاں اسکا شوہر گیا تھا۔

"نہیں آپ کی غلطی یہ تھی کہ آپ مجھے گھورے جارہے تھے" اسے کہنا مشکل لگا تھا مگر وہ بڑی مشکل

سے کہہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ میں آپ کو کیوں دیکھے جا رہا تھا؟" اس کی بات پر اس نے نا سنجھی سے اسے دیکھا۔

"کیوں کہ آپ کی شکل اس سے بہت ملتی ہے" وہ چونکی۔
"کس سے؟"

"بتاتا ہوں" مگر اس سے پہلے کہ وہ اسکے ہمراہ آگے بڑھتی اس کا شوہر وہاں آگیا۔

"میں نے تمہیں وہاں سائیڈ میں رہنے کو کہا تھا اور تم یہاں آگئی اور یہ کون صاحب ہیں؟" اس نے پہلے وردان کو نہیں دیکھا تھا مگر جب دیکھا تو غصے سے اس کی رگیں تن گئیں۔

"تم؟" پھر وہ اپنی بیوی کی طرف مڑا جس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"تم، تم اسکے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ اس کا مطلب تم نے جان بوجھ کر مجھے،،" اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔

"جیسا آپ سوچ رہے ہو ویسا نہیں ہے، یہ میرے لیے بہت قابل احترام ہیں کیونکہ یہ عورت ذات ہیں اور عورت ذات میرے لیے بہت،،" مگر اس نے وردان کو بات مکمل نہیں کرنے دی اور کھینچ کر ایک تھپڑ لگایا۔

"اگر یہ قابل احترام ہے تو اس سے اس طرح ملنے کا مقصد؟" اس کے تلخ جملے نے وردان کے ہوش اڑا دیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صبح گھر سے کچھ کھائے پیے بغیر نکلی تھی اور اب اسکی حالت بری ہو رہی تھی، وہ وردان کا کب سے انتظار کر رہی تھی لیکن وہ نہیں آرہا تھا جب ہی اسکی نظر وردان پہ پڑی کہ اسکا کسی سے جھگڑا ہو رہا ہے وہ فوراً ہمت جما کر کے گاڑی سے اتری۔

کوئی اسے مار رہا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھی۔

"وردان، وردان، ہٹو چھوڑو اسے، کیوں مار رہے ہو؟ وردان تم ٹھیک ہو؟" اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ چاہے لاکھ اسکی محبت جھٹلاتی مگر حقیقت یہی تھی کہ اسکا دل اسکا نہیں رہا تھا ابھی بھی وہ وردان کو مار کھاتے دیکھ کر غم و غصے کی کیفیت میں آگے بڑھی تھی۔

وردان کو پیچھے کر کے وہ فوراً اس شخص کی طرف مڑی اور پھر جیسے ہی اسکی نظر اسکے ساتھ کھڑی لڑکی پہ پڑی وہ شاکڈ رہ گئی۔

وہ لڑکی جو اس جھگڑے کی وجہ سے اب رو دینے کو تھی اس نے جیسے ہی سامنے کھڑی لڑکی پہ نظر ڈالی وہ سن ہو گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں آگے بڑھتے وافیہ بے ہوش ہو کر گرنے لگی۔

"وافیہ وافیہ" وردان تیزی سے آگے آیا اور اسے گرنے سے بچایا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ وہ لڑکی فوراً آگے بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو زائرہ ہے" اس کی بات پر وردان نے اسے دیکھا وہ سمجھ تو گیا تھا مگر اسے اس لڑکی کے شوہر پہ غصہ آ رہا تھا اس لئے ٹھک سے جواب دیا۔

"جی نہیں، یہ وافیہ ہے اور ہٹو میرے راستے سے، مجھے اسے ہسپتال لے کر جانا ہے" وہ اسے سائیڈ کرتا وافیہ کو گاڑی میں ڈال کر گاڑی بھگا کر لے گیا۔

"شاذ شاذ، اسکا پیچھا کرو شاذ، وہ میری بہن ہے، وہ زندہ ہے شاذ میری بہن زندہ ہے، کتنے عرصے بعد ملی ہے مجھے پلینز" وہ روتے ہوئے اپنے شوہر کی منت کر رہی تھی۔

"اوکے اوکے ریلیکس ہم چلتے ہیں" اس نے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا اور گاڑی وردان کی گاڑی کے پیچھے بھگانے لگا۔

"مما بابا اسکا نام کیا ہے؟ اور یہ مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی، کیا یہ بول نہیں سکتی؟" کرنل داور اسے گھر لے آئے تھے جس پر رمشہ بہت خوش تھی لیکن وہ لڑکی کسی سے بات نہیں کر رہی تھی بس یک ٹک سب کو گھور رہی تھی۔

"بیٹا یہ بول سکتی ہے اور یہ بولے گی بھی، آپ اس سے پیار سے بات کرتی رہو، یہ آپ کو جواب ضرور دے گی" وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔

"ہاں لیکن اس کا نام کیا ہے؟" رمشہ کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹکی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"متمم اسکا نام وافیه ہے، سہی نام ہے ناں جی؟" رمشہ کی ماں نے نام بتا کر اپنے شوہر سے پوچھا جس پر رمشہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

"مطلب"

"میں نے اسکا نام وافیه رکھا ہے"

"کیوں اسکا نام وافیه نہیں ہے؟ آپ نے کیوں رکھا ہے؟" رمشہ الجھی ہوئی تھی۔

"بیٹا اسکی یادداشت جاچکی ہے اس لئے اسے اپنا نام نہیں پتا اور نہ ہمیں پتا ہے" ماں کے بتانے پر اسے بات سمجھ آئی۔

"پھر ٹھیک ہے اسکا نام کشف ہوگا"

"یہ کیا بات ہوئی، میں نے تو وافیه رکھا ہے" وہ دونوں ماں بیٹی ہو کر جھگڑنے لگے۔

"اچھا بھئی لڑو نہیں، تم وافیه کہہ دینا اور تم کشف کہہ دینا" کر نل داور نے مسکراتے ہوئے حل بتایا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے پھر آپ کیا بلائیں گے اسے؟" اب پھر رمشہ کو انکی بھی فکر ہو گئی۔

"میں کہوں گا وافیه کشف" انہوں نے کہتے ساتھ اسے اپنے پاس بلایا جس پر وہ بس انہیں دیکھنے لگی۔

"ادھر آؤ بیٹا" انکے پاس بلانے پر جب وہ نہیں آئی تو انہیں دوبارہ کہنا پڑا لیکن وہ پھر بھی نہیں آئی تو وہ اٹھ کر اسکے پاس چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"آج سے آپ وافیہ کشف ہیں اوکے، میں آپ کا بابا اور یہ آپ کی ماما ہیں اور یہ آپ کی بہن ہے"

انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے سب کا تعارف کروایا جس پر اس کے لب ہلے۔

"مما، بابا"

"جی بیٹا" اسکے کہنے پر وہ خوش ہوئے کہ اس نے زبان تو کھولی کچھ تو کہا۔

"اچھا آپ دونوں اسکے ساتھ باتیں کریں، میں آتا ہوں" وہ ان دونوں کو کہہ کر اٹھ گئے۔

وہ دونوں اس سے بات کرنے کی کوشش کرنے لگیں لیکن وہ بس انہیں دیکھے جا رہی تھی۔

"یہ تو وافیہ ہے ناں کرنل داور کی بیٹی؟" اسے دیکھ کر ڈاکٹر نے وردان سے پوچھا جس پر زائرہ اور شاذ حیرت سے انہیں دیکھنے لگے جبکہ وردان نے سر اثبات میں ہلایا۔

"جی ڈاکٹر لیکن پلیز پہلے آپ اسے دیکھیں"

"جی ضرور آپ انہیں ایمر جنسی میں لے جائیں، میں وہیں آتا ہوں" وہ کہہ کر آگے بڑھے۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے انہیں بس چکر آگئے تھے جی وہ بے ہوش ہو گئی تھیں، تھوڑی دیر میں انہیں ہوش آجائے گا، ڈونٹ وری" ڈاکٹر نے تھوڑی دیر بعد آکر انہیں بتایا تو وردان فوراً اندر گیا۔

ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق اسے تھوڑی دیر میں ہوش آگیا تھا، اسے ہوش میں آتا دیکھ کر وردان فوراً اسکے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آریو اوکے؟" اس کے پوچھنے پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اسے بس اتنا یاد آیا کہ وہ صبح سے بھوکی پیاسی تھی اس لئے بے ہوش ہو کر گری تھی۔

"نہیں مطلب تم اسے دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھی نا؟"

"کسے دیکھ کر؟" وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی جس پر وہ حیران رہ گیا۔

"تمہیں سچ میں یاد نہیں ہے وافیہ؟"

"وردان کیا بات ہے آخر؟" وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی۔

"کچھ نہیں، یہ بتاؤ کہ تم بے ہوش کیوں ہوئی تھی؟" اسکی اگلی بات نے اسے غصہ دلادیا۔

"مجھ سے پوچھ رہے ہو بے ہوش کیوں ہوئی تھی، میں کب سے تمہیں کہہ رہی تھی کہ مجھے ہوٹل

ڈراپ کر دو لیکن تم نے نہیں سنا، میں صبح گھر سے کچھ کھائے پیے بغیر نکلی تھی لیکن تمہیں کچھ پرواہ

کہاں ہے؟ ایویں بس محبت محبت کی رٹ لگاتے ہو" آخری جملہ اس نے بڑبڑاتے ہوئے آہستہ آواز میں

کہا لیکن وردان مصطفیٰ نے وہ بات سن لی تھی جبھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"ہاں تو بے وقوف لڑکی تمہیں کس نے کہا تھا گھر سے بھوکی پیاسی نکلو؟" وردان کی بات کا وہ جواب

دینے ہی لگی تھی جب کوئی اندر آیا اور وافیہ پتھر کی ہو گئی۔

"زارہ میری جان کیسی ہو تم؟" وہ اندر آتے ہی اسے پیار کرنے لگی لیکن وہ تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہی

تھی اسے بس اتنا پتا تھا کہ اس کے سامنے اسکی بہن ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"زائرہ، تم زندہ تھی پھر بھی ہم سے نہیں ملی، کیوں میری جان کیوں؟ تمہیں پتا ہے اماں ابا تمہیں یاد کر کے کتنا روتے ہیں، جب سے المیر نے بتایا تھا کہ تم مر چکی ہو، ہم زندہ ہو کر بھی زندہ نہیں تھے" زوبیہ جذباتی ہو رہی تھی اسکی آنکھیں بھیگ چکی تھیں۔

زائرہ کے کچھ نہ کہنے پر اس نے اسے گلے لگایا اور پھر اس کے سر پر پیار کر کے وردان کی طرف مڑی۔
"میں اپنی اور اپنے شوہر کی طرف سے آپ سے معافی مانگتی ہوں، ہم نے آپ کو بہت غلط سمجھا" اس نے وردان کے سامنے ہاتھ جوڑے جسے دیکھ کر شاذ بھی آگے بڑھایا۔

"ہاں مجھے معاف کر دو یار، میں نہیں جانتا تھا کہ تم دونوں بہنوں کو ملوانا چاہتے ہو، نہ میں یہ جانتا تھا کہ تم زائرہ کو جانتے ہو"

"جب کسی بات کا علم نہیں ہو تو بندے کو اگلے بندے کی بات سن لینی چاہیے، تم نے وردان پہ ہاتھ اٹھایا ہے اور یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی" اس کے انگلی اٹھا کر کہنے پر وہ مزید شرمندہ ہوا۔

"آئی ایم سوری، مجھے غصہ آگیا تھا کہ تم میری بیوی کو گھورے جا رہے تھے اور دوسری بات یہ کہ،،"
وردان سمجھ گیا کہ وہ آگے کیا کہنا چاہتا ہے اس لئے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہا، دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ وافیہ کو پتا چلے کہ وہ لوگ پہلے ہی اس کے لیے رشتہ لے کر جا چکے ہیں ورنہ وہ پیچھے ہٹ جائے گی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ویسے بھی اسے منع کرنے والی ہے۔

ان لوگوں کی باتوں پر زائرہ ہوش میں آئی اور اپنا رخ وردان کی طرف کر کے حیرت سے پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم ان لوگوں کو جانتے ہو؟"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"ہاں، اور جب میں نے انہیں، (اس نے انگلی سے زوبیہ کی طرف اشارہ کیا) پہلی بار دیکھا تو ہی مجھے شک گزرا، بہت ملتی ہیں یہ تم سے" اس کے کہنے پر زوبیہ نے مسکراتے ہوئے زائرہ کا ہاتھ تھاما۔

Posted On Kitab Nagri

"بس اب تم چلو میرے ساتھ پلیز اماں ابا کو سر پر اُتر دیں گے ہم لوگ"
اسکی بات پر وہ مسکرا نے لگی۔

کتنے عرصے بعد وہ اپنوں سے مل رہی تھی اپنی بہن سے اپنے ماں باپ سے اور یہ سب کرنے والا کون تھا
وردان مصطفیٰ۔

اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جواب شاذ سے بات کر رہا تھا اور شاذ اس سے شرمندہ ہو رہا تھا۔
"کیا وہ سچ میں اس سے محبت کرتا ہے؟" ایک بار پھر اسکے دل و دماغ میں جنگ چھڑ گئی تھی۔
"زائرہ کیا سوچ رہی ہو؟ چلیں؟" اسے مسلسل سوچتا دیکھ کر زوبیہ نے اسے ہلایا۔

"ہاں چلو" وہ آرام سے اٹھنے لگی اور پھر وردان کے پاس سے گزرتے ہوئے رک کر اسے دیکھا جو اسے
جاتے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا کہ تمہارا شکریہ کس طرح ادا کروں؟ لیکن تم نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے" اسکی
بات پر وہ مسکرایا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مضبوط لہجے میں بولا۔

"میری بات پر غور کر کے مجھے جواب دینا تمہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی" اس کی
بات پر جہاں زائرہ نے نظریں جھکائیں وہیں زوبیہ چونکی۔
"کیا مطلب؟" زوبیہ کے پوچھنے پر وردان گڑ بڑا گیا۔

"ہاں وہ میں نے اسے جاب کے لیے کہا تھا اسی کا کہہ رہا ہوں" اس سے جو بہانہ بن سکا اس نے بنایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ اچھا، ویسے آپ نے ہمیں معاف کر دیا ہے ناں؟"

زوبیہ ابھی تک شرمندہ تھی اسی لئے اس کی بات پر زیادہ غور نہیں کیا۔

"نہیں" اس نے کہہ کر زائرہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"لیکن اگر انہوں نے میری بات پر غور کیا تو پھر میں آپ لوگوں کو معاف کر دوں گا" وہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر مسکرایا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں، یہ ضرور جاب کرے گی، اچھا ابھی ہمیں اجازت دیں" وہ زائرہ کو لے کر آگے

بڑھی جب وردان نے پیچھے سے وافیہ کہہ کر پکارا، زائرہ فوراً کی اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

"اپنا خیال رکھنا" اسکی آنکھوں میں بہت کچھ تھا زائرہ نے سر اثبات میں ہلایا اور آگے بڑھ گئی، اگر وہ دو

منٹ بھی اور دیکھتی وردان کی آنکھوں میں تو شاید آگے نہیں بڑھ پاتی۔

وہ پورے دو سال پانچ مہینے بعد اپنے ماں باپ سے مل رہی تھی۔

اس کے ماں باپ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ زندہ صحیح سلامت انکے سامنے ہے لیکن اسے یقین تھا۔

اسے دو دن پہلے پڑھا ہوا باجی کا لیکچر یاد آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سورۃ یوسف ہمیں بتاتی ہے کہ کچھڑے مل جاتے ہیں اور لوگوں کے دیے دھوکے پر صبر کرنے سے اللہ آپ کو عروج نصیب کرتا ہے، خواب پورے ہو جاتے ہیں اور بے شک یہ سب اللہ کے حکم سے ہوتا ہے" وہ آنکھ بند کیے باجی کا بتایا ہوا ایک ایک حرف یاد کر کے رونے لگی۔

اسکے ساتھ بھی تو کچھ ایسا ہی ہوا تھا وہ اپنے ماں باپ سے مل گئی تھی اس کا المیر کو سزا دلانے کا خواب پورا ہوا تھا اور آج وہ نہ صرف اپنے ماں باپ کے نام سے جانی جاتی تھی بلکہ ایک ریٹائرڈ کرنل داؤر کی بیٹی کے حوالے سے بھی جانی جاتی تھی۔

وہ اپنے ماں باپ سے مل کر کمرے میں آئی اور شکرانے کے نوافل ادا کرنے لگی۔

"اسلام و علیکم بابا"

"وعلیکم السلام بیٹا، میں نے سنا کہ تم نے اسے قانون کے حوالے کر دیا خود سزا نہیں دی، آئی ایم پراؤڈ آف یو بیٹا، قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر تم بہت بڑی غلطی کر رہی تھی جس سے خود تمہیں بھی نقصان پہنچ سکتا تھا مگر شکر ہے کہ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا اور اسے قانون کے حوالے کر دیا اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ شخص اپنے انجام کو ضرور پہنچے گا" وہ اسے محبت سے سمجھا رہے تھے وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی بابا مجھے بھی پورا یقین ہے کہ میرا اللہ انصاف ضرور کرے گا، میں نے ہر لمحہ اس پہ بھروسہ کیا ہے، اور جب کبھی میری امید ٹوٹتی تھی تو آپ میری ٹوٹی امید کو دوبارہ جوڑ دیتے تھے، جزاک اللہ بابا، آپ نے ایک اجنبی کو اپنی بیٹی بنایا"

"نہ صرف بنایا بلکہ دل سے مانا ہے، تم مجھے رمشہ کی طرح عزیز ہو بیٹا، ہم جلد پاکستان آرہے ہیں، تمہیں سرپرانز بھی دینا ہے ہم نے" وہ پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئے۔
"وہ کیا بابا" اس نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

"بس پاکستان آنے پر تمہیں جھٹکا دینے والے ہیں ہم"
"مجھے پریشان کر رہے ہیں؟" اسکی بات پر انہوں نے قہقہہ لگایا
"ہر گز نہیں بچے، بس انتظار کرو تھوڑا، اچھا بھئی ان دونوں سے بات کرو، کب سے بے تاب ہیں تم سے بات کرنے کے لیے" یہ کہہ کر انہوں نے فون اپنی بیوی اور بیٹی کو پکڑا لیا۔
وہ پھر کافی دیر تک ان دونوں سے باتیں کرتی رہی۔

"تم اتنے عرصے کہاں تھی میری جان؟" وہ اپنے باپ کے کندھے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اس کے دوسری طرف اسکی ماں اسکا ہاتھ تھامے بیٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ابا میں امریکہ میں تھی، وہ کرنل داور بابا ہیں ناں، انہوں نے مجھے جنگل سے نکالا تھا اور پھر اپنے ساتھ امریکہ لے گئے اپنی بیٹی بنا کر" اسکی بات سن کر وہ دونوں شاکڈ رہ گئے۔

"امریکہ وہ بھی کرنل کے ساتھ"

"جی اماں، مجھے تو کچھ بھی یاد نہیں تھا نہ میں انہیں جانتی تھی، میری یادداشت جاچکی تھی لیکن ان کی فیملی نے مجھے اتنی محبت اور اپنائیت دی کہ دھیرے دھیرے مجھے سب یاد آنے لگا اور جیسے ہی میری یادداشت واپس آئی میں فوراً پاکستان آگئی بابا نے مجھے بہت روکا سمجھایا کہ وہ لوگ تھوڑے ٹائم بعد پاکستان جانے والے ہیں لیکن میں نہیں رکی، مجھے المیرا سلم سے بدلہ لینا تھا"

"بہت اچھے لوگ ہیں وہ، جو تمہارا اتنا خیال رکھا"

اپنی ماں کی بات پر وہ مسکرائی۔

"اماں بابا مجھے اپنی بیٹی کہتے ہیں، وہ آنے والے ہیں پاکستان پھر میں آپ لوگوں کو ملواؤں گی"

اس نے کہہ کر باپ کے کندھے پر پھر سے سر ٹکا یا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"میری بات پر غور ضرور کرنا وافیہ، اپنا خیال رکھنا" کوئی چھم سے اسکی یادوں میں آن ٹھہرا تھا، اس نے جھٹ آنکھیں کھولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا بیٹا؟" اس کی ماں جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں انہوں نے اسے اس طرح سے کرتے دیکھا تو انہیں لگا کہ وہ ڈر گئی ہے لیکن وہ نہیں جانتی تھیں کہ اسے کسی کی یاد ستانے لگی ہے، یہ بات تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"کچھ بھی نہیں اماں" اس نے کہہ کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

عدالت نے فیصلہ سنا دیا تھا المیر اور اسکے باقی دونوں ساتھیوں کو دو لڑکیوں سے زیادتی کے بعد انہیں قتل کرنے پر سزائے موت سنائی گئی تھی جبکہ منانے اکبر کے لیے پہلے ہی اپنا بیان لکھوا دیا تھا کہ اس نے صرف لڑکیوں کو اغواء کرنے کے لیے انکی مدد کی تھی باقی وہ ہر طرح سے بے قصور ہے اسی لئے اکبر کو صرف دو سال قید ہوئی تھی۔

المیر کے ماں باپ کو پتا چل چکا تھا کہ جو لڑکی انکے گھر آ کر انہیں دھمکی دے کر گئی تھی وہ دراصل زائرہ ہی تھی المیر کی ماں نے اسکی بہت منت سماجت کی کہ المیر کو معاف کر دے لیکن زائرہ اسے کسی صورت معاف کرنے پر تیار نہیں تھی ویسے بھی وہ معاف کر بھی دیتی تو بھی اس پہ دو لڑکیوں کے قتل کا الزام تھا۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا، ہم نہیں جانتے تھے کہ ہمارا بیٹا اتنا گر چکا ہے ورنہ ہم کبھی تمہاری شادی اس سے طے نہیں کرتے" زائرہ کے ماموں نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماموں وہ زوبی سے محبت کے دعوے کرتا تھا لیکن زندگی اس نے میری بھی برباد کر دی، آپ لوگوں نے اپنے بیٹے کو سب کچھ دیا سوائے تربیت کے، اگر آپ اسے اچھی تربیت دیتے تو آج آپ لوگوں کا نام خراب نہیں ہوتا، مجھے آپ سے بس اتنا ہی شکوہ ہے کہ آپ نے اسکی تربیت نہیں کی" وہ انہیں روتا چھوڑ کر آگے بڑھی جہاں وردان اسکا منتظر تھا۔

کتنے ہی لمحے گزر گئے لیکن وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں مگن تھے جب زوبیہ نے آگے بڑھ کر اسکا کندھا ہلایا۔

"زارہہ کیا ہوا؟" اس کے کہنے پر زارہہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"آئی ایم سوری وردان مصطفیٰ، میں تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی" وہ یہ کہہ کر آگے بڑھنے لگی جب وہ اسکے سامنے آگیا۔

"وجہ؟" اس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر بس اتنا ہی پوچھا۔

"میں مزید دھوکہ نہیں سہ سکتی"

www.kitabnagri.com

"تمہیں لگتا ہے میں بھی اوروں کی طرح تمہیں دھوکہ دوں گا؟" اسکی بات پر وہ کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"مجھے نہیں پتا، تم لڑکوں کا کیا بھروسہ" اس نے کہتے ساتھ نظریں چرائیں، اسکی بات پر وہ چپ رہا۔

"اب میں جاؤں؟" اسے خاموش دیکھ کر وہ وہاں سے جانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں مرتے دم تک تمہارا منتظر رہوں گا وافیہ لیکن کسی اور کو اپنے دل اور گھر میں نہیں بسا پاؤں گا، میری گرینی اور ڈیڈ چاہتے ہیں کہ وہ میری شادی کر دیں لیکن اب انہیں میں یہ خوشی نہیں دے سکتا" اسکی بات پر وہ کرنٹ کھا کر رہ گئی۔

"تم اپنی خوشی کے لیے خود غرض بن جاؤ گے وردان مصطفیٰ؟"

"نہیں خود غرض نہیں، میں کسی اور کے ساتھ دھوکہ نہیں کر سکتا وافیہ، دل میں کسی اور کو رکھ کر میں کسی اور کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا" وہ کہہ کر رکنا نہیں آگے بڑھ گیا وہ کافی دور تک اسے جاتا دیکھتی رہی۔

"وہ سچ کہہ رہا ہے زائرہ، مرد کی محبت اسکی آنکھوں میں نظر آتی ہے، میں نے المیر کی آنکھیں بھی پڑھی تھیں اسی لئے تمہیں کہا تھا کہ وہ جھوٹا ہے اور شاذ کی آنکھیں بھی تمہارے سامنے ہے وہ مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے اور اب یہ وردان مصطفیٰ تم سے سچی اور پاک محبت کرتا ہے جو اسکی آنکھوں میں نظر آرہی ہے روک لو اسے زائرہ وہ اچھا انسان ہے، اور ویسے بھی محبت ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتی لیکن اگر تمہیں مل رہی ہے تو ناشکری نہیں کرو" زوبیہ کی بات پر وہ کچھ دیر سوچتی رہی۔

"میں فیصلہ کر چکی ہوں زوبی، میں اب پیچھے نہیں ہٹ سکتی"

"کیوں؟"

"بس میری زندگی ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مجھے تنہا ہی رہنا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"اور اماں ابا، ان کے بارے میں سوچا ہے تم نے، اماں اب تک گلٹ میں ہیں کہ انکی وجہ سے تمہاری زندگی برباد ہو گئی، وہ تو تمہارے جانے کے بعد جینے کی امید چھوڑ چکی تھیں اسی لئے تو ہم اماں ابا کو اپنے ساتھ گھر لے آئے اور وہ گھر بیچ دیا" اس کی بات پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا کہا، ہمارا گھر بیچ دیا تم لوگوں نے؟"

"ہاں، کیوں کہ اماں ابا کی ضد تھی کہ وہ گھر بیچ دیا جائے اس لئے"

"ساری باتیں یہیں کرنی ہیں کیا؟" زوبیہ کی نند مسکراتے ہوئے انکے پاس آئی۔

"نہیں چلو گھر چلتے ہیں" وہ زائرہ پہ ایک تیکھی نگاہ ڈال کر آگے بڑھ گئی۔

"محترمہ آپ کا ارادہ نہیں ہے کیا گھر چلنے کا؟" اس نے مسکراتے ہوئے زائرہ سے پوچھا جس پر وہ مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

کرنل داؤد اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان پہنچ چکے تھے اور ابھی وہ زائرہ سے ملنے اسکے گھر آئے تھے جب انہوں نے اسے بتایا کہ وردان دراصل رمشہ کا خالہ زاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا رضائی بھائی بھی ہے اور وہ اسکے لیے زائرہ کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں، باقی گھر والے تو بہت خوش تھے لیکن زائرہ شاکڈ تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ رمشہ نے اور وردان نے اس سے اتنی بڑی بات چھپائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم تمہیں سر پر اُزدینا چاہتے تھے وافیہ اسی لئے تمہیں نہیں بتایا" رمشہ کی بات پر اس نے جن نظروں سے اسے دیکھا رمشہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"وافی پلیز مجھے بہت خوشی ہوگی اگر تم میری بہن ہونے کے ساتھ میری بھابی بھی بنوگی تو" اس نے وافیہ کا ہاتھ تھاما جسے اس نے جھٹک دیا۔
"وافیہ پلیز"

"رمشہ مجھے اکیلا چھوڑ دو" رمشہ نے ایک نظر افسوس سے اسے دیکھا اور پھر باہر نکلنے لگی لیکن اسی وقت کرنل داور اندر آئے انہوں نے اپنی بیٹی کو ناکام واپس جاتا دیکھا تو گہری سانس لے کر آگے بڑھے، دراصل انہوں نے جان بوجھ کر رمشہ کو اسکے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ اسے مناسکے۔
"زارہ کیا مجھ سے بھی خفا ہو؟" انکے کہنے پر وہ چونک گئی۔

"تو کیا مجھے خفا نہیں ہونا چاہیے؟"
"نہیں، کیونکہ اس میں کسی کی کوئی غلطی نہیں ہے، ہاں ہم جانتے تھے کہ وردان تم سے محبت کرتا ہے کیونکہ جب تم ہمارے ساتھ امریکہ گئی تھی وردان نے اسی وقت ہمیں بتایا تھا کہ جب وہ تم سے پہلی مرتبہ ملا تو ہی اسے تم سے محبت ہو گئی تھی لیکن وہ جان بوجھ کر امریکہ ہوتے ہوئے تمہارے سامنے نہیں آتا تھا پھر جب تمہاری یادداشت واپس آئی اور تم نے فوراً یہاں آنے کا فیصلہ کیا تو وہ وردان ہی تھا جس نے ہمیں مطمئن کیا کہ وہ اور اس سفر پلین میں تمہارے ساتھ ہی ہوں گے، اس سفر رمشہ کا منگیترا ہے،

Posted On Kitab Nagri

لیکن وردان نے ہم سے کہا تھا کہ اگر تم ہم سے وردان کی کوئی بات کرو گی تو ہی ہم اسکے بارے میں تمہیں بتائیں لیکن تم نے ایک بار بھی اسکے بارے میں بات نہیں کی اس لئے ہم نے کچھ بھی نہیں بتایا " انکی بات پر اسے اور غصہ آیا۔

"رمشہ کی منگنی وہ بھی اس بد تمیز اسفر سے؟ مجھے بتایا بھی نہیں؟ بابا آپ تو مجھے اپنی بیٹی کہتے ہیں اور اپنی بیٹی سے آپ نے اتنی بڑی بڑی باتیں چھپائی ہوئی ہیں " اسکے منہ پھلا کر کہنے پر وہ ہنس پڑے۔
"بھئی یہ بات تو تم رمشہ سے پوچھو اس نے ہی ہمیں منع کیا تھا"
"رمشہ کی بچی تجھے تو میں چھوڑوں گی نہیں " وہ اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ انہوں نے پیچھے سے اسے روک دیا۔

"زارہہ ایک منٹ بچے"
"جی بابا" انکی بات پر وہ رک گئی۔
"میں تمہید نہیں باندھوں گا، وردان اچھا لڑکا ہے ایک بار اسے قبول کر کے دیکھو وہ تمہیں واقعی بہت خوش رکھے گا"

"خوشی کی گارنٹی کوئی نہیں دے سکتا بابا، اور اگر میرا یہ تجربہ بھی فیل ہو گیا تو پھر میں جی نہیں سکوں گی اس لئے مجھے آپ ایسے ہی رہنے دیں میں ایسے بہت خوش ہوں " اسکے کہنے پر وہ مسکرا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی فیصلہ تم کرو گی وہ ہمیں منظور ہو گا لیکن بس اتنا یاد رکھنا کہ ہم سب صرف تمہاری خوشی چاہتے ہیں" وہ اتنا کہہ کر اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر چلے گئے۔

اسے مناہل سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا مگر آج اس سے بات کر کے وہ پریشان ہو گئی تھی۔
مناہل اس انسان اکبر سے محبت کرتی تھی اور اسی کے نام پہ اب تک بیٹھی تھی جو کہ ایک مجرم تھا لیکن
مناہل اسے مجرم نہیں مانتی تھی اس کا کہنا تھا کہ وہ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر غلط راستہ اپنا گیا تھا۔
"لیکن مینو، اس نے نہ جانے کتنی لڑکیوں کو اغواء کیا ہے"

"دو لڑکیوں کو زائرہ بس دو"

"بس دو، تمہیں یہ بس لگ رہا ہے مینو، اگر ان لڑکیوں کی جگہ تم ہوتی تو؟" اس کی بات نے مناہل کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"لیکن میں کیا کروں؟ مجھے اس سے محبت ہے اور ویسے بھی وہ اپنی سزا کاٹ رہا ہے"

"میں اب اس بارے میں تم سے کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ تم سننا نہیں چاہتی" اس نے کہہ کر کھڑاک سے فون بند کر دیا تھا اور تب سے اسے ہی سوچے جا رہی تھی کہ زوبیہ نے وردان کے آنے کا بتایا۔
"میں امریکہ جا رہا ہوں" وہ اسے منانے کی آخری کوشش کرنے آیا تھا۔

"ہاں تو جاؤ، یہاں کیوں آئے ہو؟" وہ ویسے ہی مناہل میں الجھی ہوئی تھی اوپر سے اسکی باتیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کہنے آیا ہوں کہ اگر زندگی کے اس سفر میں تم تھک جاؤ اور تمہیں لگے کہ تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو تو لوٹ آنے میں دیر نہیں کرنا" اسکی بات پر وہ مسکرا کر اسکی طرف بڑھی۔

"لوٹ کر وہ آتے ہیں وردان مصطفیٰ جو چھوڑ جائیں مجھے نہ کل تم سے محبت تھی نہ آج ہے اور نہ آئندہ ہوگی بلکہ تم سے کیا مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہوگی" اسکے بڑے بول پر وردان پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے مسکراتا ہوا اپنے اور اسکے درمیان کا راستہ ختم کر گیا۔

"تمہیں تمہارے دل کے ہاتھوں شکست ہوگی زائرہ یوسف، میں جا تو رہا ہوں لیکن اپنا دل تمہارے پاس چھوڑ کر جا رہا ہوں اس امید پر کہ وہ تمہیں لے کر مجھ تک آئے گا" اس نے اتنا کہہ کر گلاز آنکھوں پر ٹکائے اور باہر نکل گیا۔

"ہو نہہ بڑا آیا" وہ بڑبڑائی کہ کسی نے اسکا رخ بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔

"وہ جا رہا ہے زائرہ اسے روک دو، تم سکون سے نہیں جی سکو گی کیونکہ تم اسے پسند کرتی ہو" "پسند تو میں نے المیر کو بھی کیا تھا زوبیہ لیکن دیکھ لیاناں کہ اس نے کیا کیا" اسکے تلخی سے کہنے پر زوبیہ کو مزید غصہ آیا۔

"تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے کہ المیر اور وردان میں زمین آسمان کا فرق ہے مت ملایا کرو دونوں کو ایک دوسرے سے"

"یہ سارے لڑکے ایک جیسے ہوتے ہیں" اسکی بات پر زوبیہ نے گہری سانس لی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اب کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے زائرہ، لیکن یاد رکھنا تمہیں شکست ضرور ہوگی، اور جب تم اسکی یاد میں رو رہی ہوگی تو تمہارے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوگا" ہر ایک اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا اور اسی طرح ناکام واپس گیا تھا جس طرح ابھی زوبیہ گئی تھی لیکن زائرہ کی ناہاں میں نہیں بدلی۔

2 سال بعد:

وہ اپنے شوہر کے ساتھ زائرہ کے گھر آئی تھی زائرہ اسکے شوہر کو دیکھ کر چونک گئی۔
"اسکا مطلب مناہل نے اکبر کے رہا ہوتے ہی اس سے شادی کر لی" اس نے افسوس سے سوچا۔
"زائرہ آج میں اپنے شوہر کو تم سے ملوانا چاہتی ہوں" اس کی بات پر وہ نفی میں سر ہلاتی رخ موڑ گئی۔
"میں اسے اچھے سے جانتی ہوں اور ہم پہلے مل بھی چکے ہیں" اسکی بات پر مناہل نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔
"وہ اکبر مر چکا ہے، یہ میرا اکبر ہے" اس نے کہہ کر اکبر کو اشارہ کیا تو وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں نہیں جانتا تم سے کیسے معافی مانگنی چاہئے لیکن بس ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ اپنے گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے میں جس راستے پر چل رہا تھا اسکی سزا مجھے مل چکی ہے میری ماں مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے

Posted On Kitab Nagri

لیے چلی گئیں، وہ جو میری بھلائی کے لیے مجھے سمجھایا کرتی تھیں وہ میری بربادی کا سن کر ہمیشہ کے لیے دنیا چھوڑ گئیں "وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا اسے روتا دیکھ کر مناہل بھی رو رہی تھی اور زائرہ کی اپنی آنکھیں بھی نم تھیں۔

ماں تو پھر ماں ہوتی ہے ناں، انمول جس کے جیسا دوسرا کوئی نہیں ہوتا، ہم کسی اور سے ویسی محبت کر ہی نہیں پاتے جیسی اپنی ماں سے کرتے ہیں، باپ بھی ماں کی جگہ نہیں لے پاتا، ماں کا رتبہ ہی اتنا بلند ہوتا ہے، اتنے دکھ اتنی تکلیفیں جھیلتی ہے اس سے جتنی محبت کی جائے کم ہے۔

"میں بس اتنا ہی کہوں گی کہ اگر انکی باتوں کو دوا سمجھ کر سن لیتے تو دنیا والوں کی نہیں سننی پڑتی، ایسے ہی تو نہیں کہتے ناں کہ ماں باپ کی سن لیا کرو تا کہ دنیا والوں کی نہیں سننی پڑے۔"

"جاؤ کیا تمہیں معاف اللہ کی رضا کے لئے" وہ کہہ کر اندر چلی گئی جبکہ پیچھے مناہل اسکے آنسو پونچھ کر اسے لے گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وردان مصطفیٰ کو امریکہ گئے آج دو سال اور دو دن ہوئے تھے اور ان دو سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں تھا جس دن زائرہ اسکی یاد میں نہ روئی ہو، وہ روزانہ اسکی فیس بک آئی ڈی کھول کر اسے دیکھتی، مسکراتی، اس سے بات کرتی اور پھر نماز پڑھنے کھڑی ہو جاتی اور دعا مانگتے ہوئے خوب روتی۔

Posted On Kitab Nagri

زوبیہ نے اسے کئی بار اس طرح دیکھ کر پوچھا تھا لیکن وہ ہر بار بہانہ کر دیتی، ظاہر ہے انا جو آڑے آرہی تھی ماننے سے کہ وہ بھی وردان سے محبت کرنے لگی ہے بلکہ وہ تو شاید تب سے ہی محبت کرتی تھی جب اس سے وردان نے پہلی مرتبہ اظہار کیا تھا۔

"کیا کچھ نہیں کیا اس نے میرے لیے، میرے لئے اپنی جان خطرے میں ڈال دی، میرے مجرموں کو گرفتار کروایا، اپنے گھر والوں کی خواہش کو روند ڈالا اور ایک میں ہوں بے حس خود غرض مطلبی" اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"ہاں ہار گئی میں، جیت گئے تم وردان مصطفیٰ، ہو گئی مجھے تم سے محبت، بلکہ شاید میں نے ہتھیار اب ڈالے ہیں دل کے آگے، یہ تو ہر وقت تمہاری ہی طرف داری کرتا رہا ہے، ہو گئی شکست مجھے، چلے آؤ تمہاری زائرہ تمہاری منتظر ہے" وہ اعتراف کر رہی تھی یہ دیکھے بغیر کہ دروازے پہ کھڑی زوبیہ اسکی ساری بات سن چکی ہے وہ مسکراتی ہوئی فوراً اپنے کمرے میں گئی اور وردان کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

وردان نے گھر میں سب سے کانٹیکٹ رکھا ہوا تھا سوائے اس کے جسکی اسے خبر بھی نہیں تھی کیونکہ جب سے وردان امریکہ گیا تھا وہ بالکل بدل کر رہ گئی تھی، چپ چاپ خاموش سی کھوئی کھوئی سی، یہ وہ زائرہ تو نہیں تھی جسے وہ لوگ جانتے تھے۔

وہ سب اسے احساس دلانا چاہتے تھے اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے تھے بس اب وردان نے آنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح سے موسم بہت حسین ہو رہا تھا، وقفے وقفے سے رم جھم بھی ہو رہی تھی اس لئے وہ زارون کو لے کر چھت پر چلی آئی، ایک تو اتوار بھی تھا اسکی مدرسے کی بھی چھٹی تھی اس لئے وہ موسم انجوائے کر رہی تھی۔

"زارون تمہیں پتا ہے آج ماما کیوں اتنی خوش ہیں؟" آج صبح سے زوبیہ بہت چھک رہی تھی اس نے پوچھا تو وہ ٹال گئی اس لئے اس نے زارون سے اگلو انا چاہا جو خود تین سال کا تھا۔
"مدے تاپتا، مدے ممانی بتاتی" وہ اپنی تو تلی زبان میں منہ پھلا کر بولا تو زارہ ہنستی ہوئی اسے پیار کرنے لگی کہ زوبیہ نے نیچے سے آواز دی کہ بابا آئے ہیں۔

وہ اکثر اس سے ملنے چلے آتے تھے یا پھر وہ انکے پاس چلی جاتی تھی تاکہ انہیں اکیلا پن محسوس نہ ہو۔
رمشہ کی دو سال پہلے ہی شادی ہو چکی تھی وردان اسکی شادی کے بعد ہی امریکہ چلا گیا تھا اور کچھ عرصے بعد رمشہ بھی اسفر کے ہمراہ امریکہ شفٹ ہو گئی تھی۔

"بابا آئے ہیں تو زوبی اتنی خوش کیوں ہے؟" وہ سوچے بنانہ رہ سکی۔

"تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے" سلام دعا کے بعد انہوں نے کہا تو وہ چونک گئی۔

"کیسا سرپرائز بابا؟"

"باہر لان میں جا کر دیکھو" وہ مسکرا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"جی" اس نے نا سمجھی سے جی کہا اور باہر چلی گئی لیکن باہر تو صرف بارش ہو رہی تھی، صبح سے ہونے والی رَم جھم اب بارش میں بدل گئی تھی۔

"کچھ بھی تو نہیں ہے یہاں، ضرور بابا نے مجھے،،" ابھی وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب اس کی نظر سامنے جیکٹ پہنے شخص پہ پڑی جو بارش میں بھیگ رہا تھا اور اسکی پشت زائرہ کی طرف تھی، زائرہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کون ہے اس لئے وہ دھیرے دھیرے چلتی اسکے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اسے دیکھ کر وہ شخص مسکرایا جبکہ زائرہ اسے دیکھ کر شاکڈ رہ گئی۔

وہ آج بھی اتنا ہی ڈیشنگ اور ہینڈ سم تھا جتنا دو سال پہلے تھا۔
"اب کیا ایسے ہی دیکھتی رہو گی، نظر لگاؤ گی کیا؟" اس کے کہنے پر وہ ہوش میں آئی۔
"تم؟"

"ہاں میں، کیوں خوشی نہیں ہوئی مجھے دیکھ کر؟"
"نہیں بالکل بھی نہیں" وہ منہ موڑ کر جانے لگی جب وہ اسکے سامنے آیا۔
www.kitabnagri.com

"میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو یہ بات" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا جس پر زائرہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل بھی نہیں ہوئی خوشی مجھے، اور ہو بھی کیوں وردان مصطفیٰ، تم تو مجھے بد عادے کر چلے گئے تھے، تم بہت برے ہو وردان مصطفیٰ بہت برے، جانتے تھے کہ مجھے تم سے محبت ہو جائے گی پھر بھی چھوڑ کر چلے گئے اور پھر لوٹے بھی ہو پورے دو سال بعد" وہ اب باقاعدہ رو رہی تھی۔

"ارے ارے بس، اتنی محبت کرنے لگی ہو مجھ سے؟" وہ اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا جس پر اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور غصے سے اسے دیکھا۔

"جی نہیں، نفرت کرتی ہوں میں تم سے، آئی ہیٹ یو" وہ پھر مڑ کر جانے لگی لیکن وہ پھر اسکے سامنے آگیا۔

"بٹ آئی لو یو زائرہ یوسف" اس نے مسکرا کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"اور آج تو میں اپنی سفارش کے لیے اپنی گرینی اور ڈیڈ کو بھی ساتھ لایا ہوں آج تو تمہارے پاس انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے" اس کا یہ کہنا تھا کہ سب لوگ اندر سے اسے دیکھ کر اشارہ کرنے لگے زائرہ نے حیرت سے سب کو دیکھا مطلب سب جانتے تھے کہ وہ آنے والا ہے صرف ایک وہی بے خبر تھی۔

اتنے میں وردان کا موبائل بجا، اس نے نام دیکھ کر سامنے دیکھا تو گرینی اسے فون اٹھانے کا کہہ رہی تھیں اس نے مسکراتے ہوئے فون ریسیو کیا اور موبائل زائرہ کو پکڑا کر ہاتھ سے سامنے اشارہ کیا کہ گرینی بات کر رہی ہیں۔

"ہیلو اسلام وعلیکم گرینی" وہ کافی نزوس ہو رہی تھی ان سب کی موجودگی میں۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام میرا بچہ، بہت تنگ کر لیا تم نے میرے وردان کو اور اس نے ہمیں، اب تمہیں لے کر ہی جائیں گے ہم اپنے گھر، چار سال سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسکا گھر بس جائے لیکن اسکی نظر میں تمہارے علاوہ کوئی نہیں بستا اب بس ہم تمہاری نہیں سنیں گے تمہیں لے کر جائیں گے" وہ سامنے دیکھ رہی تھی جہاں سارے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو بارش میں بھیگ رہے تھے۔ زائرہ نے نماز کے اسٹائل میں دوپٹہ لیا تھا جس سے وہ اور بھی پیاری لگ رہی تھی۔

گرینی فون بند کر چکی تھیں اور وہ سارے وہاں سے ہٹ کر اندر چلے گئے تھے وردان نے اپنا رخ پھر سے زائرہ کی طرف کیا جس پر وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔
"ایسے نہ دیکھو ورنہ ابھی کہ ابھی نکاح پڑھوا لوں گا"
"اور نہ ہو زیادہ"

"ویسے ایک چیز ابھی بھی رہتی ہے" وردان کے کہنے پر وہ چونکی۔
"وہ کیا؟" اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے جب وردان اچانک اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"زائرہ" اور وہ لمحہ تھا جب زائرہ یوسف کی دھڑکن تھم سی گئی تھی، وردان مصطفیٰ اس کے سامنے بارش میں بھگتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھا اسے پر پوز کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ول یومیری می (کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟)" اس کے انداز پر زائرہ نے مسکراتے ہوئے نگاہیں جھکائیں جس پر وردان مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

وردان نے اسکا ہاتھ نہیں پکڑا تھا زائرہ کو اسکی یہ بات سب سے زیادہ پسند تھی کہ وہ اس سے بے حد محبت بھی حد میں رہ کر کرتا تھا اس نے کبھی زائرہ کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دی۔
بالآخر قسمت زائرہ یوسف پر مہربان ہو چکی تھی۔

نصیب اور قسمت سے بھلا کون لڑ سکتا ہے؟ زائرہ کے ساتھ جو ہوا وہ اسکی آزمائش اور امتحان بھی تھا جو ہر انسان کی زندگی میں آتی ہے لیکن ہمیں اس وقت صبر اور شکر سے کام لیتے ہوئے معاملہ اللہ پہ چھوڑ دینا چاہیے تاکہ وہ ہمیں نوازتے چلا جائے۔



Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595